سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعرات، 16۔دسمبر 2021

(یوم الخمیس، 11 جمادی الاوّل 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اڑتیسواں اجلاس

جلد 38 : شمارہ 2

69

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 16۔دسمبر 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

سیالکوٹ میں وقوع پذیر ہونے والے حالیہ واقعہ پر عام بحث

ایک وزیر سیالکوٹ میں وقوع پذیر ہونے والے حالیہ واقعہ پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

71

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

جمعرات ،16۔دسمبر 2021

(یوم الخمیس،11۔جمادی الاوّل 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 04 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

إِنَّ
الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَّعُيُونٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِينَ ﴿۴۶﴾
وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِينَ ﴿۴۷﴾
لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ
عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۴۹﴾

سورۃ الحجر آیات 45 تا 49

جو متقی ہیں وہ باغوں اور چشموں میں ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ اِن میں سلامتی اور امن واطمینان سے داخل ہو جاؤ (45) اور ان کے دلوں میں جو کدورت ہو گی ہم اُسے نکال دیں گے (46) گویا بھائی بھائی مسندوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہیں (47) نہ اُن کو وہاں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے (48) اے پیغمبر ﷺ میرے بندوں کو بتادو کہ میں بڑا بخشنے والا ہوں۔ بڑا مہربان ہوں (49)

وَمَا علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں بسر طیبہ کی گلیوں میں
ہوائیں رحمت حق کی وہاں چلتی ہیں روز و شب
برستا نور ہے شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں
جدھر دیکھی اسی ماہِ مبیں کی چاندنی دیکھی
جمالِ مصطفیٰ آیا نظر طیبہ کی گلیوں میں
محمد مصطفیٰ کے عشق میں ہر آنکھ پرنم ہے
یہ دیکھا ہے محبت کا اثر طیبہ کی گلیوں میں
گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں بسر طیبہ کی گلیوں میں

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب محمد معاویہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مولانا صاحب!

تعزیت

مایہ ناز ڈاکٹر ابوالحسن، سانحہ اے پی ایس اور سقوط ڈھاکہ کے شہداء کے لئے دعائے مغفرت

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! ہمارے جھنگ کے مایہ ناز ڈاکٹر ابوالحسن انصاری صاحب جنہوں نے پی ٹی آئی کا آئین تحریر کیا تھا، وہ وفات پا گئے ہیں۔میری استدعا ہے کہ ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سانحہ APS میں شہید ہونے والوں کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آج 16۔دسمبر ہے اور آج کے دن سقوط ڈھاکہ ہوا تھا، اس میں شہید ہونے والے لوگوں کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر تمام مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوالات take up کرتے ہیں۔پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4298 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد افضل کا ہے۔۔۔لیکن ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 2180 کو dispose of کیا جاتا

ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ لیکن معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 2932 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2949 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں مختلف مقامات پر سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر و تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***2949: چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سپورٹس کمپلیکس تاج پورہ، شالامار، ٹاؤن شپ اور گورومانگٹ گلبرگ لاہور پر کب کام شروع ہوا تھا اور ان کو کب مکمل ہونا تھا؟

(ب) ان کی تعمیر کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) ان کا کتنے فیصد تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(د) کیا ان سپورٹس کمپلیکس کا کام اس مالی سال میں مکمل ہو جائے گا، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) گورومانگٹ سپورٹس کمپلیکس کا ادھورا کام ہونے کی وجہ سے یہ جنگل کا سماں پیش کر رہا ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) تاجپورہ سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کا کام 14 ستمبر 2017 کو شروع ہوا۔ یہ منصوبہ 13۔مارچ 2018 کو مکمل ہونا تھا۔ شالامار سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کا کام 17 اکتوبر 2017 کو شروع ہوا۔ یہ منصوبہ 16۔ اپریل 2018 کو مکمل ہونا تھا۔ گرومانگٹ سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کا کام 14۔ ستمبر 2017 کو شروع ہوا۔ یہ منصوبہ 13۔مارچ 2018 کو مکمل ہونا تھا۔

(ب) تاجپورہ سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے سال 20-2019 میں 60 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ شالامار سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے سال 20-2019 میں

60 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں گرومانگٹ سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے سال 2019-20 میں 60 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) تاجپورہ سپورٹس کمپلیکس کا 60 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 40 فیصد باقی ہے۔ شالامار سپورٹس کمپلیکس کا 25 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 75 فیصد باقی ہے۔ گرومانگٹ سپورٹس کمپلیکس کا 60 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 40 فیصد باقی ہے۔

(د) ان سپورٹس کمپلیکس کے مکمل ہونے کا دارومدار فنڈز کی فراہمی پر ہے۔

(ہ) گرومانگٹ سپورٹس کمپلیکس پر کام باقاعدگی سے جاری ہے۔ تاہم سست روی کا شکار ہے۔ اس کی تکمیل فنڈز کی فراہمی پر منحصر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ بہت ہی اہمیت کا حامل سوال ہے کہ لاہور شہر میں مختلف سپورٹس کمپلیکس کے لئے 2016-17 میں feasibility بنی اور ان کے لئے فنڈ مختص کر کے تعمیر شروع کی گئی۔ میں نے سوال کے جز (الف) کے حوالے سے تقریباً پانچ سپورٹس کمپلیکس identify کر کے ان کا بجٹ پوچھا تھا جس کے جواب میں محکمے نے یہ کہا ہے کہ ان تمام سپورٹس کمپلیکس کا بجٹ تقریباً 60 ملین روپے ہے جس کے نتیجے میں کسی سپورٹس کمپلیکس کا کام تو 60 فیصد مکمل ہوا ہے لیکن شالامار سپورٹس کمپلیکس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس کا 25 فیصد کام مکمل ہوا ہے۔ اگر موقع پر جا کر دیکھیں تو یہ بھوت بنگلے کا سماں ہے، وہاں پر اتنی زیادہ ویرانی ہے جس وجہ سے یہ ویرانی اور اجاڑ کا کمپلیکس بنا ہوا ہے اور اس کا ایک فی صد کام بھی نہیں ہوا جبکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے 2019-20 میں اس کے لئے فنڈز مختص کئے۔ لہٰذا میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو یہ اعداد و شمار دیئے گئے ہیں یہ بالکل fake ہیں۔ موقع پر وہ سپورٹس کمپلیکس جُوں کے تُوں کھڑے ہیں اور وہ ویرانے کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ یہ صرف اس لئے کہ ان sports complexes کو سابقہ حکومت نے شروع کیا تھا۔ جواب میں صرف طِفل تسلیاں دی گئی ہیں۔ انہوں نے P&D اور کابینہ سے بھی اس کا بجٹ پاس کروایا لیکن موقع پر ابھی تک ایک پائی بھی نہیں لگائی گئی تو اس کی وجہ بیان کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر نے جو سوال پوچھا ہے اس کے جواب میں بڑے واضح طور پر اعداد و شمار دیئے گئے ہیں۔ میرے پاس ان تینوں sports complexes کے funds کی allocation اور ان پر اب تک جتنے پیسے خرچ ہو چکے ہیں ان کی exact figures موجود ہیں۔ میرے فاضل ممبر کو اگر کسی سپورٹس کمپلیکس پر اعتراض ہے تو وہ اس کی بابت specifically بتا دیں کیونکہ یہ تین مختلف sports complexes ہیں۔ انہوں نے کس کو بُھوت بنگلہ کہا ہے، کیا انہوں نے ان تینوں sports complexes کے بارے میں کہا ہے یا کسی ایک specific sports complex کے بارے میں کہا ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ میں کسی ایک سپورٹس کمپلیکس کا specifically بتا دوں۔ میں نے اپنے سوال میں پانچ sports complexes کا پوچھا ہے جبکہ لاہور میں کل گیارہ sports complexes بن رہے ہیں۔ آپ بے شک ہاؤس کی کمیٹی تشکیل دے دیں جو کہ موقع پر جا کر visit کرے۔ محکمہ ہاؤسنگ کے سیکرٹری، ڈائریکٹر جنرل، پارلیمانی سیکرٹری اور وزیر ہاؤسنگ ان sports complexes میں سے کسی ایک کا visit کر لیں کیونکہ وہاں پر کوئی کام نہیں ہو رہا اگر کام کی رفتار میں کوئی کمی بیشی ہو تو کوئی بات نہیں لیکن موقع پر بالکل کام نہیں ہو رہا بلکہ وہاں موقعے پر کچھ اور سماں ہے۔ ہم میں سے اکثر لوگ گرومانگٹ سپورٹس کمپلیکس کے قریب سے گزرتے ہیں تو انہوں نے ضرور دیکھا ہو گا کہ وہاں پر اتنی بڑی بلڈنگ نہیں جتنے بڑے درخت خود بخود اُگ گئے ہیں۔ وہاں پر کوئی پُرسان حال نہیں ہے، وہاں پر بالکل اُجاڑ ہے اور تقریباً ہر سپورٹس کمپلیکس کا یہی حال ہے۔

جناب سپیکر! یہ public property ہے۔ یہ سابقہ حکومت اور نہ ہی موجودہ حکومت کی پراپرٹی ہے بلکہ یہ Public property ہے اور مفاد عامہ کا کام ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب وجہ بیان کریں کہ یہ سپورٹس کمپلیکس پایہ تکمیل تک کیوں نہیں پہنچ سکے جبکہ feasibility کے مطابق ان کو 2018 میں مکمل ہونا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر کو اس بابت تفصیلی جواب دیتا ہوں۔ یہاں جواب میں جو figures دیئے گئے ہیں میں ان کی بابت یقین دہانی کرواتا ہوں کہ ان میں کوئی forgery نہیں ہے۔ یہ بات ان کی بالکل درست ہے کہ سابقہ حکومت نے 2018 میں لاہور کے اندر گیارہ سپورٹس کمپلیکس شروع کئے تھے، ہر national constituency کے اندر ایک سپورٹس کمپلیکس بننا تھا اور آٹھ مہینے کے اندر ان کو مکمل ہونا تھا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہر آنے والے سال میں ان کی feasibility plan اور ان کا architecture design change کیا جاتا رہا جس کی وجہ سے ان کی total estimated cost بڑھ گئی ہے۔ حکومت پنجاب نے اس سال 2.8 بلین روپے ان گیارہ سپورٹس کمپلیکس کے لئے مختص کئے ہیں۔ اس رقم میں سے 80 کروڑ روپے release کر دیئے گئے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ 2022 کے آخر تک یہ سب سپورٹس کمپلیکس مکمل ہو جائیں گے۔

چوہدری اختر علی: جناب سپیکر! جواب میں ہر سپورٹس کمپلیکس کا تخمینہ بتایا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ لکھا گیا ہے کہ funds کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام بند پڑا ہوا ہے جبکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ انہوں نے رواں مالی سال میں اور پچھلے سال ان کے لئے funds دیئے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ان تمام sports complexes کو 2022 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ میں on the floor of the House ان سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ public property ہے لہٰذا آپ خود وہاں پر جا کر visit کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ خود وہاں پر visit کر لیں۔

چوہدری اختر علی: جناب سپیکر! ہمارے معزز پارلیمانی سیکرٹری خود visit کریں اور وہاں پر اپنے سیکرٹری صاحب کو بھی لے کر جائیں تاکہ وہ وہاں کا منظر دیکھ سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ معزز ممبر کی reservations کو دُور کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! بیوروکریسی کو سب کچھ پتا ہے کہ وہاں پر کیسا سماں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو اس کا ادراک نہیں ہے لیکن محکمہ کو سب علم ہے کہ موقع پر کیا صورت حال ہے۔ میری گزارش ہے کہ ان sports complexes کو عوامی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ یہ نوجوانوں کے لئے بہت مفید ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ یہ تمام sports complexes سال 2022 تک مکمل ہو جائیں گے۔ میں یہ بھی مان لیتا ہوں کہ یہ 2022 تک ان sports complexes کو مکمل کر لیں گے لیکن میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس وقت موقع پر کیا صورت حال ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ وہاں پر خود visit کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں معزز رکن کے ساتھ جا کر موقع پر visit کر لوں گا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے کوئی تاریخ اور time بتا دیں کہ یہ کب visit کریں گے؟ یہ total گیارہ sports complexes ہیں ان میں سے یہ صرف پانچ ہی دیکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! اجلاس کے بعد میں اپنے فاضل ممبر کے ساتھ بیٹھ کر کوئی time مقرر کر لوں گا اور جس sports complex کا یہ کہیں گے ہم اس کا visit کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر علی! اب تو پارلیمانی سیکرٹری نے time دے دیا ہے۔ وہ آپ سے مشاورت کے بعد visit کر لیں گے۔ اگلا سوال بھی چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2972 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سپورٹس کمپلیکس تاجپورہ کی تعمیر، تخمینہ لاگت اور مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

***2972: چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سپورٹس کمپلیکس تاج پورہ لاہور کا کام کب شروع ہوا تھا؟

(ب) اس کا کل تخمینہ لاگت بتائیں، اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے کتنا کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ج) اس کا ٹھیکہ کس کو دیا گیا ہے اس کے ٹینڈر میں کتنے ٹھیکداروں نے حصہ لیا تھا؟

(د) اس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس کمپلیکس کو جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) سپورٹس کمپلیکس تاج پورہ کا کام 14۔ستمبر 2017 کو شروع ہوا۔

(ب) اس کا کل تخمینہ لاگت 543.358 ملین روپے ہے۔ اور اس پر 200 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ منصوبے کا 60 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 40 فیصد کام بقایا رہتا ہے۔

(ج) اس کا ٹھیکہ M/s Alam Khan Brothers کو دیا گیا ہے جبکہ ٹینڈر میں تین ٹھیکیداروں نے حصہ لیا تھا۔

(د) اس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے مالی سال 20-2019 میں 60 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ہ) جی ہاں! حکومت اس کمپلیکس کو جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ فنڈز کی فراہمی پر منحصر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ سوال تاج پورہ سپورٹس کمپلیکس کے حوالے سے ہے۔ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ سپورٹس کمپلیکس تاج پورہ کی کُل لاگت کا تخمینہ 543.358 ملین

روپے لگایا گیا تھا اور اس میں سے 200 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ اپنی ٹیم کے ساتھ صرف تاج پورہ سپورٹس کمپلیکس کا ہی visit کر لیں اور اگر وہاں پر واقعی 200 ملین روپے لگے ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی ایسا کہہ دیں تو پھر میں ان کی بات کو تسلیم کر لوں گا۔ تاج پورہ سپورٹس کمپلیکس میں بالکل ویرانی کا سماں ہے۔ موقع پر یہ سپورٹس کمپلیکس ایسے نظر آتا ہے جیسا کہ یہ صدیوں سے ویران پڑا ہوا ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا حکومت تاج پورہ سپورٹس کمپلیکس کو بنانے اور اس کی تعمیر کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، کب تک یہ مکمل ہو جائے گا اور کیا وہ اس کا کوئی time frame دے سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ میں اپنے فاضل ممبر کی تسلی کے لئے جب کہیں اور جس وقت کہیں ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں۔ تاج پورہ سپورٹس کمپلیکس کے حوالے سے جواب میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ اس کا 60 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 40 فیصد کام رہتا ہے۔ اس سال ہم اس کے لئے 2.8 بلین روپے release کر چکے ہیں اور انشاءاللہ 2022 کے آخر تک یہ سپورٹس کمپلیکس مکمل ہو جائے گا۔ میرے فاضل ممبر کو پھر بھی کسی حوالے سے اگر کوئی اعتراض ہے تو ہم اگلے ہفتے کوئی وقت مقرر کر کے محکمہ کے افسران کے ساتھ visit کر لیں گے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرے لئے پارلیمانی سیکرٹری صاحب بہت محترم ہیں۔ میں تو کہوں گا کہ یہ اجلاس ختم ہونے کے بعد آج ہی میرے ساتھ چلیں اور میں ان کو موقع پر سب کچھ دکھا دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! رات کے وقت visit کرنا مناسب نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! سموگ کی وجہ سے شام کو چھ بجے کے بعد حد نگاہ صفر ہو جاتی ہے اس لئے بہتر ہو گا کہ ہم اگلے ہفتے صبح کا کوئی time رکھ لیں۔ ہم چودھری اختر علی صاحب کو بھی ساتھ لے کر جائیں گے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب اگلے ہفتے کا کوئی time دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ commitment کر رہے ہیں تو پھر ان کو اگلے ہفتے کا کوئی time دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! ہم Monday کو visit کر لیں گے اور وقت کا تعین چودھری اختر علی صاحب کے ساتھ مشاورت کے بعد ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 3049 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3415 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی۔264 رحیم یار خان میں سیوریج سسٹم کے ناقص ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3415: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔264 رحیم یار خان کتنی بستیوں / آبادیوں میں سیوریج سسٹم چالو ہے اور کتنی آبادیوں میں سیوریج سسٹم نہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔264 رحیم یار خان میں ناقص سیوریج سسٹم کی وجہ سے لوگوں کا طرز زندگی بُری طرح متاثر ہو رہا ہے، اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) حلقہ پی پی۔ 264 رحیم یار خان، کل 91 آبادیوں / بستیوں پر مشتمل ہے۔ جن میں سے 83 آبادیوں میں سیوریج سسٹم موجود نہ ہے اور 8 آبادیوں /بستیوں میں سیوریج سسٹم موجود ہے اور چالو حالت میں ہے Annex A&B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں NEW ADP-2021-22 میں حکومت پنجاب نے مزید بستیوں کے لئے سیوریج وڈرینج کی سہولت مہیا کرنے کے لئے فنڈز Allocate کئے ہیں۔ اس سکیم کے اسٹیٹ اور منظوری پر کام جاری ہے Annex C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔264 رحیم یار خان کی زیادہ تر آبادی دیہات پر مشتمل ہے جس کی 8 بڑی آبادیوں / بستیوں میں سیوریج کی سہولت موجود ہے ۔جو کہ تسلی بخش حالت میں چل رہی ہیں اور ان آبادیوں کا طرزِ زندگی بہتر ہے۔ اور اس حلقہ کے باقی ماندہ علاقہ میں فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار پروگرام کے تحت سیوریج کی سہولت میسر کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے وزیر متعلقہ سے اپنے حلقہ پی پی-264 کی سیوریج سکیم کے حوالے سے ایک بہت اہم سوال پوچھا تھا۔ اگر آپ میرے سوال کے جواب کو خود دیکھیں تو شرم آتی ہے کیونکہ مجھے بتایا گیا کہ میرے حلقہ پی پی-264 میں کل 91 بستیاں ہیں جن میں سے 83 بستیوں میں سیوریج سسٹم موجود نہ ہے اور صرف 8 بستیاں ایسی ہیں جن میں سیوریج سسٹم موجود ہے۔ دُکھ کی بات یہ ہے کہ just like Education, Health, Clean Drinking Water and Sanitation are part of fundamental rights and basic human rights.

(اذانِ عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میں اپنے حلقہ کی سیوریج سکیم کے حوالے سے بات کر رہا تھا۔ میرے سوال کا جواب دیا گیا کہ کل حلقہ 91 بستیوں پر مشتمل ہے جن میں سے 83 بستیاں سیوریج کی بنیادی سہولت سے محروم ہیں۔ دُکھ اس بات کا ہوتا ہے کہ پچھلے 10 سال بھی ہم حزب اختلاف میں تھے جس کی وجہ سے ہمیں کچھ نہیں ملا، خواہ وہ تعلیم ہو، صحت ہو، پینے کا صاف پانی ہو، سیوریج ہو یا پبلک ہیلتھ ہو، ہر شعبہ زندگی میں ہمارے حلقوں کو محروم رکھا گیا۔ جنوبی پنجاب سے آپ کی حکومت کو mandate ملا اور یہ بتایا گیا کہ ہم یکساں ترقی پر یقین رکھتے ہیں، ہم سب کو ساتھ لے کر

چلیں گے تو معزز پارلیمانی سیکرٹری سے میرا سوال ہے کہ ہمارے ساتھ سوتیلی ماں والا سلوک کیوں ہے؟ کیا ہمارے حلقے میں رہنے والے پاکستانی نہیں ہیں؟ آئین پاکستان کا آرٹیکل 25-A کہتا ہے کہ ہر شہری کو تعلیم دینی چاہئے۔ آئین پاکستان کا Article-9, Health and Life ensure کرتا ہے Why are my constituents being deprived of their basic constitutional rights ensured by the Constitution?

جناب سپیکر! میں کوئی سیاسی بات نہیں کرنا چاہتا۔ میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ یہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار کا یہ معاملہ کیوں؟ تعلیم کے نفاذ کے حوالے سے بات ہوتی ہے وہ across the board ہونی چاہیے کیونکہ آپ کے حلقے میں رہنے والا شہری بھی اُتنا ہی پاکستانی ہے جتنا پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے حلقے میں رہنے والا اور جتنا میرے حلقے میں رہنے والا پاکستانی ہے تو یہ pick and choose کب تک چلے گا؟ اس قسم کی پالیسیاں اپنا کر Are we contributing towards the betterment of Pakistan and the society or are we polarizing our society and our political setup? Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں سید عثمان محمود کی بات سے اتفاق کرتا ہوں اور ان کے concerns بالکل valid ہیں اور یہ بات یقینی طور پر ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے اور شرم کی بات بھی ہے۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے میں بھی یہ سوچنے پر مجبور ہوا کہ 91 آبادیوں میں سے 83 آبادیاں ایسی ہیں جہاں پر سیوریج کا سسٹم موجود نہیں ہے۔ میرے بھائی نے 10 سالوں کا ذکر کیا کہ 10 سال انہیں victimize کیا جاتا رہا، اس کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کیا جاتا رہا۔ میں تو یہاں پر 10 سال سے زیادہ کی بات کروں گا میں تو 35 سالوں کی بات کروں گا کہ 1985 سے onward مسلسل اس پنجاب کی حکومت پر ایک جماعت کا راج رہا اور جو جماعت ہمیشہ پاکستان کی بات کرتی تھی لیکن جب ترقی کے لئے وسائل دینے کی بات آتی تھی تو انہوں نے لاہور سے باہر نکلنے کا کبھی سوچا بھی نہیں۔

آپ کی اس عوام دوست حکومت نے اس سال 560۔ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ دیا ہے اُس میں ہم نے بلا تفریق حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے ہٹ کر تمام معزز ممبران کے حلقوں میں ترقیاتی فنڈز دیئے ہیں اور میں اپنے بھائی کو یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ ان کے ضلع رحیم یار خان کے لئے اس سال 40 کروڑ روپے کی سیوریج کی سکیمیں رکھ رہے ہیں جس کے لئے ہم نے 200 ملین روپے release کر دیئے ہیں جن میں تحصیل صادق آباد، تحصیل رحیم یار خان، فتح پور، اقبال آباد اور تاج گڑھ آبادیوں کے لئے یہ سکیمیں ہیں۔ ہم اس سال ان سکیموں کو مکمل کر کے انشاء اللہ تعالیٰ اس تفریق کو ختم کریں گے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! اگلا سوال نمبر 3422 بھی میرا ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں واٹر فلٹریشن کی تعداد اور ان کی حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3422: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں اس وقت کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس کام کر رہے ہیں اور کتنے بند پڑے ہیں؟

(ب) کتنے ایسے پلانٹس ہیں جو انتظامیہ کی عدم توجہی اور صفائی کی وجہ سے ناکارہ پڑے ہیں؟

(ج) کیا حکومت بند واٹر فلٹریشن پلانٹس کو فوری طور پر بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں مالی سال 21-2020 تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی زیر نگرانی کل 126 واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی منظوری دی گئی تھی جن میں سے 80 فلٹریشن پلانٹس لگائے جا چکے ہیں جو کہ تمام چالو حالت میں ہیں۔ جبکہ 46 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس تکمیل کے مراحل میں ہیں تفصیل ANNEX-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں سال ADP-2021-22 میں ضلع رحیم یار خان میں 65 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے فنڈز Allocate کئے گئے ہیں۔ جو کہ منظوری کے مراحل میں ہیں۔Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی زیر نگرانی لگائے گئے پلانٹس چالو حالت میں ہیں. جن کی دیکھ بھال لوکل گورنمنٹ کر رہی ہے۔اور کوئی پلانٹ ناکارہ نہ ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی زیر نگرانی لگائے گئے پلانٹس چالو حالت میں ہیں. جن کی دیکھ بھال لوکل گورنمنٹ کر رہی ہے اور کوئی پلانٹ ناکارہ نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! آپ کی حکومت نے صاف پانی اتھارٹی بنائی تھی۔ پہلے اس اتھارٹی کو گورنر صاحب کے سپرد کیا گیا تھا پھر اُس کو retract کر کے پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو دے دیا گیا۔ میرے حلقے کو پینے کے صاف پانی کی سہولت سے بھی محروم رکھا جا رہا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ ہمارے علاقوں میں ground water میں arsenic کا level اس قدر بڑھ چکا ہے کہ one in three people in your area and our area are suffering from either hepatitis, cancer or such serious illnesses میں ایک چیز کے لئے صرف ایک humble submission ہی کر سکتا ہوں اور صرف اپنی ایک تجویز ہی دے سکتا ہوں کہ چند basic human rights کو across party lines دیکھا جائے، ان کو across the Floor دیکھا جائے۔ یہ نہ دیکھا جائے کہ یہ پاکستان تحریک انصاف کا نمائندہ ہے یا پاکستان پیپلز پارٹی کا نمائندہ ہے یا یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا نمائندہ ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسیء صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، جناب عثمان محمود! اپنی بات جاری رکھیں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! یہ ان چند شعبہء زندگی میں اگر across the board initiative لیا جائے کہ ہر پاکستانی کو تعلیم، صحت، پینے کا صاف پانی اور سیوریج میں equal

take کو initiativeاس حکومت یا جو بھی جماعت جو بھی کہ ہوں سمجھتا میں تو جائے دیا right
up کرے گی that will mark history۔

جناب سپیکر! یہ جو لوکل گورنمنٹ کا آرڈیننس پیش ہوا ہے میں اس کے ضمن میں یہ کہوں گا کہ اس ملک کا المیہ یہ ہے کہ یہاں سب سے مضبوط چیز لوکل گورنمنٹ ہے جو کہ ہر tier کو voice of the society دیتی ہے اور ہم اس کو ایک آرڈیننس کے ذریعے لے کر آتے ہیں۔ اگر ہم اس کو ایک proper legislation کے ذریعے لائیں اور تمام پارٹیز کی اس پر ان کی رائے کو شامل کیا جائے تو I believe we can come up with a better solution or a more workable solution, a more conclusive solution, a more cohesive solution اور میں لاء منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا اور میں ان کی توجہ چاہوں گا کہ ہمیں تو ایک ایسی legislation لانی چاہئے، ایک ایسی قانون سازی کرنی چاہئے کہ آج کے بعد کوئی بھی incoming governments چاہے وہ صوبائی سطح پر ہو یا وفاقی سطح پر ہو وہ لوکل گورنمنٹ کو abrogate نہ کر سکے وہ لوکل گورنمنٹ کو destabilize نہ کر سکے اور وہ گورنمنٹ successive ہونی چاہئے۔ اگر وہ گورنمنٹ successive ہو گی تو ہی یہ جو لوگوں کو political might اور political strong arm کیا جاتا ہے اور لوگوں کی loyalties کے ساتھ کھیلا جاتا ہے یہ چیز بھی once for all ختم ہو جائے گی۔ Because the basic provision of human rights will be done through the local government and we will go back to our original rightful business of legislation. Thank you.

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! ان کا سوال کیا تھا؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے سنا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! یہ تو انہوں نے مشورہ دیا ہے۔انہوں نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے میرے خیال میں ان کا سوال تو کوئی نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔اب اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔جی، محترمہ۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! شکریہ۔میرا سوال نمبر 3664 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: نیو اوریگا سنٹر گلبرگ کی منزل پر بھاری مشینری کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*3664: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ نیو اوریگا واقع گلبرگ لاہور کی اوپر والی منزل پر بھاری مشینری لگی ہوئی ہے جس کی وجہ سے عمارت کو خطرہ ہے اس بابت حکومت کیا کارروائی کر رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(ملک تیمور مسعود):

ایل ڈی اے کے شعبہ ٹاؤن پلاننگ کے ریکارڈ کے مطابق پلاٹ نمبر 41، بلاک G، گلبرگII کا بلڈنگ پلان مورخہ 2002-3-02 بمطابق چٹھی نمبر 430 مجوزہ اتھارٹی سے منظور ہوا۔اس پلان میں دو بیسمنٹ، لوئر گراونڈ، اپر گراؤنڈ، چار اپر فلور اور ممٹی شامل ہے۔حال ہی کے سروے کے مطابق کسی قسم کی کوئی بھاری مشینری اوپر والے فلور پر موجود نہ ہے۔لہٰذا کسی قسم کی کوئی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! اس کا جواب درست نہیں ہے کیونکہ میں نے ابھی verify کیا ہے کہ second floor پر dyeing کی مشینیں لگی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے پوری عمارت vibrate کرتی ہے۔یہ مجھے غلط جواب دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ملک تیمور مسعود):
جناب چیئرمین! میں اپنی بہن کو یہ یقین دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ جو محکمہ کی طرف سے جواب دیا گیا ہے وہ بالکل درست ہے اور اس کے ساتھ اس کی pictorial evidence موجود ہیں۔ یہ latest تصویریں ہیں جو محکمہ کی طرف سے مجھے دی گئی ہیں اس کے اوپر کسی قسم کی مشینری نہیں لگی ہوئی اور اگر پھر بھی میری بہن اس پر بضد ہیں تو سیشن کے بعد ہم جا کر اس کو وزٹ کر لیتے ہیں اور اگر وہاں پر کوئی مشینری ہوئی تو یقیناً محکمہ کے خلاف اس غلط بیانی پر کارروائی کی جائے گی۔ لیکن میرے پاس جو معلومات ہیں اور میرے پاس جو تصاویر ہیں اس کے مطابق وہاں پر کسی قسم کی heavy machinery موجود نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے میں ان کی بات سے اتفاق کرتی ہوں اور میں ان کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، سیشن کے بعد آپ ان کے ساتھ چلے جایئے گا۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال نمبر 3782 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سنبل مالک حسین کا ہے۔ جی محترمہ!

محترمہ سنبل مالک حسین: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 3800 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ایک موریہ اور دو موریہ پل کی توسیع سے متعلقہ تفصیلات

***3800: محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ریلوے سٹیشن تا بادامی باغ بس سٹینڈ تک روزانہ کی بنیادوں پر ٹریفک گھنٹوں جام رہتی ہے جس کی وجہ اس سڑک کی ٹوٹ پھوٹ اور ایک موریہ پل اور دو موریہ پل کی توسیع کا کام مقررہ وقت پر مکمل نہ کرنا ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے طلبہ وطالبات کے علاوہ عام شہری روزانہ اس اذیت سے گزرتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مالی سال 2019-20 کے بجٹ میں مذکورہ سڑک اور انڈر پاسز کی توسیع / تعمیر / مرمت کے لئے فنڈ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) ریلوے سٹیشن تا بادامی باغ بس سٹینڈ تک ٹریفک جام رہنے کے سدباب کے لئے شیرانوالہ فلائی اوور کے منصوبہ کا آغاز کر دیا گیا ہے جس پر کام تیزی سے جاری ہے۔اس منصوبہ میں موجود سیوریج اور بارشی پانی کی نکاسی اور موجودہ سیوریج سسٹم میں بہتری لانے کے لئے واسا کی خدمات بھی حاصل کی گئی ہیں تاکہ اس علاقے کے سیوریج سے متعلقہ دیرینہ مسئلہ کو حل کیا جائے جسکی وجہ سے سڑک آئے روز ٹوٹ پھوٹ کا شکار رہتی تھی۔مزید یہ کہ اک موریہ پل کی توسیع کا کام بھی جاری ہے جسکی تعمیر سے ٹریفک کی روانگی میں کوئی خلل نہ ہے۔

(ب) جز (الف) میں اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

(ج) جز (الف) میں اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئرمین! جیسا کہ میں نے اپنے سوال میں دو موریہ پل منصوبے کے حوالے سے ذکر کیا ہے اس پر کام تو جاری ہے لیکن میں یہاں پر یہ کہنا چاہوں گی جہاں پر کام ہو رہا ہے وہاں ساتھ میں ایک راستہ ہے جو ایک موریہ پل سے شمالی لاہور کی طرف جاتا ہے کام کا تھوڑا سا حصہ مکمل ہونے کی وجہ سے اس کو کھول دیا گیا ہے تو میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہوں گی کہ وہ سڑک شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی وجہ سے ٹریفک شدید جام رہتی ہے اور

اس سے وہاں کے لوگ پریشان رہتے ہیں۔ یہ کاروباری علاقہ ہے اکبری منڈی کو راستہ وہاں سے جاتا ہے، لوہا مارکیٹ کو راستہ وہاں سے جاتا ہے لہٰذا میں ان سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ کام تو چل رہا ہے لیکن وہ جو راستہ کھول دیا گیا ہے اس کے ساتھ اس سڑک کو بھی اگر تھوڑا مرمت کر دیا جائے تو لوگوں کے لئے بہت آسانی ہو جائے گی اور ٹریفک بھی آسانی سے گزر سکے گی۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میری فاضل ممبر نے جو ذکر کیا ہے یقینی طور پر اس کے جواب میں محکمہ نے بھی بتایا ہے کہ اس پر ہم نے کام شروع کیا ہوا ہے لیکن جس راستے کا یہ ذکر کر رہی ہیں اگر وہاں patch work کی ضرورت ہے تو ہم اس کو بھی دیکھ لیتے ہیں اور جو بھی ضروری patch work ہے وہ بھی ساتھ ساتھ کروا دیتے ہیں اور یہ جو maintenance کا کام شروع ہوا ہے یہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ 30۔جون تک یہ مکمل ہو جائے گا اور یہ راستہ مکمل طور پر کھل جائے گا۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب بالکل درست فرما رہے ہیں لیکن میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اس سڑک کا patch work کروا دیں اس سے وہاں کے لوگوں کا بہت سا مسئلہ حل ہو جائے گا اور یہ بھی بتا دیں کہ یہ patch work آپ کب تک کروا دیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جی، جناب چیئرمین! میں اس کو check کروا لیتا ہوں اور انشاءاللہ اسی ہفتہ کے اندر اس patch work کو پورا کروا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! وہ on the floor of the House commitment کر رہے ہیں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ صدیقہ صاحبداد خان کا ہے۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر 3923 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سنبل مالک حسین کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4148 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: غلام محمد بھٹی کالونی کی گلی نمبر 6 میں سیوریج پائپ لائن ڈالنے سے متعلقہ تفصیلات

*4148: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غلام محمد بھٹی غلام کالونی چونگی امر سدھو لاہور کی تمام گلیوں 2017-18 میں نئی سیوریج پائپ لائن ڈالی گئی تھی مذکورہ کالونی میں سیوریج لائن ڈالنے پر کتنی لاگت آئی اور سیوریج ڈالنے کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالونی میں گلی نمبر 6 بی میں نئی سیوریج پائپ لائن نہیں ڈالی گئی تھی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج پائپ لائن نہ ہونے کی وجہ سے گندا پانی لوگوں کے گھروں میں داخل ہو جاتا ہے اور وہاں سے گزرنا محال ہو گیا نمازیوں کے لئے بھی پریشانی ہے اور بچوں کو سکول جانے میں انتہائی پریشانی کا سامنا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کالونی کی گلی نمبر 6 بی میں نئی سیوریج لائن ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) NA-127 (میں غلام بھٹی کالونی چند رائے روڈ پر Development of Sewerage System 2017-18 کے تحت سیوریج لائن گلی نمبر 6 A- میں ڈالی گئی تھی اور اس پر ساڑھے سات لاکھ روپے لاگت آئی تھی۔ سیوریج لائن کا ٹھیکہ M/s RMC Construction Company کو دیا گیا تھا۔

(ب) گلی نمبر 6 B- میں سیوریج کی لائن نہیں ڈالی گئی۔ کیونکہ گلی نمبر 6 B- کی کوئی شکایت نہ تھی۔

(ج) گلی نمبر 6 B-غلام بھٹی کالونی میں سیوریج کی لائنیں چل رہی ہیں اور اگر کوئی سیوریج بند ہونے کی شکایت موصول ہو تو اس کو سٹاف کے ذریعے فوراً حل کر دیا جاتا ہے۔

(د) اس وقت مذکورہ گلی میں سیوریج مناسب طریقے سے چل رہا ہے۔ضرورت پڑنے کی صورت / ٹوٹ پھوٹ کی صورت میں تبدیل کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئرمین!میرے سوال کے جز(ج)میں انہوں نے بتایا ہے کہ 6-B غلام بھٹی کالونی میں سیوریج کی لائنیں چل رہی ہیں اور اگر کوئی سیوریج بند ہونے کی شکایت موصول ہو تو اس کو سٹاف کے ذریعے فوراً حل کر دیا جاتا ہے۔میں یہاں عرض کرنا چاہوں گی کہ سیوریج کی لائن کا بہت بُرا حال ہے کیونکہ میں خود وہاں رہتی ہوں اور وہاں ہر وقت گٹر کا پانی کھڑا رہتا ہے۔اس سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے لہٰذا میری آپ سے درخواست ہے کہ وہاں اس مسئلہ کو فوری حل کیا جائے کیونکہ وہاں نمازیوں کے لئے اور جو بچے سکول جاتے ہیں ان کے لئے بہت زیادہ مسئلہ ہے اس کی فوری طور پر لائنیں تبدیل کی جائیں اور نئی لائنیں ڈالی جائیں جس سے وہاں کے رہنے والے لوگوں کے لئے ،جو نمازی گزرتے ہیں ان کے لئے اور جو بچے سکول جاتے ہیں ان کے لئے آسانی ہو سکے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین!میں محترمہ سے گزارش کروں گا کہ اس ہاؤس کے اندر کیا گیا سوال اور کسی بھی ممبر کی طرف سے کسی بھی issue پر کی گئی بات ہمارے لئے نہایت اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور جو جواب محکمہ کی طرف سے دیا جاتا ہے وہ اس چیز کو مدنظر رکھ کر دیا جاتا ہے کہ یہ جواب ہم اس ملک کے سب سے بڑے ایوان میں پیش کر رہے ہیں جہاں دس کروڑ عوام کی نمائندگی موجود ہے لیکن بار بار میرے اپوزیشن کے دوستوں کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ یہ محکمہ کی طرف سے غلط بیانی کی گئی ہے تو میں ان کو صرف یہ assure کرواتا ہوں کہ میرے محکمہ کی طرف سے کوئی غلط بیانی نہیں کی گئی ہے۔جو جواب ہم نے یہاں پر دیا ہے میں ان کو وثوق کے ساتھ کہتا ہوں اور میں ہر جواب

کے ساتھ باقاعدہ ثبوت لے کر آیا ہوں کہ یہ ان کی latest pictures ہیں ان گلیوں کی جن کے بارے میں میری بہن نے ذکر کیا ہے وہاں سیوریج کی لائنیں مکمل طور پر چل رہی ہیں اور کسی قسم کا کوئی پانی موجود نہیں ہے لہذا یہ جب چاہیں جس وقت چاہیں اگر اس علاقے کا وزٹ رکھنا چاہتی ہیں تو محکمہ کے ساتھ جا کر وزٹ بھی کر لیں۔ ہمارے جواب میں کسی قسم کی کوئی mala fide نہیں ہو گی اور انشاء اللہ ہم کبھی بھی اس ایوان میں کوئی غلط بیانی نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئرمین! میں اس بات کو challenge کرتی ہوں میں وہاں کی رہائشی ہوں، میں روز وہاں سے گزرتی ہوں اور بہت مشکلات آتی ہیں۔ محکمہ کی طرف سے جس نے بھی یہ جواب دیا ہے وہ غلط ہے آپ کسی کو بھیجیں اور وزٹ کروائیں ابھی بھی صورتحال وہی ہے۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ ایک کمیٹی بنائیں اور وہاں کا وزٹ کروائیں۔ جو بھی مسائل ہیں انہیں دیکھا جائے اور ان کو حل کیا جائے۔ مجھے یہاں پر جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے جیسے میں نے اپنے پہلے سوال میں کہا اور میں نے اس کو accept بھی کیا اور اگر اس سوال میں بھی وہی بات ہوتی تو میں اسے بھی تسلیم کر لیتی مجھے اس میں بحث کی ضرورت نہیں تھی لہذا آپ اس کو دیکھیے اور اس پر ایک کمیٹی بنا دیں جو اس کا صحیح کام کروائیں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! اگر اس بارے میں اتنا شور ہے تو ایم۔ڈی واسا موجود ہیں۔ آپ کمیٹی بنانا چاہتے ہیں تو ہم کمیٹی بنا دیتے ہیں محکمہ کے ساتھ اگر کوئی ٹائم رکھنا چاہتے ہیں تو ٹائم رکھ لیں اور محکمہ کا کوئی بھی technical سٹاف ان کے ساتھ جا کر وزٹ کر لے گا اور ان کی ہر طرح سے تسلی کروائی جائے گی۔

جناب چیئرمین: آپ وقفہ سوالات کے فوراً بعد ایم۔ڈی واسا کے ساتھ ان کی میٹنگ کروا دیں۔ ان کے پاس بھی strong evidence ہے۔ ان کے گھر کے قریب کا مسئلہ ہے۔ اسے حل کرنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جی، بالکل ٹھیک ہے۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب چیئرمین! اس سوال کو pending کیا جائے۔ اس پر کمیٹی بنائی جائے کہ یہ جھوٹ کس نے بولا ہے اس کا پتا چلے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! وقفہ سوالات کے بعد آپ ایم۔ڈی واسا سے مل لیں۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4298 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: فیکٹریوں اور کارخانوں کے استعمال شدہ پانی کا واسا کے سیوریج سسٹم میں آمیزش سے متعلقہ تفصیلات

*4298: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد واسا کے سیوریج سسٹم میں اس شہر کی فیکٹریاں / کارخانہ جات نے غیر قانونی طور پر اپنا استعمال شدہ پانی ڈالا ہوا ہے ان فیکٹریوں کے نام بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس غیر قانونی کام میں واسا کے ملازمین اور افسران بھی ملے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فیکٹریوں / کارخانہ جات کے استعمال شدہ پانی اور Wastage کی وجہ سے اکثر سیوریج سسٹم بند رہتا ہے؟

(د) کیا محکمہ نے ان فیکٹریوں / کارخانہ جات کو کبھی نوٹسز جاری کئے ہیں اور ان کو جرمانہ کیا تو اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت ایسی فیکٹریوں / کارخانہ جات کو بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) یہ درست نہ ہے واسا کی حدود میں تمام فیکٹریوں / کارخانہ جات نے قانونی طور پر کنکشن کئے ہوئے ہیں اور وہ ماہانہ بل واسا کو ادا کر رہے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) اگر کبھی کسی فیکٹری کے ذریعے سے واسا کا سیوریج بند ہو تو متعلقہ فیکٹری ہی کھلوا کر دیتی ہے۔ فیکٹریاں اپنے سیوریج کی خود صفائی کرواتی رہتی ہیں اگر فیکٹری ایریا میں کوئی مسئلہ ہو تو واسا کی مشینری کے ذریعے اس کو حل کروا دیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کے کاروبار یا روزگار متاثر نہ ہوں۔

(د) اگر کوئی فیکٹری مسائل پیدا کرے تو اسے جزوی طور پر بند کر دیا جاتا ہے اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس کا سیوریج سسٹم مستقل بند کر دیا جاتا ہے۔ جس کی ضرورت نہ ہونے کے برابر پیش آتی ہے۔

(ہ) سوال محکمہ واسا کے متعلقہ نہ ہے البتہ حکومت شہری حدود میں موجود فیکٹریوں / کارخانہ جات کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ اس غیر قانونی کام میں واسا کے ملازمین اور افسران بھی ملے ہوئے ہیں۔ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔

جناب چیئرمین! فیصل آباد کے اندر سینکڑوں درخواستیں pending پڑی ہیں جو واسا کے ملازمین کے خلاف ہیں۔ یہاں پر محکمہ کے پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ جواب دے رہے ہیں کہ یہ درست نہ ہے۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ وہ میری رہائشی کالونی ہے جس کا میں خصوصی طور پر ذکر کر رہا ہوں، مقبول روڈ سرفراز کالونی المعصوم ٹاؤن میں میری مین روڈ پر رہائش ہے۔ اس رہائشی علاقے میں فیکٹریاں بنی ہوئی ہیں۔ جناب سپیکر نے بڑی مہربانی کی تھی اور پچھلے اجلاس میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو کہا تھا اور Ruling دی تھی کہ آپ وہاں پر جائیں visit کریں اگر

وہاں پر violation ہوئی ہے تو ان فیکٹریوں کو فوری طور پر بند کروایا جائے۔ اس سلسلہ میں نہ واسا والوں نے میرے ساتھ رابطہ کیا، نہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کیا اور نہ منسٹر صاحب کی طرف سے رابطہ کیا گیا۔ یہاں اس سوال کے شروع میں لکھا گیا ہے کہ بروز بدھ 2 ستمبر 2020 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال۔ یہ سوال صرف اس لئے pending کیا گیا تھا کہ جناب سپیکر کے احکامات تھے۔ اس پر کیا کوئی کمیٹی بنائی گئی ہے، اگر کسی کمیٹی نے وہاں جا کر کوئی visit کیا ہے کوئی کام کیا ہے کوئی کارروائی کی ہے تو اس کے بارے میں بتا دیں ورنہ میں حاضر ہوں۔ میرے ساتھ ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب گاڑی میں بیٹھیں میں ان کو جا کر دکھا دیتا ہوں کہ وہاں پر گھریلو علاقوں میں dyeing factories لگی ہوئی ہیں۔ ان کے خلاف سینکڑوں درخواستیں واسا، ماحولیات اور دوسرے محکمہ جات کو جا چکی ہیں لیکن آج تک واسا ان کے connection کاٹنے سے قاصر ہے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ ان کی کون پشت پناہی کرتا ہے، وہ فیکٹریاں کس کی ہیں اور وہاں کیوں غیر قانونی کام ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! فاضل ممبر کے سوال جو pending ہوئے تھے، بھائی نے جیسے ذکر کیا ہے کہ جناب سپیکر کی طرف سے کوئی standing orders تھے کہ جا کر visit کیا جائے۔ ہم تک نہ وہ آرڈرز پہنچے اور نہ محکمہ کی طرف پہنچے ہیں۔ میرے خیال میں اگر ان کے پاس تھے تو انہیں رابطہ کرنا چاہئے تھا بہر حال یہ جو ذکر کر رہے ہیں کہ یہاں پر جو dyeing factories کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے سوال پوچھا تھا کہ فیکٹریوں کا سیوریج واسا کے سیوریج میں شامل کیا جا رہا ہے تو اس کا جواب محکمہ کی طرف سے آیا تھا کہ اس قسم کا ایسا کوئی سیوریج نہیں ہے کہ جو فیکٹریوں کا ہے اور وہ واسا کے سیوریج میں جا رہا ہے لیکن اگر کہیں پر ایسی کوئی رپورٹ ہوتی ہے تو ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے اور ان کو جرمانے کئے جاتے ہیں۔ پچھلے عرصے کے دوران جن فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی گئی اور جو جرمانے کئے گئے ہیں ان کی تفصیل میرے پاس موجود ہے جس میں فائیو سٹار ٹیکسٹائل، انصاف ٹیکسٹائل، AA ٹیکسٹائل اور ہاشم حیدر ٹیکسٹائل سمندری روڈ شامل ہیں۔

یہ پانچ ٹیکسٹائل ملیں ہیں جن کے خلاف کارروائی کی گئی تھی اور ان کو جرمانے بھی کئے گئے تھے۔ اگر ان کے علاوہ کوئی ٹیکسٹائل مل موجود ہے اور کوئی کارخانے ہیں تو یہ ان کا خصوصی طور پر نام لے لیں ہم اس کو چیک کروالیں گے اور ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! اس میں، میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بالکل میں نے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فیکٹریوں/کارخانہ جات کے استعمال شدہ پانی اور wastage کی وجہ سے اکثر سیوریج سسٹم بند رہتا ہے۔ میں نے یہ بھی ساتھ پوچھا تھا کہ رہائشی لائنوں میں فیکٹریوں کا کمرشل پانی ڈالا جاسکتا ہے جس پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی طرف سے on the floor of the House یہ کہا گیا تھا کہ کسی رہائشی سیوریج کی لائن میں کوئی کمرشل پانی نہیں ڈالا جاسکتا لیکن میں اب پھر وہیں پر آتا ہوں اور میرا پھر وہی challenge ہے کہ میرے ساتھ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ابھی گاڑی میں بیٹھیں، میں ان کو لے کر جاتا ہوں۔۔

جناب چیئرمین: ابھی تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب اجلاس میں مصروف ہیں۔ ہمیں بھی ان کی ضرورت ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جو relevant authorities ہیں آپ اجلاس کے بعد ان کو وہاں پر بھیجیں تاکہ وہ ہمارے معزز ممبر کے ساتھ وہاں visit کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! یہ بھی ruling دیں کہ اگر کسی نے غلط جواب دیا ہے کیونکہ یہ سوال pending کیا گیا تھا۔۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ آپ نے جو فرمایا ہے وہی حل ہو گیا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! ایم۔ڈی واسا فیصل آباد فاضل ممبر سے رابطہ کر لیں گے اور ان کا جو concern ہے اس کو انشاءاللہ تعالیٰ redress کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4210 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4332 ہے۔جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں بے گھر افراد کے لئے گھروں کی تعمیر کے منصوبے سے متعلقہ تفصیلات

*4332: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

صوبہ بھر میں بے گھر اور غریب لوگوں کے لئے سستے گھر مہیا کرنے کا کوئی منصوبہ ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبہ کی وضاحت فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی بے گھر افراد کے لئے سستے گھر مہیا کرنے کا منصوبہ نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت رینالہ خورد، لودھراں اور قائد آباد میں شروع کیا گیا ہے مزید صوبہ کے دوسروں شہروں میں بھی ایسے منصوبہ جات بنانے کے لئے پیشرفت جاری ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ضمنی سوال کریں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ تھا کہ صوبہ بھر میں بے گھر اور غریب لوگوں کے لئے سستے گھر مہیا کرنے کا کوئی منصوبہ ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبہ کی وضاحت فرمائیں؟

جناب چیئرمین! بے گھر لوگوں کے لئے گھر فراہم کرنا آج کی حکومت کے تحریری منشور کا سب سے اہم جز تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ آج چار سال گزرنے کے بعد انہوں نے جو علاقے رینالہ خورد، لودھراں اور قائد آباد بتائے ہیں وہاں پر کتنے گھر ابھی تک بن چکے ہیں اور کتنے گھروں کا لوگوں کو ابھی تک قبضہ دے دیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

جناب چیئرمین! فاضل ممبر نے جو سوال پوچھا ہے اس کا محکمہ کی طرف سے جو جواب آیا ہے کہ اس

میں ہم نے PHATA کے تحت نیا پاکستان ہاؤسنگ پراجیکٹ شروع کیا تھا۔ اس میں تین علاقوں رینالہ خورد، حضرو اور چشتیاں میں ہم نے یہ پراجیکٹ شروع کیا تھا جس میں رینالہ خورد میں چار سو کے قریب گھروں کی تعمیر شروع ہو چکی ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ پنجاب حکومت اور PHATA نے Housing affordable housing rules کابینہ سے منظور کروائے تھے جس کے تحت ان تمام ہاؤسنگ سوسائٹیز کے اندر جو ہماری پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائیٹیز develop ہوتی ہیں ان کے اندر نیا پاکستان ہاؤسنگ پراجیکٹ کو launch کیا گیا جنہوں نے اپنے پورے رقبے کا 20 فیصد رقبہ اس پراجیکٹ کے لئے دیا۔ میرے پاس اس پراجیکٹ کی exact figures نہیں ہیں لیکن رینالہ خورد اوکاڑہ اور حضرو کے figures میرے پاس موجود ہیں۔ ان کے بارے میں، میں ان کو بتا دیتا ہوں کہ چار سو کے قریب گھر رینالہ خورد میں بنے، حضرو اٹک میں تقریباً پانچ ساڑھے پانچ سو گھروں کے پلاٹ الاٹیز کو دیئے گئے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میری گزارش بڑی سادہ سی ہے اتنا لمبا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں تین شہر رینالہ خورد، لودھراں اور قائد آباد بتائے گئے ہیں۔ ان میں کتنے گھر تعمیر ہوئے ہیں۔ چار سال گزر چکے ہیں یہ بتائیں کہ انہوں نے کتنے گھروں کا قبضہ دیا ہے؟ انہوں نے تعمیر کا آغاز چار سو کا کیا ہے یا چار ہزار کا کیا ہے یہ میرا سوال نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ پچاس لاکھ گھر وزیر اعظم اور آپ کے ہر بندے کی تقریر کا پہلا حصہ ہوتا ہے تو اس منصوبے میں کتنے گھروں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور کتنے گھروں کا قبضہ دیا جا چکا ہے؟ میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: وزیر اعظم نے تو پورے ملک کی بات کی تھی۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ پنجاب کے حوالے سے آگاہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں پنجاب کی بات کروں گا کیونکہ اس کے اندر جو Federal Housing ہے اس کے تحت جو گھر بن رہے ہیں اس کی figures میرے پاس نہیں ہوں گی۔ میں پنجاب کے حوالے سے بتاؤں گا۔ فاضل ممبر نے پوچھا ہے کہ کتنے گھر تعمیر کر کے دے دیئے گئے ہیں تو یہ ایک process ہے اس میں ہماری پنجاب حکومت کی جو PHATA land ہے وہ ہم نے قرعہ

اندازی کے ذریعے بے گھر لوگوں کو الاٹ کرنی ہوتی ہے، انہیں ہم نے پلاٹ دینے ہوتے ہیں اور اس کے بعد جو وہاں پر گھر تعمیر کئے جاتے ہیں ان کو ہم easy loan کے ذریعے سے bank financing کروا کر 10 سے 15 سال کی اقساط پر رقم قرض دیتے ہیں جس سے وہ اپنا گھر تعمیر کرتے ہیں لہٰذا یقینی طور پر گھر تعمیر کرنا ایک lengthy process ہے۔ اگر یہ اس حوالے سے exact figure کہیں گے تو میں ان کو بعد میں provide کر دوں گا لیکن ابھی میرے پاس اس حوالے سے exact information موجود نہیں ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! مجھے جو محکمے کی طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ رینالہ خورد، لودھراں اور قائد آباد میں شروع کیا گیا ہے۔ میری دوبارہ یہی گزارش ہے کہ کتنے گھر اس منصوبے کے تحت مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے گھروں کا قبضہ دے دیا گیا ہے؟ میں پنجاب کی بات نہیں کر رہا اور وزیراعظم صاحب پورے پاکستان میں بے شمار اعلانات کر رہے ہیں میں ان کی بات بھی نہیں کر رہا بلکہ ان کے متعلقہ محکمے کی طرف سے جو جواب آیا ہے اس حوالے سے میں مختصراً جواب چاہ رہا ہوں کہ اب تک کتنے گھر مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے گھروں کو انہوں نے possession دے دیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی کو بارہا یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ لودھراں کے مقام پر 400 گھروں کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے جس میں ان کے مکمل ہونے یا ان کا completion time میرے پاس نہیں ہے۔ اگر معزز ممبر کہیں گے تو میں ان کو check کر کے بتا دوں گا کہ کب تک وہ گھر مکمل ہوں گے۔ اگر ان کو اس بارے میں زیادہ information درکار ہے تو میں ان کو سیشن کے بعد provide کر دوں گا یا پھر اس سوال کو pending کر دیا جائے تو میں اس حوالے سے exact information لے کر ان کو بتا دوں گا۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! مجھے ساری سمجھ آ رہی ہے۔ ہماری ہر سال Budget Book print ہوتی ہے اور ہر Budget Book میں "میرا گھر سکیم" کے لئے پیسے مختص کئے جاتے ہیں۔ تین یا چار بجٹ پیش ہوئے ہیں اور چاروں بجٹ میں اس حوالے سے پیسے رکھے گئے ہیں لہٰذا اس

ایوان میں بطور ممبر میرا یہ جاننے کا حق ہے کہ ہر سال بجٹ میں اس سکیم کے لئے billions of rupees رکھے جاتے ہیں، وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ یہاں پر تقریر کرتے ہیں، ہم بھی بات کرتے ہیں اور روزانہ اخبارات کی زینت اس طرح کی خبریں بنتی ہیں۔ میرا یہ سادہ سا سوال ہے کہ چار سال سے اربوں روپے لگتے آ رہے ہیں تو کیا کسی کو اس کے عوض پانچ گھر بھی ملے ہیں؟ انہوں نے مجھے تین سو، چار سو اور چھ سو گھر گنوا دیئے ہیں اور یہ اٹک سے لے کر پتا نہیں کہاں تک چلے گئے ہیں لیکن میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا کوئی پانچ یا دس گھر کسی کو ملے ہیں؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ جو گھر لوگوں کو الاٹ ہوئے ہیں ان کی تعداد بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں یہ بات سمجھ نہیں پا رہا کہ میرے فاضل ممبر کس قسم کی اپنی تسلی چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اب تک جو گھر تعمیر ہوئے ہیں ان کے بارے میں بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! جہاں تک گھر بنانے کی بات ہے تو میں عرض کرتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی/خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں عرض کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی/خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے specific number پوچھ رہے ہیں لیکن جب تک ان کو specific number معلوم کرنے کی مہلت نہیں دی جائے گی تب تک وہ نہیں بتا سکیں گے۔ اگر آپ حکم دیں گے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب محکمے سے specific number لے کر جواب دے دیں گے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہ رہا تھا۔۔

MR CHAIRMAN: Mian Naseer Sahib! Let him speak.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی/خوراک (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ گھر بنانے والا سلسلہ پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ کی لوگوں کے ساتھ commitment ہے اور وزیر اعظم صاحب کا یہ vision ہے لہٰذا اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے۔ ہمارے ساتھ صرف یہ problem ہے کہ ہم بڑی احتیاط کے ساتھ چل رہے ہیں اور ہم اس لئے احتیاط سے چل رہے ہیں کیونکہ ماضی کی مثالیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ آشیانہ میں جو کچھ انہوں نے کیا تھا ہم وہ نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارے پاس مثالیں موجود ہیں تو بہتر یہ ہے کہ تھوڑا وقت لگ جائے لیکن کام دیانتداری کے ساتھ کیا جائے تا کہ کل کو گورنمنٹ پر کوئی حرف نہ آئے۔

جناب چیئرمین: نصیر صاحب! میرا مشورہ یہ ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میں لاء منسٹر صاحب کی بات سے متفق ہوں۔

جناب چیئرمین: نصیر صاحب! میرا مشورہ یہ ہے کہ ہم اس سوال کو pending کر دیتے ہیں اور جب next session میں یہ question repeat ہوگا تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ کو الاٹیز اور گھروں کی تعداد بتادیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس سوال کو pending کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی، میاں نصیر صاحب کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4415 جناب محمد مرزا جاوید کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں ان کے behalf پر سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ ان کے behalf پر سوال نہیں کر سکتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 4446 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: میٹروبس اور اورنج ٹرین ٹریک کے نیچے ستونوں پر غیر اخلاقی اشتہار بازی سے متعلقہ تفصیلات

*4446: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف)　کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں میٹروبس اور اورنج ٹرین ٹریک کے نیچے ستونوں پر غیر قانونی اشتہار بازی اور اخلاقیات سے عاری بینرز آویزاں ہیں؟

(ب)　کیا یہ بھی درست ہے کہ پی ایچ اے ایکٹ کے تحت ایسی تشہیر خلاف قانون اور قابل سزا ہے؟

(ج)　محکمہ نے جنوری 2019 سے اب تک کتنے غیر قانونی اشتہار بازی اور اخلاقیات سے عاری بینرز آویزاں کرنے والوں کے خلاف کارروائیاں کی ہیں اور اس مد میں کتنا جرمانہ کیا گیا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د)　محکمہ اس غیر قانونی اشتہار بازی اور اخلاقیات سے عاری بینرز کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف)　جی نہیں۔ پی ایچ اے کی آپریشن ٹیم لاہور کے مختلف علاقوں بشمول میٹرو اور اورنج ٹرین ٹریک کے ساتھ روزانہ کی بنیاد پر گشت کرتی ہے اور اگر کوئی بھی ایسا غیر قانونی اشتہار یا اخلاقیات سے عاری بینر، سٹریمر ملے تو فوری طور اُتار کر بحق سرکار ضبط کر لیتی ہے۔

(ب)　جی ہاں! پی ایچ اے ایکٹ 2012 کی شق نمبر 23 کے مطابق غیر قانونی اور اخلاقیات سے عاری اشتہار بازی قابل سزا ہے۔

(ج)　پی ایچ اے نے جنوری 2019 سے اب تک تقریباً 250 غیر قانونی اشتہار بازی اور اخلاقیات سے عاری بینرز آویزاں کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی ہے اور ان کا

چالان مبلغ -/371500 کر کے پی ایچ اے کے سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں مزید قانونی کارروائی کے لئے بھجوا دیئے ہیں۔

(د) پی ایچ اے کی آپریشن ٹیم لاہور کے مختلف علاقوں کا روزانہ کی بنیاد پر گشت کرتی ہے اور اگر کوئی بھی ایسا غیر قانونی اشتہار یا اخلاقیات سے عاری بینر، سٹریمر ملے تو فوری طور اُتار کر بحق سرکار ضبط کر لیتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا جز(ج) کے حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ جنوری 2019 سے اب تک 250 غیر قانونی اشتہارات کے cases سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کے پاس گئے تھے لہٰذا کتنے کیسوں میں FIRs درج ہوئی ہیں اور کتنی FIRs اب تک pending ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! محترمہ نے سوال میں پوچھا تھا کہ "کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں میٹرو بس اور اورنج ٹرین ٹریک کے نیچے ستونوں پر غیر قانونی اشتہار بازی اور اخلاقیات سے عاری بینر آویزاں ہیں، اگر آویزاں ہیں تو ان کے خلاف ایکٹ کے تحت کیا کارروائی کی گئی ہے؟" اسی طرح 2019 سے اب تک سوال پوچھا تھا کہ کتنے غیر قانونی اشتہار بازی اور اخلاقیات کے بینر آویزاں کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے؟" جواب میں واضح بتایا گیا ہے کہ جنوری 2019 سے اب تک 250 غیر قانونی اشتہار بازی اور اخلاقیات سے عاری بینرز آویزاں کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے جن کے چالان 371500 روپے کر کے پی ایچ اے کے سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں کارروائی کے لئے بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اس میں بڑا clear جواب موجود ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! انہوں نے جز(ج) کا جواب پڑھ دیا ہے حالانکہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ اتنا چالان ہوا ہے اور کیسز سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کو بھجوا دیئے ہیں لیکن میں یہی پوچھ رہی ہوں کہ 250 کیسوں پر مزید کیا کارروائی ہوئی ہے، کیا اُن پر FIRs درج ہوئی ہیں یا نہیں؟ منسٹر صاحب نے تو صرف جز(ج) کا جواب پڑھ دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! ان کے خلاف یہی کارروائی کی گئی ہے کہ ان کو جرمانے کئے گئے ہیں اور کیس رجسٹرڈ کئے گئے ہیں۔ اگر محترمہ تفصیل چاہتی ہیں تو جن لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اُس کی تفصیل فراہم کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ میرا سوال نمبر4745 ہے اس کو pendingفرمادیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ورلڈ بنک کی مختلف اضلاع میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*2180: **جناب محمد افضل:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ورلڈ بینک کی سکیم سے صوبہ کے مختلف اضلاع میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جانے تھے؟

(ب) اس سکیم پر کب عمل درآمد شروع ہوا اور اب تک کتنے واٹر فلٹریشن لگائے جا چکے ہیں ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) مذکورہ بالا سکیم کب منظور ہوئی اور کب تک اس پر عمل درآمد ہونا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ صوبہ کے کسی بھی ضلع میں محکمہ کی طرف سے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے ورلڈ بنک کی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

(ب) جز (الف) کے جواب کی رو سے محکمہ اس کے جواب کا متقاضی نہ ہے۔

(ج) جز (الف) کے جواب کی رو سے محکمہ اس کے جواب کا متقاضی نہ ہے۔

فیصل آباد کے شہریوں کے لئے واٹر سپلائی کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*2932: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد شہر کے باسیوں کو واٹر سپلائی کے لئے کتنی ٹینکیاں کہاں کہاں بنائی گئی ہیں؟

(ب) یہ کتنے سال پرانی تعمیر کردہ ہیں ان کی دیکھ بھال پر سال19-2018 میں کتنی رقم خرچ کی گئی اور موجودہ مالی سال20-2019 میں ان کے لئے کتنی رقم مختص کردہ ہے؟

(ج) ان ٹینکوں سے روزانہ کتنے گیلن پانی فراہم ہوتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ زیادہ تر ٹینکیاں اپنی میعاد پوری کرچکی ہیں جس کی وجہ سے ان سے گندا پانی سپلائی ہوتا ہے؟

(ہ) حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) فیصل آباد شہر کے باسیوں کو پانی سپلائی کرنے کے لئے شہر میں 39 ٹینکیاں موجود ہیں جنکی تفصیل ساتھ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فیصل آباد میں موجود متعدد ٹینکیاں1964 سے لے کر اب تک مختلف دورانیہ میں تعمیر کی گئی ہیں۔مالی سال19-2018اور20-2019میں ان کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔

(ج) ان ٹینکیوں سے روزانہ 7.80 ملین گیلن پانی فراہم کیا جاتا ہے۔

(د) نہیں یہ درست نہیں ہے۔ 39 میں سے 19 ٹینکیاں فعال ہیں جو کہ شہریوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کر رہی ہیں جبکہ بقیہ علاقوں کو ڈائریکٹ سپلائی کے تحت صاف پانی فراہم کیا جارہا ہے۔ مزید بر آں واسا کی لیبارٹری ٹیم پانی کے معیار کو یقینی بنانے کے لئے روزانہ کی بنیاد پر فعال ٹینکیوں اور باقی ماندہ علاقوں کی متواتر واٹر سیمپلنگ کرتی ہے۔ 20ٹینکیاں جائیکا ماسٹر پلان کے تحت آئندہ چند سالوں میں بحال کی جائیں گی۔

(ہ) جائیکا جاپان کی مدد سے بنائے گئے ماسٹر پلان کے تحت ٹینکیوں کی بحالی کا عمل مکمل کیا جائے گا اور کچھ علاقوں میں نئی ٹینکیاں تعمیر کی جائیں گی جس سے کم پریشر والے علاقوں میں پانی کی سپلائی بہتر ہو جائے گی۔

سرگودھا: پی پی۔77 میں سیوریج اور واٹر سپلائی سکیموں کے لئے مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3782: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیاوزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔77 ضلع سرگودھا میں مالی سال 18-2017 کے بجٹ میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سکیموں کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا تھا اور اس میں کون کون سی سکیمیں شامل تھیں علاقہ وار تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں ان سکیموں پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے مذکورہ حلقہ میں کتنی سکیموں پر کام جاری ہے؟

(ج) مذکورہ سکیموں کے لئے سال 18-2017 میں جو رقم مختص کی گئی تھی وہ خرچ ہو چکی ہے مذکورہ حلقہ کے لئے سال 19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ حلقہ میں سیوریج لائن اور واٹر سپلائی لائنیں نئی ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) پی پی-77 ضلع سرگودھا میں مالی سال 18-2017 کے بجٹ میں سیوریج اور واٹر سپلائی سکیموں کے لئے حکومت پنجاب نے مبلغ 308.980 ملین مختص کئے جن میں سے مبلغ 308.881 ملین خرچ ہو چکے ہیں ان منصوبہ جات کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

(1) تعمیر واٹر سپلائی پائپ لائن ڈی۔بلاک اولڈ سیٹلائٹ ٹاؤن ملت آباد سرگودھا۔

(2) تعمیر سیوریج PCC نواب کالونی عزیز کالونی اینڈ غنی پارک سرگودھا۔

(3) تعمیر سیوریج PCC واٹر پائپ لائن ڈبلیو۔بلاک نیو سیٹلائٹ ٹاون سرگودھا۔

(4) تعمیر سیوریج PCC واٹر پائپ لائن وائی۔بلاک نیو سیٹلائٹ ٹاون سرگودھا۔

(5) تعمیر سیوریج PCC گلی ڈاکٹر روبینہ خان ایکس۔بلاک نیو سیٹلائٹ ٹاون سرگودھا۔

(6) تعمیر سیوریج PCC سولنگ ریسولنگ بشیر کالونی سرگودھا۔

(7) تعمیر سیوریج PCC نالی سولنگ ریسولنگ عادل پارک، جمیل پارک سرگودھا۔

(8) تعمیر نالی سولنگ PCC مسلم ٹاؤن عثمان پارک شیراز پارک سرگودھا۔

(9) اربن سیوریج سکیم اسلام پورہ قرطبہ ٹاؤن اینڈ قریبی آبادی۔

(10) اربن سیوریج اینڈ ڈرینج سکیم واٹر پائپ لائن ڈسپوزل گل والا ٹوانہ پارک سرگودھا سٹی۔

(11) اربن سیوریج واٹر پائپ لائن ڈسپوزل سٹیشن M.C 07 سٹریٹ نمبر 1,2,3,4,5 رحمان پورہ پستول مارکہ گل والا سرگودھا

(12) اربن سیوریج ڈرینج سکیم واٹر پائپ لائن M.C.08 سرگودھا۔

(13) اربن سیوریج ڈرین واٹر پائپ لائن M.C.09 سرگودھا۔

(14) اربن سیوریج ڈرین واٹر پائپ لائن M.C.11 & M.C.13 سرگودھا۔

(15) اربن سیوریج واٹر پائپ لائن مدینہ ٹاؤن اقبال کالونی گرلز ڈگری کالج بلاک 16 سرگودھا سٹی۔

(16) اربن سیوریج ڈرینج سکیم واٹر پائپ لائن مدینہ ٹاؤن محمدی کالونی مین واٹر ورکس سرگودھا سٹی۔

(17) اربن سیوریج سکیم M.C 04 سرگودھا سٹی۔

(18) اربن سیوریج ڈرینج سکیم M.C 05 سرگودھا سٹی۔

(ب) حلقہ پی پی۔77 ضلع سرگودھا میں سیوریج اور واٹر سپلائی سکیموں کے لئے مبلغ 569.406 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جن سے سیوریج اور واٹر سپلائی کے 11 منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں اگر حکومت بقیہ ماندہ فنڈز 268.451 ملین روپے جاری کر دے تو بقیہ 7 جاری منصوبہ جات اسی سال مکمل ہو جائیں گے۔

(ج) مذکورہ سکیموں کے لئے سال 18-2017 میں دی گئی تمام رقم مبلغ(308.881 ملین) خرچ ہو گئی ہے اور سال 19-2018 کے بجٹ میں حلقہ PP-77 میں واٹر سپلائی اور سیوریج سکیموں کے لئے ٹوٹل(27.177 ملین) روپے جاری کئے گئے تھے جو کہ مکمل(27.177 ملین) خرچ ہو گئے ہیں۔

(د) مذکورہ سکیموں کو مکمل کرنے کے لئے مزید 268.451 ملین روپے درکار ہیں۔ یہ سکیمیں مکمل ہونے کے بعد محکمہ کی پالیسی کے مطابق سیوریج اور واٹر سپلائی کی نئی سکیمیں شروع کی جاسکیں گی۔

صوبہ کے دیہاتوں میں خواتین کے لئے بیت الخلاء کی سہولت کی دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

***3923: محترمہ صدیقہ صاحبداد خان:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

صوبہ بھر کے دیہاتی / دور دراز کے علاقوں میں خصوصاً خواتین کے لئے بیت الخلاء کی تعمیر کے لئے کیا اقدام اٹھائے ہیں تفصیلاً بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

MICS 2018 کے مطابق پنجاب میں 87 فیصد گھرانوں میں بیت الخلا کی سہولت موجود ہے جبکہ 13 فیصد گھرانے اس سہولت سے محروم ہیں۔ یہ مسئلہ زیادہ تر دیہی علاقوں میں درپیش ہے۔ گھروں میں اس سہولت کی عدم موجودگی سے زیادہ تر عورتیں اور بچے متاثر ہوتے ہیں جن کو رفع حاجت کے لئے کھیتوں وغیرہ میں جانا پڑتا ہے۔ حکومت پنجاب اس حوالے سے اہم اقدامات اٹھا رہی ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، حکومت پنجاب نے اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے یونیسف کے تعاون سے 10 پسماندہ اضلاع کے 1775 دیہات میں 3 سالہ پروگرام متعارف کروا یا ہے۔ پراجیکٹ میں غریب گھرانوں کی معاونت کو نمایاں ترجیح دی گئی ہے۔

پراجیکٹ کے تحت اگلے 3 سالوں میں 195000 ٹائلٹس بنائے جائیں گے جن میں سے 75000 گھرانوں کو لیٹرین کی تعمیر کے لئے ضروری سامان فراہم کیا جائیگا۔ جبکہ باقی گھرانے اپنی مدد آپ کے تحت ٹائلٹ تعمیر کریں گے۔ محکمہ ان کو اس حوالے سے ترغیب دے گا اور تکنیکی معاونت فراہم کرے گا۔ حکومت پنجاب اگلے ترقیاتی سالانہ بجٹ میں بھی او-ڈی-ایف کی سکیم کو متعارف کروانے کا پلان رکھتی ہے تاکہ اس مسئلہ پر جلد قابو پایا جاسکے۔

لاہور: شالیمار گندے نالے کی صفائی، باؤنڈری وملحقہ پلیوں کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***4210: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شالامار گندانالے کی صفائی کے کیا انتظامات کئے جاتے ہیں اور کتنی مدت کے بعد صفائی کا کام کروایا جاتا ہے؟

(ب) مذکورہ بالا گندہ نالے کی باؤنڈری وملحقہ پلیوں کی مرمت ونالے کی صفائی آخری مرتبہ کب کروائی گئی۔ مذکورہ بالا نالہ بمقام خضر آباد، مہران پارک شالامار سکیم وعالیہ ٹاؤن کی آبادی کے درمیان سے گزر رہا ہے محکمہ اسے ڈھانپنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے تو کب تک کام شروع کریگا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) شالامار گندانالہ کی صفائی بذریعہ ہیوی مشینیری، ڈمپر ٹرک اور مشین سے کروائی جاتی ہے۔ اس کی صفائی بنائے گئے پروگرام کے مطابق کروائی جاتی ہے۔

(ب) مہران پارک سے عالیہ ٹاؤن تک آخری مرتبہ صفائی مورخہ 2021-7-22 کو کروائی گئی ہے مزید بھی اس کی صفائی کا کام جاری ہے۔ محکمہ اس کو ڈھانپنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا کیونکہ اس کو ڈھانپنے سے پانی کے بہاؤ میں سالڈ ویسٹ کی وجہ سے رکاوٹ کا اندیشہ ہے اور ضرورت پیش آنے پر باؤنڈری اور ملحقہ پلیوں کی مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔

ایل ڈی اے میں ایک ہی سیٹ پر افسران / اہلکاران کے عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*4415: **جناب محمد مرزا جاوید:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) LDA میں کتنے آفیسرز اوراہلکاران ایک ہی سیٹ پر کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ایل ڈی اے میں ٹرانسفر پالیسی ملازمین کے لئے کیا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) ایل ڈی اے میں تعینات تمام افسران و اہلکاران کی تفصیلی لسٹ "F"/A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایل ڈی میں ملازمین کا تبادلہ ادارے کے انتظامی امور میں بہتری کو مد نظر رکھ کر کیا جاتا ہے اور اس حوالے سے ادارہ، پنجاب حکومت کی تمام مروجہ ہدایات پر مکمل عمل پیرا ہے۔ اور ملازمین کے تبادلہ جات کے پیچھے دفتری امور میں بہتری کے ساتھ ساتھ ان کی صلاحیتوں میں اضافے کی پالیسی بھی کارفرما ہوتی ہے۔

لاہور: پی پی۔ 156 میں سیوریج کے پرانے پائپوں کی تبدیلی کے لئے مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4454: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیاوزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔ 156 لاہور میں مالی سال 19-2018 اور20-2019 کے بجٹ میں سیوریج کی پرانی لائنوں کو تبدیل کرنے اور واٹر سپلائی کی خستہ حال پائپ لائن کو تبدیل کرنے کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا تھا نیز مذکورہ سکیموں میں کتنی مکمل ہو چکی ہیں اور کتنا کام بقایا رہتا ہے؟

(ب) مذکورہ سکیموں پر اب تک کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے، کتنی رقم بقایا ہے اور کام مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ حلقے میں پرانی سیوریج لائن کو تبدیل کر کے بڑی سیوریج لائن ڈالنے اور واٹر سپلائی کی نئی لائنیں ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) حلقہ پی پی۔156 لاہور میں مالی سال 19-2018 اور20-2019 (ADP) کے بجٹ میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی تبدیلی کے لئے کوئی سکیم / بجٹ مختص نہیں کیا گیا ہے۔ واسا کے مطابق اس حلقہ کا سیوریج اور واٹر سپلائی سسٹم ٹھیک کام کر رہا ہے۔ البتہ سیوریج یا واٹر سپلائی کی شکایت موصول ہونے کی صورت میں واسا کا عملہ اسے فوراً حل کر دیتا ہے۔ صارفین کے سروس پائپ جو کہ اکثر کثافت کا باعث ہوتے ہے کو تبدیل کرنے کے لئے فریم ورک کنٹریکٹر کی خدمات حاصل کی گئی ہیں جو حسب ضرورت گھریلو کنکشن / پائپ تبدیل کر دیتے ہیں۔

(ب) ایسی کوئی سکیم نہیں ہے۔

(ج) ایسی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

جہلم: پی پی۔27 للہ اور ٹوبہ میں واٹر سپلائی کی نئی لائن بچھانے سے متعلقہ تفصیلات

*4559: **جناب ناصر محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔ 27 ضلع جہلم **للہ** اور ٹوبہ میں واٹر سپلائی سکیم لائن کب بچھائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ واٹر سپلائی لائن پرانی ہونے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس سے شہر کے لوگوں کو سیوریج کا مکس پانی سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہری سیوریج ملا اور گندا پانی پینے پر مجبور ہیں جس سے لوگ مختلف موذی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس مالی سال میں **للہ** اور ٹوبہ کے لئے واٹر سپلائی کی نئی لائن بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) للہ اور ٹوبہ کی آبادیوں میں پرانی پائپ لائنوں کی تبدیلی / نئی لائنیں اسٹیمیٹ میں شامل نہ ہے مین سکیم مکمل ہونے کے بعد للہ اور ٹوبہ کے لئے علیحدہ منظوری ہونے کے بعد پائپ لائنیں لگائی جائیں گی۔ گورنمنٹ نے 17-2016 میں 361.446 ملین کی سکیم اتھارٹی ٹو مینٹنین اینڈ ریگولیٹ نرومی دھن کے نام سے سکیم منظور کی ہے جس کے تحت چشمہ بانسیاں والہ کو پرانی سکیم کے ساتھ پیر کھارا کے مقام پر منسلک کرنا ہے۔ تا کہ تحصیل پنڈ دادنخان کے 32 گاؤں بشمول **للہ** اور ٹوبہ میں پانی کی کمی کو بہتر کیا جا سکے جس کے تحت بانسیاں والہ سے پیر کھارہ تک "8 سائز 24000 فٹ لگانا مقصود تھا جس میں سے 5500 فٹ لگا دیا گیا ہے 18500 فٹ پائپ ابھی لگانا باقی ہے جس کے لئے فنڈز کی ضرورت ہے۔ اس مالی سال 21-2020 میں گورنمنٹ نے 1.950 ملین کے فنڈز مختص کئے ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔یہ سکیم اب ڈسٹرکٹ واٹر ریگولیٹری اتھارٹی(DWRA) کے تحت چل رہی ہے۔پرانے پائپ لائنوں کو درست اور چالو حالت میں رکھنے کے لئے وقتاًفوقتاًمرمت کی جاتی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔لوگوں کے گھروں کے پرانے کنکشن کا پائپ ٹوٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے چند گھروں میں گندا پانی مکس ہونے کی شکایات ہوتی ہیں۔جس کا ازالہ ٹوٹے ہوئے کنکشن پائپ کی مرمت سے ہو جاتا ہے۔

(د) لله اور ٹوبہ آبادی میں نئی پائپ لائنوں کے بچھانے کا منصوبہ موجودہ اسٹیمیٹ میں شامل نہ ہے۔نئی پائپ لائنوں کے بچھانے کا اسٹیمیٹ منظور ہونے کے بعد ان آبادیوں میں لائنیں بچھائی جائیں گی۔

ملتان میٹروبس ٹریک کے نیچے ستونوں پر پلاسٹک گملوں کی خریداری پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***4625: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ملتان سابق دور حکومت سال(2016 تا2019) میں میٹروبس کے ٹریک کے نیچے ستونوں پر پلاسٹک کے گملوں کی مد میں کتنے پیسے خرچ کئے گئے تفصیل سال وار فراہم فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

ملتان سابق دور حکومت سال(2016 تا2019) میں میٹروٹریک کے نیچے ستونوں پر پلاسٹک کے گملوں کی مد میں پی ایچ اے ملتان کی جانب سے کوئی پیسے خرچ نہیں کئے گئے۔

ایم ڈی اے اور پی ایچ اے ملتان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبران کی تعداد اور ٹھیکے دیئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*4626: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی ملتان کا بورڈ آف ڈائریکٹرز کتنے ممبران پر مشتمل ہے ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں کیا ان اداروں کے بورڈ آف ڈائریکٹر مکمل ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) M.D.A کا بورڈ آف ڈائریکٹر اور چیئرمین کون کون ہیں ان کے کیا اختیارات ہیں؟

(ج) BOD کے بغیر چیئرمین اکیلا ٹھیکہ دے سکتا ہے تو کتنی مالیت تک ٹھیکہ دے سکتا ہے؟

(د) یکم جنوری 2019 سے آج تک ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین نے کتنے ٹھیکے BOD کے بغیر دیئے گئے ہیں ان ٹھیکوں کے نام اور ان کی مالیت بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) (i) ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی ملتان کی گورننگ باڈی ڈویلپمنٹ آف سیٹیز ایکٹ 1976 کے سیکشن 4 کے مطابق حکومت پنجاب نے تشکیل دی ہے جس کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری شدہ ہے جو کہ سولہ ممبران بشمول چیئرمین پر مشتمل ہے۔ جن کے نام اور عہدے مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ
1۔	رانا عبدالجبار	چیئرمین
2۔	اشرف ناصر	وائس چیئرمین
3۔	ملک فرخ نسیم راں	وائس چیئرمین
4۔	محمد سلیم اختر لابر MPA- PP-212	(ممبر)
5۔	محمد ظہیر الدین علیزی MPA- PP-214	(ممبر)
6۔	سبین گل خان MPA- W-328	(ممبر)
7۔	ڈائریکٹر جنرل MDA	سیکرٹری / ممبر

8۔	چیئرمین P&D ڈیپارٹمنٹ	ممبر / مقرر کردہ نمائندہ
9۔	سیکرٹری، فنانس ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر / مقرر کردہ نمائندہ
10۔	سیکرٹری (PHE&HUD) گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر / مقرر کردہ نمائندہ
11۔	سیکرٹری، (LG & CD) گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر / مقرر کردہ نمائندہ
12۔	کمشنر، ملتان ڈویژن ملتان	ممبر
13۔	ڈپٹی کمشنر، ملتان	ممبر
14۔	میئر / ایڈمنسٹریٹر میٹروپولیٹن کارپوریشن ملتان	ممبر
15۔	ایم۔ ڈی واسا ملتان۔	ممبر
16۔	عبدالقادر، ارکیٹیکٹ ٹیکنیکل ایکسپرٹ	ممبر / پرائیویٹ کنسلٹنٹ
17۔	آفتاب احمد ارکیٹیکٹ ٹیکنیکل ایکسپرٹ	ممبر / پرائیویٹ کنسلٹنٹ

(ii) پی۔ایچ۔اے ACT 2012 کی شق نمبر 2 (6) کے مطابق پی۔ایچ۔اے ملتان کے موجودہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تعداد پندرہ ہے۔ جن کے نام اور عہدے مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ
1۔	اعجاز حسین جنجوعہ	چیئرمین، پی۔ایچ۔اے ملتان
2۔	ملک امجد عباس	وائس چیئرمین، پی۔ایچ۔اے ملتان
3۔	ملک واصف مظہر MPA-218	ممبر
4۔	سیبن گل خان MPA- W 328	ممبر
5۔	سیکرٹری (PHE&HUD) گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر
6۔	سیکرٹری، فنانس ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر
7۔	سیکرٹری، (LG & CD) گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر
8۔	کمشنر، ملتان ڈویژن ملتان	ممبر
9۔	ڈپٹی کمشنر، ملتان	ممبر
10۔	ڈائریکٹر جنرل، ایم۔ڈی۔اے ملتان۔	ممبر
11۔	اسسٹنٹ پروفیسر، ڈاکٹر مقرب علی، ہارٹیکلچرسٹ (MNSU) ملتان	ممبر
12۔	نائمہ رضا، لیکچرار، انوائرمنٹلسٹ، (BZU) ملتان	ممبر
13۔	اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر شازیہ جبین، انوائرمنٹلسٹ، (ویمن یونیورسٹی) ملتان	ممبر

14۔ پریزیڈینٹ ملتان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری ممبر
ملتان سے نامزد نمائندہ

15۔ محسن شاہین، پریذیڈنٹ سیٹیزن فورم ملتان ممبر
Co-opted

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی ملتان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبران کی تعداد مکمل ہے۔

(ب) MDA کی گورننگ باڈی کا چیئرمین میاں جمیل احمد ہے۔ چیئرمین کا گورننگ باڈی کی اتھارٹی میٹنگ کی صدارت کا اختیار ہے۔

(ج) MDA کے چیئرمین کو سوائے گورننگ باڈی کی میٹنگ کی صدارت کے علاوہ کسی بھی قسم کے اختیارات حاصل نہ ہیں۔

(د) کیونکہ MDA کے چیئرمین کو سوائے گورننگ باڈی کی میٹنگ کی صدارت کے علاوہ کسی بھی قسم کے اختیارات حاصل نہ ہیں۔ اس لئے چیئرمین نے اس عرصہ کے دوران کسی قسم کا ٹھیکہ نہ دیا ہے۔

بہاولنگر: محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا بجٹ اور واٹر سپلائی سکیموں کے تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*4745: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع بہاولنگر کا مالی سال 20-2019 کا کل بجٹ کتنا ہے؟

(ب) کتنا بجٹ صوبائی حکومت کی طرف سے فراہم کیا گیا ہے اور کتنا بجٹ ضلعی حکومت نے مختص کیا ہے؟

(ج) کتنی رقم سے کس کس جگہ واٹر سپلائی کی سکیم شروع ہے ان سکیموں کا تخمینہ لاگت سکیم وائز بتائیں؟

(د) کس کس سکیم کا کام اس مالی سال میں مکمل ہو جائے گا؟

(ہ) پی پی۔243 میں کون کون سی واٹر سپلائی کی سکیم جاری ہے یہ کب سے زیر تعمیر ہے ان پر کتنا کام مکمل ہو چکا ہے کتنا بقایا ہے بقایا کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) محکمہ ہذا میں مالی سال 20-2019 کا کل بجٹ 756.407 ملین تھا۔

(ب) صوبائی حکومت کا بجٹ 612.519 ملین، اور ضلعی حکومت کا بجٹ 143.888 ملین تھا۔

(ج) 28 عدد واٹر سپلائی سکیمز زیر تکمیل ہیں سکیمیوں کے نام اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیل (Annex A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مالی سال 20-2019 میں مکمل ہونے والی واٹر سپلائی سکیموں کی تعداد (ADP) 7 ہے اور (CDP) کی تعداد 2 ہے۔ تفصیل (Anexx B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مالی سال 21-2020 میں مکمل ہونے والی واٹر سپلائی سکیمز کی تعداد (ADP) 7 اور (Dys-functional) 07 ہے۔ تفصیل (Anexx -C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مالی سال 22-2021 میں مکمل ہونے والی واٹر سپلائی سکیم (ADP) 5 عدد ہے۔ تفصیل (Anexx-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حلقہ پی پی۔243 میں 20-2019 کے دوران 4 عدد واٹر سپلائی سکیمیں Ongoing تھیں یہ سکیمیں 18-2017 سے زیر تکمیل تھی جنکی کل مالیت 162.807 ملین روپے تھی۔ یہ تمام سکیمیں آپریشنل ہیں اور مقامی کمیٹی کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ تفصیل (Anexx-E) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: شاہدرہ ڈویژن کی یونین کونسلز میں نصب واٹر فلٹریشن کی تعداد اوران کی حالت سے متعلقہ تفصیلات

*4759: **جناب سمیع اللہ خان:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) واسا شاہدرہ ڈویژن لاہور کی یونین کونسل نمبر 1 تا یونین کونسل نمبر 14 میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں ان پلانٹس کی تاریخ تنصیب اور مقام بیان فرمائیں؟

(ب) درج بالا پلانٹس میں اس وقت کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں اور کتنے پلانٹس بند پڑے ہیں جو پلانٹس بند ہیں تو کب سے بند ہیں اور حکومت نے انہیں چلانے کا ابھی تک بندوبست کیوں نہیں کیا؟

(ج) کیا حکومت بند واٹر فلٹریشن پلانٹس کو چلانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک بند پلانٹس چالو حالت کر دیئے جائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف واسا شاہدرہ ڈویژن لاہور کی یونین کونسل نمبر 1 تا یونین کونسل نمبر 14 میں کل 34 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں نیز ان فلٹریشن پلانٹس کی تاریخ تنصیب اور مقام کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درج بالا کل 34 واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی خراب نہ ہے۔

(ج) ایضاً۔

لاہور: پی پی۔ 172 میں نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ اوران پر آنے والی لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*4838: **جناب محمد مرزا جاوید**: کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-172 لاہور میں یکم اگست 2018 سے یکم مئی 2020 تک کتنے نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے پر کتنی لاگت آئی ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں پہلے سے لگائے جانے والے فلٹریشن پلانٹ خراب پڑے ہوئے ہیں یہ کب سے خراب پڑے ہیں ہر پلانٹ کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مالی سال20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ حلقہ کے واٹر فلٹریشن پلانٹ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت حلقہ پی پی۔172 میں نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے اور پہلے سے لگائے گئے پلانٹوں کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے حلقہ پی پی-172 لاہور میں یکم اگست 2018 سے یکم مئی2020 تک کوئی بھی نیا واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا ہے۔

(ب) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ علاقے میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے جو فلٹریشن پلانٹ پہلے سے لگائے ہیں وہ خراب پڑے ہوئے ہیں، بلکہ عارضی طور پر فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے چل نہیں رہے کیونکہ ان کی آپریشن و مینٹیننس میعاد مکمل ہو چکی ہے۔ان کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ حلقہ کے واٹر فلٹریشن پلانٹ کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

(د) حکومت نے حلقہ PP-172 میں نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا عندیہ نئے مالی سال21-2020 میں نہیں دیا ہے۔البتہ پہلے سے لگائے گئے پلانٹوں کو چالو کرنے کے لئے تجویز زیر غور ہے۔

تحصیل بھلوال اور بھیرہ میں مالی سال20۔2019 میں پبلک ہیلتھ کے منصوبوں سے متعلقہ تفصیلات

***4886: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے کتنی رقم مالی سال20-2019 میں کس کس منصوبہ پر خرچ کی گئی اس منصوبہ کا نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) کتنے منصوبے مکمل ہوئے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں؟

(ج) کس کس جگہ ٹیوب ویل برائے واٹر سپلائی کتنی لاگت سے لگائے گئے ہیں اور کتنے ٹیوب ویل زیر تکمیل ہیں؟

(د) کون کون سی واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں کس کس وجہ سے بند پڑی ہیں اور ان کو کب تک چالو کر دیا جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے مالی سال 20-2019 میں مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام کروایا۔

نمبر شمار	ADP No	نام سکیم	تخمینہ لاگت	خرچہ 20-2019
1۔	872	واٹر سپلائی سکیم بھیرہ	80.000 ملین روپے	8.805 ملین روپے
2۔	879	ڈرینج سکیم میری ڈال	20.000 ملین روپے	0.836 ملین روپے
3۔	2209	سیوریج سکیم بھلوال کالونیز	232.641 ملین روپے	0.800 ملین روپے
4۔	2213	سیوریج / ڈرینج سکیم میانی	93.181 ملین روپے	9.989 ملین روپے
5۔	834	ڈرینج سکیم مڈھ پرگنہ	16.130 ملین روپے	4.010 ملین روپے
6۔	1485	ڈرینج سکیم گھگھیاٹ	18.164 ملین روپے	1.821 ملین روپے

(ب) مالی سال 20-2019 میں ایک منصوبہ ڈرینج سکیم گھگھیاٹ مکمل کی گئی جس پر 17.678 ملین خرچ کئے گئے۔ بقیہ 5 منصوبہ جات زیر تکمیل ہیں۔

(ج) واٹر سپلائی سکیم بھیرہ کے لئے 2 عدد ٹیوب ویل لگ چکے ہیں جن پر مبلغ 12 لاکھ روپے لاگت آئی ہے۔ جبکہ کہ دوسرے منصوبہ جات سیوریج ڈرینج فرش بندی وغیرہ زیر تعمیر ہیں۔

(د) مندرجہ ذیل منصوبہ جات متعلقہ یوزر کمیٹی کو آئندہ چلانے کے لئے Handover کر دی گئی تھیں جو کہ مختلف وجوہات کی بناء پر مثلاً ٹرانسفارمر، مشینری اور کچھ پائپ لائن چوری اور عدم ادائیگی بل بجلی کی وجہ سے بند پڑی ہیں۔

نمبر شمار	نام سکیم
1۔	واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 6 جنوبی
2۔	واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 17 شمالی

3۔ واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 22 شمالی
4۔ واٹر سپلائی سکیم خان محمد والا
5۔ واٹر سپلائی سکیم سالم
6۔ واٹر سپلائی سکیم فتح گڑھ
7۔ واٹر سپلائی سکیم ڈھل
8۔ واٹر سپلائی سکیم زین پور
9۔ واٹر سپلائی سکیم چک مبارک
10۔ واٹر سپلائی سکیم علی پور سیداں
11۔ واٹر سپلائی سکیم 15 شمالی
12۔ واٹر سپلائی سکیم 13 الف جنوبی
13۔ واٹر سپلائی سکیم 16 جنوبی
14۔ واٹر سپلائی سکیم 13 شمالی

جبکہ کوئی ڈرینج سکیم بند نہ ہے۔ بند منصوبہ جات کو چلانے میں انتظامی و مالی معاملات حائل ہیں۔

لاہور: جوہر ٹاؤن کی جی تھری سڑکوں کی مرمت اور تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***4907: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے جوہر ٹاؤن کی جی تھری سڑکوں کی مرمت کے لئے 2 کروڑ 80 لاکھ 11 ہزار روپے کا تخمینہ لگایا ان سڑکوں کی مرمت کب تک مکمل ہو گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے جی تھری بلاک جوہر ٹاؤن کی سڑکوں کی مرمت کے لئے 2 کروڑ 80 لاکھ 11 ہزار روپے کا تخمینہ لگایا ہے۔ اس کا ٹینڈر ہو گیا ہے Work Order کے بعد کام کا آغاز کر دیا جائے گا اور مقررہ وقت میں کام کو مکمل کر لیا جائے گا۔

لاہور: کینال کے دونوں طرف پھل دار درختوں کی تعداد، اقسام اوران کو ٹھیکہ پر سے متعلقہ تفصیلات

*4995: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیاوزیر ہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کینال کے دونوں طرف پھل دار درخت موجود ہیں؟

(ب) یہ درخت کون کون سے پھلوں کے ہیں؟

(ج) کیا ان پھل دار درختوں کی سالانہ بولی ہوتی ہے یا ان کو ٹھیکہ پر فروخت کیا جاتا ہے؟

(د) ان کو فروخت کرنے کا کیا طریق کار ہے وضاحت کی جائے اور ان درختوں کی دیکھ بھال کون سے محکمہ کی ذمہ داری ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) جی، یہ درست ہے لاہور کینال کے دونوں اطراف میں پھل دار درخت موجود ہیں۔

(ب) لاہور کینال کے دونوں اطراف میں جامن، امرود، لیمن، کنوں، میٹھا اور آم کے درخت ہیں۔

(ج) جی، یہ درست ہے۔ پی ایچ اے کو آرڈینیشن ڈیپارٹمنٹ تمام قانونی تقاضے پورے کر کے پھل دار درختوں کی بذریعہ اخباری اشتہار سالانہ نیلامی / ٹھیکہ پر دیتا ہے۔

(د) پی ایچ اے لاہور کو آرڈینیشن ڈیپارٹمنٹ پھل دار درختوں کو بذریعہ اخباری اشتہاری سالانہ بولی کے ذریعے ٹھیکہ پر دیتا ہے اور ان درختوں کی دیکھ بھال ہارٹیکلچر ڈیپارٹمنٹ پی ایچ اے کی ذمہ داری ہے۔

لاہور: فردوس مارکیٹ گلبرگ روڈ پر انڈر پاس کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*5054: **جناب نصیر احمد:** کیاوزیر ہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فردوس مارکیٹ گلبرگ لاہور کی روڈ پر انڈر پاس کی تعمیر کا کام کب شروع کیا گیا؟

(ب) یہ منصوبہ کس کنٹریکٹر یا کمپنی کو ایوارڈ کیا گیا ہے اور ایوارڈ کرنے کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا گیا ہے؟

(ج) کیا منصوبہ جس کنٹریکٹر یا کمپنی کو ایوارڈ کیا گیا ہے اس کے خلاف کسی ادارے میں کیسز چل رہے ہیں اگر ہاں تو اداروں کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) فردوس مارکیٹ چوک میں انڈر پاس کی تعمیر کے کام کا آغاز جون 2020 کو کیا گیا۔

(ب) یہ منصوبہ میسرز مقبول ایسوسیٹس (پرائیوٹ) لمیٹڈ کو ایوارڈ کیا گیا اور اس منصوبہ کے لئے ٹھیکیداران کمپنیوں کی اہلیت جانچنے کے لئے پری کوالیفکیشن کے عمل کا سہارہ لیا گیا جس کے تحت مختلف ٹھیکیداران کمپنیاں شارٹ لسٹ کی گئیں اور پری کوالیفائیڈ ٹھیکیداران نے ٹینڈر میں حصہ لیا۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

ضلع اوکاڑہ میں وکلاء کے لئے ہاؤسنگ کالونی کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***5092: جناب منیب الحق:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا اوکاڑہ میں وکلاء کے لئے ہاؤسنگ کالونی ہے؟

(ب) اگر نہیں تو کب تک اس ضلع میں ہاؤسنگ کالونی بنانے کا ارادہ ہے۔

(ج) صوبہ کے کن کن شہروں میں وکلاء کے لئے ہاؤسنگ کالونی ہیں ان شہروں کے نام بتائیں؟

(د) اوکاڑہ میں ہاؤسنگ کالونی برائے وکلاء نہ بنانے کی وجوہات کیا ہیں۔

(ہ) اس ضلع کے وکلاء کو رہائشی کالونی کی سہولت کے بغیر جو مشکلات درپیش ہیں ان کا ذمہ دار کون ہے؟

(و) کیا حکومت مالی سال 21-2020 میں اس ضلع میں وکلاء کے لئے ہاؤسنگ کالونی بنا دے گی نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی کسی خاص گروپ شعبہ وطبقہ کے لئے اسکیمیں نہ بناتی ہے۔ لہٰذا محکمہ ہذا نے ضلع اوکاڑہ میں وکلاء کے لئے کوئی ہاؤسنگ کالونی نہ بنائی ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی کسی خاص طبقہ کے لئے رہائشی کالونیاں نہ بناتا ہے لہٰذا ضلع اوکاڑہ میں وکلاء کے لئے ہاؤسنگ کالونی بنانا محکمہ ہذا کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔

(ج) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی نے وکلاء کے لئے صوبہ کے کسی شہر میں ہاؤسنگ کالونی نہ بنائی ہے۔

(د) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی کسی مخصوص طبقہ کے لئے ہاؤسنگ کالونی نہ بناتا ہے۔

(ہ) جیسا کہ جز (د) میں بیان ہے۔

(ہ) جیسا کہ جز (د) میں بیان ہے۔

اوکاڑہ: شہر اور پی پی۔ 189 میں نئی ہاؤسنگ سکیم کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

***5093: جناب منیب الحق:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ہاؤسنگ نے اوکاڑہ میں آخری ہاؤسنگ سکیم کب بنائی تھی؟

(ب) کیا محکمہ اس شہر اور حلقہ پی پی۔189 میں کوئی نئی ہاؤسنگ سکیم بنانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) محکمہ ہذا کے اس ضلع میں کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) محکمہ ہذا نے مالی سال 20-2019 میں اس ضلع میں کون کون سے منصوبہ جات شروع کئے تھے ان کے نام اور لاگت بتائیں؟

(ہ) اس ضلع میں کتنی واٹر سپلائی اور نکاسی آب کی سکیمیں ہیں آئندہ مالی سال 21-2020 میں اس ضلع میں شروع کی جائیں گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) **پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی۔** محکمہ ہاؤسنگ نے اوکاڑہ شہر میں سال 1975 میں لو انکم ہاؤسنگ سکیم بنائی تھی۔

(ب) **پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی۔** اوکاڑہ شہر کی حدود میں فی الحال نئی ہاؤسنگ سکیم زیرِ غور نہ ہے۔

(ج) **پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی۔** ضلع اوکاڑہ میں ایک دفتر کام کر رہا ہے جس میں کل ملازمین کی تعداد 14 ہے۔ اس میں سے 8 اسامیاں خالی ہیں۔ اور 6 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) **پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** مالی سال 20-2019 میں حکومت پنجاب نے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن اوکاڑہ میں کوئی بھی نیا منصوبہ نہ دیا ہے۔ اور پرانے ہی منصوبہ جات زیر تکمیل ہیں۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی۔ رینالہ خورد میں نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت 400 گھروں کی تعمیر شروع کی ہے جس کی لاگت 767.390 ملین روپے ہے۔

(ہ) **پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے ضلع اوکاڑہ میں اب تک واٹر سپلائی کی 111 سکیمیں اور نکاسی آب کی 342 سکیمیں مکمل کر دی ہیں۔ اور مالی سال 21-2020 میں کوئی سکیم شروع نہیں ہو رہی ہے۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی۔ فاٹا صرف اپنی بنائی ہوئی سکیموں میں واٹر سپلائی اور نکاس آب کا کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی ذمہ داری نہ ہے۔

لاہور: پی پی۔150 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ لگانے اوران پر اٹھنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*5101: **محترمہ ربیعہ نصرت:** کیاوزیر ہاؤسنگ شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔150 ضلع لاہور میں یکم اگست 2018 سے یکم جون 2020 تک کتنے نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے نئے پلانٹ لگانے پر کتنی لاگت آئی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں پہلے سے لگائے گئے فلٹریشن پلانٹ خراب پڑے ہوئے ہیں یہ کب سے خراب پڑے ہیں ہر پلانٹ کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ حلقہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی کتنی رقم خرچ ہوئی کتنی رقم بقایاہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیاحکومت حلقہ پی پی۔150 میں نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے اورپہلے سے خراب پلانٹوں کوٹھیک کروانے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) حلقہ پی پی۔150 ضلع لاہور میں یکم اگست 2018 سے یکم جون 2020 تک واسانے کوئی نیا فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا۔

(ب) واساکے لگائے گئے فلٹریشن پلانٹ چالوحالت میں ہیں۔

(ج) مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ حلقہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

(د) واساکے لگائے گئے فلٹریشن پلانٹ چالوحالت میں ہیں اور مزید لگانے کی ضرورت نہیں۔

لاہور: پی پی۔ 150 میں سیوریج اور واٹر فلٹر سپلائی کے لئے
مختص کردہ فنڈز اور تصرف سے متعلقہ تفصیلات

***5102: محترمہ ربیعہ نصرت:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔150 ضلع لاہور میں مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سکیموں کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا تھا اور اس میں کون کون سے سکیمیں شامل تھیں علاقہ وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ کی ان سکیموں پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے کتنی رقم Lapse ہوئی اور مذکورہ حلقہ میں کتنی سکیموں پر کام جاری ہے؟

(ج) مذکورہ حلقہ کے لئے سال 20-2019 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(د) کیا حکومت مذکورہ حلقہ میں سیوریج لائن اور واٹر سپلائی کی نئی لائنیں ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) حلقہ پی پی-150 لاہور میں مالی سال 19-2018 میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سکیموں کے لئے کسی قسم کا کوئی بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔

(ب) کسی قسم کی کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی۔

(ج) مال سال 20-2019 کے لئے بھی کسی قسم کی کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

(د) واسا کا ماسٹر پلان (40-2018) منظور ہو چکا ہے اور اس کے تحت مرحلہ وار کام کیا جائے گا۔

ملتان شاہ شمس پارک کے رقبہ، ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

***5146: سید علی حیدر گیلانی:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شاہ شمس پارک ملتان کا کتنا رقبہ ہے اور اس میں کتنے درخت لگے ہوئے ہیں؟

(ب) اس پارک میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں ان کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ عملے کی ملی بھگت سے پارک میں لاکھوں روپے مالیت کے قیمتی درخت کاٹ کر ٹمبر مافیا کو فروخت کر دیئے گئے ہیں؟

(د) کیا محکمہ نے درختوں کی چوری کی کوئی انکوائری کروائی ہے اگر ہاں تو اس میں کتنے ملازم ملوث پائے گئے ہیں اور ان ملازمین کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) شاہ شمس پارک کا رقبہ 35 ایکڑ ہے اور اس میں درختوں کی تعداد 71 8 ہے۔

(ب) اس پارک میں ہارٹیکلچر کے 25 ملازم جبکہ سکیورٹی کے 23 ملازم تعینات ہیں جن کی تفصیل ساتھ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نہیں، یہ بات درست نہیں ہے۔

(د) پارک ہذا سے کوئی درخت چوری نہ ہوا ہے لہٰذا اس سلسلے میں کوئی رپورٹ یا انکوائری نہ کی گئی ہے۔

راجن پور: سیوریج اور واٹر سپلائی کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

***5152: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جولائی 2019 سے جون 2020 تک ضلع راجن پور میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی کتنی نئی سکیمیں شروع کی گئیں ہر سکیم کی مکمل تفصیل پتہ، ٹینڈر اور تخمینہ جات فراہم فرمائیں؟

(ب) جو نئی سکیمیں شروع کی گئی ہیں ان سے کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی سکیموں پر کام جاری ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) ضلع راجن پور کی مذکورہ سکیموں کے لئے کتنے فنڈز کا اجراء کیا گیا اس میں سے کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

(د) کیا حکومت ضلع راجن پور میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی مزید سکیمیں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) یکم جولائی 2019 سے جون 2020 تک ضلع راجن پور میں درج ذیل سکیمیں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت شروع کرائی گئی ہیں۔

1۔کمپری ہینسو سیوریج / ڈرینیج سکیم فاضل پور۔

تاریخ ٹینڈر	04.12.2019	تخمینہ لاگت 405.00 ملین
تاریخ اجراءورک	16.12.2019	تاریخ تکمیل 31.12.2022

2۔ منصوبہ بحالی و تبدیلی واٹر سپلائی پائپ لائینز روجھان سٹی

تاریخ ٹینڈر	22-04-2020	تخمینہ لاگت 80.00 ملین
تاریخ اجراءورک	12-9-2020	تاریخ تکمیل 31.12.2021

(ب) نئی سکیمیں ابھی ابتدائی مراحل میں ہیں، ان پر کام جاری ہے اور ابھی تک کوئی سکیم مکمل نہ ہوئی ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔کمپری ہینسو سیوریج / ڈرینیج سکیم فاضل پور:

بقایادرکار رقم	خرچ شدہ رقم	مہیاکردہ فنڈز	مالی سال
	19.686 ملین روپے	19.686 ملین روپے	2019-20
	30.200 ملین روپے	30.200 ملین روپے	2020-21
340.114 ملین روپے	0.000 ملین روپے	10.000 ملین روپے	2021-22

2۔ **منصوبہ بحالی و تبدیلی واٹر سپلائی پائپ لائینز روجھان سٹی:**

بقایادرکار رقم	خرچ شدہ رقم	مہیاکردہ فنڈز	مالی سال
	6.000 ملین روپے	6.000 ملین روپے	2020-21
64.000 ملین روپے	0.000 ملین روپے	10.000 ملین روپے	2021-22

(د) ضلع راجن پور ایک پسماندہ ضلع ہے حکومت ضلع راجن پور میں مزید سکیمیں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ حکومت مرحلہ وار واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں شروع کرے گی۔

اے ڈی پی 22-2021 کی سکیموں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ نیز جاری منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

***5255: جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا تھا؟

(ب) اس میں ترقیاتی مد کے لئے کتنا بجٹ مختص تھا؟

(ج) مذکورہ مالی سال میں مذکورہ ادارے نے گوجرانوالہ میں جن منصوبہ جات پر رقم خرچ کی ان منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت اور آغاز تاریخ کام سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کتنے اور کون سے منصوبہ جات پر کام مکمل ہو چکا ہے اور کن کن منصوبہ جات پر کام جاری ہے؟

(ہ) ان منصوبہ جات کے ٹھیکیدار کے نام اور پتہ جات بتائیں؟

(و) ان منصوبہ جات کی Consulting کمپنی کون کون سی ہیں اور ان Consulting کمپنی کی ان منصوبہ جات کے بارے میں Finding سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ مبلغ 687.004 ملین روپے تھا۔

(ب) ترقیاتی مد کے لئے 234.163 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ج) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ نے جن منصوبہ جات پر دوران سال رقم خرچ کی ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام منصوبہ	تخمینہ لاگت	تاریخ آغاز
ا۔ تعمیر سڑک قلعہ میاں سنگھ مائنر تا عالم چوک گوندلانوالہ روڈ تا سمن آباد چونگی	68.911	21.3.2017

۲۔ تعمیر سڑک دونوں اطراف اپر چناب کینال جی ٹی روڈ پل نزد حاجی مراد آئی ہسپتال	20.00	29.12.2017
۳۔ بحالی / تعمیر سڑک نور پور ڈسٹری بیوٹری تا جی ٹی روڈ تا میڈیکل کالج گوجرانوالہ	20.00	29.12.2017
۴۔ بحالی / تعمیر کچا کھیالی روڈ کارواں چوک تا شیخوپورہ روڈ اور زینب ہسپتال روڈ تا شیخوپورہ روڈ تا جناح روڈ، ملحقہ برانچز گوجرانوالہ	20.00	29.12.2017

حکومت پنجاب نے درج بالا منصوبہ جات سے رقم بالترتیب مبلغ 4.824,16.782,18.374 ملین روپے مورخہ 2020-4-21 واپس لے لی تھی۔

(د) درج بالا منصوبہ جات پر کام جاری ہے۔

(ہ) (i) میسرز اسد کنٹریکٹر پرائیویٹ لمٹیڈ (سیف اللہ مانگٹ) (محمد اسد، محمد اعظم) الکرم سنٹر لنک روڈ، واپڈا ٹاؤن گوجرانوالہ

(ii) آئی کان + ایف ٹی سی (جے۔وی) (فرحان رؤف) U-57 سٹریٹ نمبر ا، فیز ۱ا ڈی ایچ اے لاہور

(iii) فاسٹ ٹریک پرائیویٹ لمٹیڈ (فرحان رؤف ، سلمان رؤف) U-203 سٹریٹ نمبر ۵، فیز ۱ا ڈی ایچ اے لاہور۔

(iv) ، میسرز آر ایم سی کنسٹرکشن کمپنی، ملک ریاض، آفس نمبر J-88 گلبرگ iii لاہور

(و) کنسلٹنٹ میسکان ایسوسی ایٹس پرائیویٹ لمٹیڈ برائے اسکیم تعمیر سڑک قلعہ میاں سنگھ مائنر تا عالم چوک، گوندلانوالہ روڈ تا سمن آباد چونگی۔

مذکورہ منصوبہ جات میں سے صرف اسکیم نمبر ا پر کنسلٹنسی کمپنی میکون ایسوسی ایٹس پرائیویٹ لمٹیڈ لاہور موجود ہے۔ دوسرے منصوبہ جات مطلوبہ لاگت کے حامل نہ ہونے کی وجہ سے کنسلٹنسی سے مستثنا ہیں درج بالا منصوبہ کے بارے میں فائنل کنسلٹنسی رپورٹ منصوبہ کی تکمیل کے بعد مرتب کی جائے گی۔

گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے دفاتر، ملازمین کی تعداد نیز مکمل کردہ پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

***5259: جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) اس اتھارٹی کے ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) اس اتھارٹی نے گوجرانوالہ شہر میں عوام کی مشکلات کو کم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) اس اتھارٹی نے کون کون پراجیکٹ پچھلے دو سالوں میں مکمل کئے ہیں؟

(ہ) اس اتھارٹی کا مالی سال 21-2020 کا بجٹ کتنا ہے؟

(و) اس مالی سال میں کون کون سے منصوبہ جات شروع کئے جائیں گے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک اسد علی):

(الف) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ کا ایک ہی دفتر ہے اور یہ ٹرسٹ پلازہ جی ٹی روڈ واقع ہے۔

(ب) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ میں اس وقت 98 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ج) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ نے معرض وجود میں آنے کے بعد اب تک شہریوں کی آمدورفت کی مشکلات کو کم کرنے کی غرض سے متعدد کلومیٹر سڑکات تعمیر کی ہیں۔ غیر قانونی ہاؤسنگ اسکیموں کے خلاف بھی کارروائی جاری ہے۔

(د) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ نے پچھلے دو سال میں کوئی ترقیاتی منصوبہ مکمل نہیں کیا۔

(ہ) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ کا مالی سال برائے 21-2020 کا بجٹ 929.168 ملین روپے ہے۔

(و) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ میں اس سال درج ذیل منصوبے شروع کئے جائیں گے۔

1۔ ماسٹر پلاننگ برائے ضلع گوجرانوالہ 50.00 ملین

2۔ تعمیر وی بلاک ٹرسٹ پلازہ گوجرانوالہ 100.00 ملین روپے

3۔ تعمیر نئی دوکانیں یو بلاک ٹرسٹ پلازہ، گوجرانوالہ 08.00 ملین روپے

4۔ تعمیر جی ڈی اے ٹاور، جی ٹی روڈ گوجرانوالہ 115.00 ملین روپے روپے

5۔ تعمیر سڑکات آر سی سی / پی سی سی ماڈل ٹاؤن شہر گوجرانوالہ 25.00 ملین روپے

6۔ تعمیر پی سی سی روڈ و لگانے سٹریٹ لائٹس نوشہرہ روڈ قبرستان گوجرانوالہ 05.00 ملین روپے

7۔ تعمیر سروس روڈ ساتھ جی ٹی روڈ، ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ 05.00 ملین روپے

8۔ تعمیر آر سی سی سڑک بالمقابل پی ٹی سی ایل آفس سوشل سکیورٹی ہسپتال ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ 02.00 ملین روپے

9۔ بحالی تعمیر آر سی سی روڈ نزد ڈی جی ہاؤس ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ 03.00 ملین روپے

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: جی، اب Ruling آگئی ہے۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 938 محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! براہِ مہربانی میرا سوال بہت اہم ہے اس کو pending کر دیجئے۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! آپ مجھے اپنا سوال نمبر لکھ کر بھجوا دیں میں اس کو pending کر دیتا ہوں۔ محترمہ مہوش سلطانہ!

تحصیل چوآسیدن شاہ کے گاؤں سڈھانڈی میں ملک عرب نامی شخص کے قتل بارے تفصیلات

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 27 نومبر 2021 کو ضلع چکوال کی تحصیل چوآسیدن شاہ کی یونین کونسل آڑہ کے گاؤں سڈھانڈی میں ملک عرب نامی شخص قتل ہوا اور کیا اس کی FIR درج ہوئی ہے؟

(ب) مذکورہ واقعہ میں کتنے ملزمان کو نامزد کیا گیا، اس واقعہ میں ملوث کسی ملزم کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائیں اور اب تک کی پولیس تفتیش و کارروائی سے بھی آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ سرزد ہوا ہے اور اس کی FIR بھی درج ہوئی ہے۔ میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ ابتدائی طور پر یہ مقدمہ نامعلوم افراد کے خلاف درج ہوا تھا لیکن مورخہ 13-12-2021 مدعی مقدمہ نے اپنے تتمہ بیان میں محمد عاطف نامی آدمی کو نامزد کیا۔ محمد عاطف کی قوم پٹھان ہے اور سکنہ تحصیل و ضلع شانگلہ صوبہ خیبر پختونخوا ہے۔ اب اس کی گرفتاری کے لئے کوشش کی جارہی ہے اور CDR کے ذریعے اس کی location لینے کی کوشش بھی کر رہے ہیں۔ اس کی last location شانگلہ سے ہی آئی تھی اور اب مزید پیش رفت اسی صورت ہو سکتی ہے جب ملزم کی نشاندہی ہو جائے کہ وہ کہاں پر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم چند دنوں میں کوشش کریں گے اور اگر confirm کرنے کے بعد اس کی موجودگی KPK میں ہی ہوئی تو KPK گورنمنٹ سے رابطہ کر کے ملزم کی گرفتاری کے لئے اقدامات کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، اب assurance آ گئی ہے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میں اس میں تھوڑا add کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میں صرف یہ کہنا چاہوں گی کہ ملک عرب صاحب ہمارے وائس چیئرمین تھے اور میرے والد مرحوم کے ساتھ personal family تعلق بھی تھا۔ پولیس نے بہت اچھی investigation کی ہے جس پر میں DPO چکوال، SHO چوآسیدن شاہ اور چوکی انچارج تنویر اسلم صاحب کو appreciate بھی کرنا چاہوں گی۔ انہوں نے اچھے طریقے سے قاتل کو identify کیا ہے لیکن میں یہی request کرنا چاہوں گی کہ اس کو جلد از جلد پکڑا جائے اور قانونی کارروائی مکمل کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اِنشاءاللہ۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب خلیل طاہر سندھو کا ہے۔

فیصل آباد میں شادی کی تقریب میں سابقا پولیس اہلکاروں کی ہوائی فائرنگ، ملزمان کی گرفتاری کے بارے میں تفصیلات

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! شکریہ۔ کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ ایکسپریس مورخہ 11 دسمبر 2021 کی خبر کے مطابق مدینہ ٹاؤن کی حدود گلی نمبر 20 فاروق آباد علاقہ تھانہ منصورہ آباد ضلع فیصل آباد مسمی وزیر مسیح کے بیٹے کی شادی کی تقریب میں سابق کانسٹیبل ساجد، گوگا، طاہر اور دیگر اپنے نو مسلح ساتھیوں کے ہمراہ شراب کے نشہ میں دھت ہوائی فائرنگ کرتے ہوئے آئے، خواتین کو برہنہ کرنے کے ساتھ ساتھ پورا گھر جلا دیا اور ملزمان جاتے ہوئے زیورات، نقدی اور جہیز کا سامان لوٹ کر فرار ہوگئے۔ کیا اس واردات کی کوئی FIR درج کی گئی ہے اگر کی گئی تو کن دفعات کے تحت اور کسی ملزم کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔ اگر ہاں تو اب تک کی کارروائی سے آگاہ کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ معزز ممبر نے جو توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے میرے خیال سے یہ ایک اخباری خبر کی بنیاد پر انھوں نے توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے۔ لیکن جب توجہ دلاؤ نوٹس آیا تو اس پر ہم نے مقامی پولیس سے رپورٹ مانگی تو اس کے بعد during discussion کچھ چیزیں سامنے آئی ہیں۔ ابتدائی طور پر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس واقعہ کی FIR درج کر لی گئی ہے۔ FIR درج کرنے کے بعد ایک مرکزی ملزم ساجد جس کو nominate کیا گیا تھا اس کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے۔ تین ملزم طاہر پہلوان، غضنفر عرف گوگا اور فرزند علی ان تینوں نے bail before arrest کروائی ہوئی ہے اور ہماری کوشش ہے کہ ہم اپنا مؤقف عدالت میں بیان کریں اور ہماری کوشش ہو گی کہ ان کی ضمانت reject کروائی جائے اور ان کو بھی گرفتار کیا جائے۔ ایک ملزم جو مفرور ہے اس کی گرفتاری کے لئے

بھی کوشش کی جارہی ہے میں ایک عرض کرنا چاہوں گا کہ جہاں پر حقائق میں تھوڑا سا فرق ہے۔ دراصل یہ دو واقعات ہوئے ہیں پہلا جو شادی والا واقعہ بھی درست ہے۔ شادی میں دونوں فریقین نے شراب پی رکھی تھی ان کا آپس میں جھگڑا ہوا اور اس جھگڑے کے متعلق 15 پر اطلاع دی گی لہٰذا پولیس موقع پر پہنچی اور دونوں فریقین میں صلح کروادی۔ اس کے بعد دوسرا وقوعہ صبح 4 بجے ہوتا ہے ۔ جس طرح معززرکن فرمارہے ہیں کہ صبح 4 بجے گھر کو آگ لگادی گئی ان کا مؤقف یہ ہے کہ یہ انھی ملزمان نے آگ لگائی ہے دیکھیے جہاں پر 15 کو دوسرے واقعہ کی کال نہیں گئی۔ اس سے تھوڑا سا پولیس کو شک ہوا اور ہم اس کی مکمل تفتیش کر رہے ہیں۔ لہٰذا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ واقعہ جو کچھ بھی ہو چاہے یہ واقعہ 100 فیصد درست نہ بھی ہو لیکن جتنا بھی یہ واقعہ درست ہے۔ اس کے مطابق جو ملزمان ہے ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی گرفتاریاں بھی ہو چکی ہیں اور انشااللہ تعالیٰ بہت جلد اس مقدمے کا چلان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: شکریہ جناب چیئرمین! I am deeply thankful to honorable Law Minister انہوں نے بہت وضاحت سے جواب دیا even I have trust جو ابھی ان نے نیا CPO وہاں پر لگایا ہے he is very dead honest person as well تو میں ان کے جواب سے satisfied ہوں شکریہ۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں محترمہ ساجدہ بیگم !ان کو تحریک استحقاق کی کاپی دیں۔

خوشاب ہسپتال کے ڈاکٹرز و عملہ کا معزز ممبر کے خلاف پراپیگنڈہ کر کے سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل

اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال خوشاب میں ارم نواز نامی خاتون دانتوں کے علاج کے لئے جاتی ہے جہاں ایک ڈینٹل ڈاکٹر سرجن غلام عباس نے مریضہ کا غلط دانت نکال دیا۔ خاتون مریضہ کے شوہر احمد نواز نے سرجن غلام عباس کے خلاف ڈپٹی کمشنر خوشاب کو پیشہ وارانہ غفلت ولاپرواہی برتنے کی بابت شکایت کی جس پر ڈپٹی کمشنر خوشاب نے انکوائری لگادی لیکن ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی خوشاب کے افسران نے انکوائری کرنے میں روایتی ٹال مٹول سے کام لینا شروع کر دیا اور کافی عرصہ گزرنے پر بھی انکوائری شروع نہ کی۔ جس پر شکایت گزار احمد نواز نے مجھ سے رابطہ کیا اور درخواست کی کہ اس شکایت پر جلد از جلد انکوائری کروائی جائے۔ میں نے بطور عوامی نمائندہ شکایت گزار احمد نواز کے تحفظات ڈپٹی کمشنر اور متعلقہ افسران تک پہنچائے اور انصاف کی فراہمی یقینی بنانے کی درخواست کی۔ دوسری طرف ڈاکٹر غلام عباس نے اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے جملہ افسران نے شفاف انکوائری میں ہر ممکن رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ اس دوران شکایت گزار کو ڈاکٹر غلام عباس کی طرف سے نہ صرف ڈرایا دھمکایا گیا بلکہ ڈاکٹر غلام عباس نے ایک من گھڑت، جعلی اور فرضی خود پر حملہ کروایا اور وقوعہ بنا کر میرے خلاف بھی ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کو ایک درخواست جمع کروا دی جس میں کہا گیا کہ یہ حملہ ایم۔پی۔اے محترمہ ساجدہ بیگم نے مجھ پر کروایا ہے۔ لہٰذا اُن پر FIR دی جائے۔ مجھے اس واقعہ میں ملوث کرکے بدنام کرنے کی کوشش کی گئی اور سوشل میڈیا پر میرے خلاف ایک مہم شروع کر دی جس کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ احمد نواز کو شکایت سے دست بردار کیا جاسکے اور مجھے بھی مظلوم کی حمایت سے ہٹایا جاسکے۔ میرے خلاف ایک بدنیتی سے بھرپور مہم چلا کر ضلع بھر کے ڈاکٹرز کو اکسایا جاتا رہا جسے باشعور ڈاکٹرز نے یکسر مسترد کر دیا۔ ڈاکٹر غلام عباس اور ڈی۔ایچ۔اے خوشاب کے مذکورہ افسران کے رویے سے بحیثیت ممبر اسمبلی میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ ان تمام معاملات کی شفاف انکوائری کروائی جائے اور میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! Although یہ میرے متعلقہ نہیں ہے چونکہ مجھے اس کا تھوڑا ساbackgroundمعلوم ہے اس لئے میں آپ سے استدعا کرنا چاہتا تھا اور محترمہ سے بھی میں درخواست کروں گا کہ یہ معاملہ تقریباً تین چار ماہ بلکہ اس سے زیادہ عرصہ سے وہاں چل رہا ہے جس کی وجہ سے کافی دفعہ وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال بھی بنی تو میری آپ سے یہ استدعا ہو گی کہ اس تحریک استحقاق کوpendingفرمالیں۔ میںHeath Ministerصاحبہ سے بھی گزارش کروں گا اور محترمہ سے بھی گزارش کروں گا اور انہیں بٹھا کر ان کے ساتھ میں بھی خود بیٹھ جاؤں گا توwe will try to resolve thisکیونکہ اگر یہ معاملہ اسی طرح گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ بلاوجہ ایک اشتعال پھیلے گا۔ جہاں تک محترمہ کے استحقاق کا تعلق ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اگر یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے پاس چلی جائے لیکن وہاں پر بھی اس کاresolutionیہی ہونا ہے کہ ہمیں بیٹھ کر بات کرنی پڑے گی تو آپ Monday تک کے لئے اس کوpendingفرمالیں۔ میں محترمہ سے بھیrequestکرتا ہوں اور متعلقہ لوگوں کو Mondayکو بلا لیتا ہوں جبکہ Health Ministerصاحبہ سے بھیrequestکر لیتے ہیں تو بیٹھ کرwe will try to resolve thisاگر یہresolveہو جائے تو مناسب رہے گا۔ یہ میری requestہے اگر محترمہ اس پر مہربانی فرمائیں۔

جناب چیئر مین: محترمہ! کوئی لمبیdateنہیں ہے کیونکہ منسٹر صاحبMondayکا فرما رہے ہیں؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئر مین! صرف دو سے تین ڈاکٹر جو YDA اور PMA کے ہیں جنہوں نے پوراHealth Departmentیرغمال بنایا ہوا ہے اور تھوڑی سی بات ہوتی ہے تو یہ OPDبند کروا دیتے ہیں۔ اگر ان کے خلاف کوئی بھی کارروائی نہ کی گئی توhealth systemبہتر نہیں ہو سکتا۔ میرا کوئی ذاتیissueنہیں ہے بلکہ میں بھی عوام کے لئے بات کر رہی ہوں اور اسی حوالے سے پہلے بھی ایک دو تحاریک جمع کروا چکی ہوں لیکنHealth Ministerصاحبہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے جواب بھی موصول نہیں ہوا اور اس پر کوئی کارروائی بھی نہیں ہوئی جس سے عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے کہ میڈم ایکissueآپhighlightکرتی ہیں اور اسمبلی میں آواز اٹھانے کے باوجود بھی اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوتا۔ اگر ان لوگوں کو کسی قسم کی سزا نہیں

دی جائے گی تو یہ اور زیادہ strong ہو جاتے ہیں اور عوام کو تکلیف پہنچاتے ہیں تو یہ عوامی issue ہے میرا کوئی ذاتی issue نہیں ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور تحقیقات کی جائے۔ اگر وہ لوگ guilty ہیں تو انہیں ضرور سزا ملنی چاہئے کیونکہ دو تین لوگ پورے Health Department کو یرغمال نہیں بنا سکتے۔

جناب چیئرمین: جی، Monday تک انتظار کر لیتے ہیں اور اگر کوئی حل نہ ہوا تو پھر اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔ انشاءاللہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں نے بھی ایک تحریک استحقاق 28۔ ستمبر 2021 کو ایوان میں پڑھی تھی لیکن اس وقت منسٹر صاحب موجود نہیں تھے جس کی وجہ سے اسے pending کر دیا گیا تھا تو میری آپ سے request ہے کہ اسے بھی کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ اس پر بھی کارروائی کی جائے کیونکہ یہ بھی public interest سے متعلق ہی بہت ضروری تحریک تھی۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! محترمہ کی بات درست ہے کہ انہوں نے تحریک استحقاق پڑھی تھی اور اس وقت انہوں نے رینجر کے سکول کی بات کی تھی تو میں نے ان سے یہ گزارش کی تھی کہ رینجرز کے سکول حکومت پنجاب کے purview میں نہیں آتے۔ بعد ازاں دو تین دن کے بعد انہوں نے مجھے فرمایا کہ نہیں، وہ میں نے چیک کر لیا ہے کہ وہ حکومت پنجاب کا سکول ہے۔ Already یہ تحریک پڑھ چکی ہیں تو منسٹر صاحب جب تشریف فرما ہوں گے تو جواب دیں گے اور پھر جو فیصلہ آپ کریں گے وہی ہو گا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جی، بہت شکریہ۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک التوائے کار پیش نہ ہوئی)

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں جن میں شیخ علاؤالدین کی move ہو چکی ہے جس کا جواب وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ملک اسد کھوکھر یا پارلیمانی سیکرٹری ملک تیمور مسعود نے دینا ہے جو کہ اس وقت ایوان میں موجود نہ ہیں لہٰذا اسے pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 307/20 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو کہ move ہو چکی ہے اور اسی department سے متعلق ہے تو منسٹر صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی عدم موجودگی کی وجہ سے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 308/20 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے move ہو چکی ہے جو کہ میاں محمود الرشید سے متعلق ہے لیکن۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے ایک گزارش کروں گا کہ ہاؤسنگ سے متعلق تحاریک التوائے کار بہت عرصے سے pending چلی آ رہی ہیں اور میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ اگر اس کا مناسب طور پر جواب نہ دیا جائے تو ہمارے لئے embarrassment create ہوتی ہے تو میری آپ سے یہ استدعا ہو گی کہ جن departments کی تحاریک التوائے کار کافی تعداد میں pending پڑی ہیں اور ان کا جواب نہیں دیا جا رہا ہے تو آپ ان کے لئے وقت طے کر لیں اور ایک دن مقرر کر لیں کہ فلاں دن فلاں department سے ہم نے جواب لینے ہیں تو اکٹھا ان کا in bulk جواب لے لیں تا کہ ہم منسٹرز صاحبان کو بھی پابند کر دیں۔ جیسے آج ہاؤسنگ سے متعلق تحاریک التوائے کار ہیں تو آپ ان کی کوئی date دے دیں کہ فلاں تاریخ کو منسٹر صاحب نے آ کر ان کا جواب دینا ہے اور اس دن کوئی اور تحاریک التوائے کار نہ لی جائیں بلکہ صرف انہی کی take up کریں اور سب کے جواب لے لیں۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! کل کے لئے رکھ لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! کل جمعہ ہے تو ممبران کی طرف سے اعتراض ہو گا کہ short time ہے اور ہم نے پہلے Questions Hour بھی لینا ہے تو کم time ہو گا اس لئے Monday کا دن رکھ لیں۔ اس دن کے لئے منسٹر صاحب کو بھی ہم convey کر دیتے ہیں کہ وہ تشریف لائیں اور ان تمام تحاریک التوائے کار کا جواب دے دیں۔ اسی طرح اگر کوئی میرے department کی ہیں اور کوئی backlog چلا آ رہا ہے تو اس کے لئے بھی کوئی date مقرر کر لیں تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ کسی بھی department کا backlog clear کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ آپ اس کے لئے time مختص کر لیں۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! آپ کے محکمہ سے متعلق تو تحاریک pending ہیں ہی کوئی نہیں۔ ہاؤسنگ سے متعلقہ تحاریک التوائے کار کے لئے ہم Monday کا دن مقرر کرتے ہیں تو agreed upon.

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ، آپ کی موجودگی میں یہ سوال اٹھا جس کا راجہ صاحب نے بھی positively جواب دیا ہے۔ اس معزز ایوان میں یہ سوال تیسری بار اٹھا ہے تو میں ایک ہی بات آپ سے کہنا چاہوں گا کہ جو منسٹرز نہیں آتے انہوں نے Monday کو بھی نہیں آنا۔ مایوسی اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ آپ اس Chair سے already کہہ چکے ہیں اگر آپ کو یاد نہیں ہے۔ میرا ایک زیرو آر نوٹس ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے جو راولپنڈی رنگ روڈ سیکنڈل کے حوالے سے تقریباً چھ ماہ سے pending ہے جس کے بارے میں ایک دو بار آپ کہہ بھی چکے ہیں لیکن مجھے تو مایوسی ہے کہ Monday کو بھی یہ ہو گا کہ نہیں ہو گا لیکن میں آپ سے یہ ضرور استدعا کروں گا اور قبل از وقت استدعا کروں گا کہ اگر Monday کو بھی concerned Minister نہیں آتے تو اس ہاؤس کو assure کریں کہ آئندہ کا لائحہ عمل پھر "اسی تنخواہ پر کام کرنا ہے" یا دوبارہ کہنا ہے کہ "جناب آجاؤ، جناب آجاؤ"۔ ہم اس حوالے سے کیا کر سکتے ہیں اور یہ Chair کیا کر سکتی ہے کیونکہ یہ Chair کا سوال ہے اور بار بار آپ کہتے ہیں مگر concerned

Ministers نہیں آتے۔ میری گزارش ہے کہ میرا زیرو آر نوٹس جو راولپنڈی رنگ روڈ سکینڈل سے متعلق ہے جو کہ محکمہ ہاؤسنگ کے حوالے سے ہی ہے تو اگر Tuesday کو یا rules relax کر کے Monday کو ہی لے لیا جائے کیونکہ اس کا دن ویسے Tuesday بنے گا لیکن اگر آپ پیر والے دن بھی لے لیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی، کر لیں گے۔ جناب محمد بشارت راجہ، محترمہ نیلم حیات ملک، محترمہ سیمابیہ طاہر، محترمہ شاہینہ کریم اور محترمہ عظمٰی کاردار ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ سیالکوٹ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ سیالکوٹ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ سیالکوٹ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ منظور ہوئی)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! شکریہ، سانحہ سیالکوٹ سے متعلق قرارداد چونکہ لاء منسٹر صاحب پیش کر رہے ہیں اور اگر کوئی عام ممبر ہوتا تو اور بات تھی۔ انہیں چاہئے تھا کہ اپوزیشن کو onboard لیتے۔ اس قرارداد کا content کیا ہے ہم اس کو اگر ایک نظر دیکھ لیتے اور اس کے بعد یہ ہاؤس کی طرف سے متفقہ طور پر پاس ہوتی تو زیادہ بہتر ہوتا۔

جناب چیئر مین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! محترم سمیع صاحب میرے بھائی ہیں اور کل ان کے تحرک پر آج کے لئے سانحہ سیالکوٹ کے اوپر بحث رکھی گئی ہے۔ کل ان کے تحرک پر بحث کے لئے آج کا وقت مقرر ہوا so دوبارہ میں نے اس لئے یہ کہا ہے کہ محرک میرے بھائی ہیں اور انہیں پتہ تھا کہ سانحہ ہوا جس کی مذمت کے لئے ہمیں ایک قرارداد دینی چاہئے۔ پورے اجلاس میں اگر آپ نے قرارداد ہی نہیں دی تو آپ کا نام کہاں سے آئے؟ آپ کی قرارداد جمع ہوئی ہوتی تو اس پر آپ کا نام بھی آجاتا اور سب کے نام آجاتے۔ میں نے اس لئے حکومت کی طرف سے adopt کیا ہے کیونکہ مختلف ممبران نے اپنی individual capacity میں جو قراردادیں جمع کروائی تھیں ان کو یکجا کر کے اب میں پیش کرنے لگا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی میں اپنے بھائی اور پوری اپوزیشن سے استدعا کروں گا کہ چونکہ یہ قومی سانحہ ہے یہ کسی individual کی بات نہیں ہے جب یہ قرارداد پیش ہوگی اور اس کی منظوری کے لئے question put کیا جائے گا اگر اپوزیشن والے اس سے اتفاق کریں گے اور "ناں" نہیں کہیں گے تو قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوگی۔ اس کا جتنا کریڈٹ ہمارا ہوگا اتنا ہی کریڈٹ ان کا ہوگا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین: لاء منسٹر صاحب! اب آپ قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

سیالکوٹ میں پیش آنے والے سانحہ پر ایوان میں اظہار افسوس اور ایسے واقعات کے تدارک کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

" پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سیالکوٹ میں پیش آنے والے ایک افسوسناک، غیر انسانی اور غیر اسلامی واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس شرمناک واقعہ سے پوری پاکستانی قوم کے سر شرم سے جھک گئے ہیں۔ دین اسلام اور نہ ہی آئین پاکستان کسی شخص کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت دیتا ہے۔ اس افسوس ناک واقعہ سے پوری دنیا میں اسلام اور ملک پاکستان کا وقار مجروح ہوا۔ ملک پاکستان میں ایسے شدت پسند رویوں کا فروغ سنگین صورتحال کی طرف عکاسی کرتا ہے۔ لہذا اس واقعہ پر اس معزز ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور مستقبل میں ایسے واقعات کے تدارک کے لئے اقدامات وضع کئے جائیں۔"

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

" پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سیالکوٹ میں پیش آنے والے ایک افسوسناک، غیر انسانی اور غیر اسلامی واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس شرمناک واقعہ سے پوری پاکستانی قوم کے سر شرم سے جھک گئے ہیں۔ دین اسلام اور نہ ہی آئین پاکستان کسی شخص کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت دیتا ہے۔ اس افسوس ناک واقعہ سے پوری دنیا میں اسلام اور ملک پاکستان کا وقار مجروح ہوا۔ ملک پاکستان میں ایسے شدت پسند رویوں کا فروغ سنگین صورتحال کی طرف عکاسی کرتا ہے۔ لہذا اس واقعہ پر اس معزز ایوان

میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور مستقبل میں ایسے واقعات کے
تدارک کے لئے اقدامات وضع کئے جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سیالکوٹ میں پیش آنے والے ایک افسوسناک، غیر انسانی اور غیر اسلامی واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اس شرمناک واقعہ سے پوری پاکستانی قوم کے سر شرم سے جھک گئے ہیں۔ دین اسلام اور نہ ہی آئین پاکستان کسی شخص کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت دیتا ہے۔ اس افسوس ناک واقعہ سے پوری دنیا میں اسلام اور ملک پاکستان کا وقار مجروح ہوا۔ ملک پاکستان میں ایسے شدت پسند رویوں کا فروغ سنگین صورتحال کی طرف عکاسی کرتا ہے۔ لہذا اس واقعہ پر اس معزز ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور مستقبل میں ایسے واقعات کے تدارک کے لئے اقدامات وضع کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اب اس پر بحث کا آغاز کیا جاتا ہے جس میں پریانتھا کمارا جو سری لنکن۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! آئی جی صاحب گیلری میں نہیں بیٹھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! آج ہم نے general discussion کرنی ہے اگر کوئی اور issue ہوتا تو وہ یہاں ضرور ہوتے لیکن ہوم ڈیپارٹمنٹ کے افسران اور پولیس کے افسران یہاں موجود ہیں لیکن ہم نے آئی جی صاحب کو بلایا نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اس بحث میں پریانتھا کمارا جن کی ایک بڑے بھیانک انداز میں وفات ہوئی اس کے اوپر بحث ہوگی۔ سپیکر گیلری میں Honorary Consulate of Democratic Socialist Republic of Sri Lanka کے Honorary Consulate General یاسین جوئیہ موجود ہیں۔ ہم ان کو یہاں آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سرکاری کارروائی

بحث

سانحہ سیالکوٹ پر عام بحث

جناب چیئرمین: اب محترم لاء منسٹر صاحب بحث کا آغاز کرتے ہیں۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja):Mr. Chairman! I move for general discussion on the recent incident happened in Sialkot.

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میری استدعا ہو گی کہ چونکہ بحث کا آغاز ہونا ہے اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں پانچ منٹ بات کر لوں اس کے بعد باقی دوست بات کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں بالخصوص اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کل اس کو point out کیا جس کے نتیجے میں آج ہم نے یہ بحث رکھی ہے۔ یہ ایک ایسا اہم معاملہ ہے اس لئے میں یہ چاہوں گا کہ ہمارے اس معزز ایوان کا جو بھی opinion بنے وہ consensus کے ساتھ بنے اور اس میں اپوزیشن کی input بھی ہونی چاہئے۔ یاسین جوئیہ صاحب جو لاہور میں سری لنکا کے Honorary Consulate General ہیں میں ان کو پنجاب اسمبلی میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں ان کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اس سارے episode میں جو ان کا کردار رہا ہے وہ ہر لحاظ سے قابل ستائش ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اس واقعہ کے بعد situation کو defuse کرنے کے لئے اور مقتول کی dead body کو سری لنکا بھیجنے کے لئے انہوں نے بھرپور کردار ادا کیا نیز گورنمنٹ آف

پنجاب اور گورنمنٹ آف سری لنکا کے درمیان ایک پل کا کردار بھی ادا کیا۔ اس کے لئے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے کردار کو میں سلام بھی پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا سانحہ ہے کہ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اس واقعہ کے بعد سب سے حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ اس واقعہ کی مذمت پوری قوم نے متفقہ طور پر کی ہے۔ جہاں وزیراعظم پاکستان نے اس کی مذمت کی وہیں پر اپوزیشن لیڈر نے بھی اس کی مذمت کی۔ یہاں پنجاب میں جس طرح لیڈر آف دی ہاؤس نے اس کی مذمت کی اسی طرح لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی اس کی مذمت کی۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پوری قوم نے یک زبان ہو کر اس کی مذمت کی اس لحاظ سے یہ بات ہمارے لئے باعث اطمینان ہے کہ اس issue پر پوری قوم ایک page پر ہے اور پوری قوم کا ایک مشترکہ مؤقف سامنے آیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں سیالکوٹ پر بات کرنے سے پہلے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آج 16 دسمبر ہے اور آج کے روز آرمی پبلک سکول پشاور کا افسوس ناک واقعہ ہوا تھا۔ ہم اس سانحہ کے دہشت گردوں کی مذمت اور متاثرہ خاندانوں کے ساتھ مکمل یکجہتی اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ہمارے بچے شہید ہوئے ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جو متاثرہ خاندان ہیں ان کو اس سانحہ کو برداشت کرنے کی ہمت دے۔

جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے اس مقدمہ میں جو پیش رفت ہوئی اس کے متعلق جناب کو اور اس معزز ایوان کو apprise کرنا چاہتا ہوں۔ اگوکی حدود میں راجکو فیکٹری نول موڑ سیالکوٹ میں 11 بج کر 28 منٹ پر آٹھ نو سو افراد نے سری لنکا کے مینجر مسٹر پریانتھا کمارا کو تشدد کر کے ہلاک کیا اور اس کا پرچہ درج ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا پس منظر دہرانے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ واقعہ کیوں پیش آیا اور کس طرح پیش آیا۔ اس کی پوری قوم مذمت کرتی ہے، اس روّیے کی مذمت کرتی اور اس ایکٹ کی مذمت کرتی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سانحہ کے فوراً بعد سی سی ٹی وی کیمروں کی مدد سے شناخت کا عمل شروع کیا گیا، 182 افراد کو حراست میں لیا گیا جن میں سے 62 افراد غیر ملوث پائے گئے اور ان کو رہا کر دیا گیا۔ اس وقت 120 افراد شامل تفتیش ہیں جن میں سے 52 کو باضابطہ گرفتار کر لیا گیا، ان میں سے 34 ملزمان 21 دسمبر تک اور 18 افراد 28 دسمبر تک جسمانی ریمانڈ پر ہیں۔ تمام زیر حراست ملزمان

کے PFSA سے پولی گرافک ٹیسٹ کروائے گئے۔ جو دوران ٹیسٹ گنہگار پائے گئے ان میں سے کوئی بھی ملزم عبوری یا بعد از گرفتاری ضمانت پر نہ ہے۔

جناب چیئرمین! چیف منسٹر پنجاب جناب عثمان بزدار صاحب اور پرائم منسٹر پاکستان جناب عمران خان صاحب کی خصوصی ہدایت پر prosecutors کی ایک ٹیم تشکیل دی گئی ہے جو اس معاملے میں پولیس کو assist کر رہی ہے اور بہت جلد اس مقدمہ کا چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ ہم نے تفتیشی افسران کو time line دی ہوئی ہے کہ وہ 30 دن کے اندر اندر ATA کے مطابق اس کا چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کرے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ دو تین دن پہلے وزیراعظم پاکستان نے خصوصی طور پر سینیٹ میں بھی اور نیشنل اسمبلی میں بھی اس issue پر بحث کروانے کے لئے کہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی rare ہوتا ہے کہ کسی issue پر پرائم منسٹر صاحب کی طرف سے یہ بات سامنے آئے کہ اس issue پر دونوں ایوانوں میں بحث کی جائے۔ جس طرح ہم یہاں پنجاب اسمبلی میں بھی بات کر رہے ہیں اس سے گورنمنٹ آف پاکستان کا concern show ہوتا ہے۔ کل جب اپوزیشن کی طرف سے بات ہوئی تو ہم نے اس کو concede کیا اور میں نے کہا کہ حکومت کی بھی یہی منشا ہے کہ اس پر بحث ہونی چاہئے۔ میں اپوزیشن اور تمام معزز اراکین جنہوں نے گورنمنٹ کی طرف سے بات کرنی ہے ان سے یہ request کرنا چاہوں گا کہ ہمیں اس معاملے پر سنجیدگی سے بات کرنی چاہئے۔ اس میں کوئی point scoring کی بات نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت پولیس کا ایک مثالی کردار رہا ہے۔ انہوں نے جس طرح اس مقدمے میں ملزمان کو trace کرنے کے لئے اقدامات کئے وہ اپنی جگہ پر ہے چونکہ یہ معاملہ بڑا sensitive ہے اس پر اسلامی نظریاتی کونسل کام کر رہی ہے، شان رحمت اللعالمین اتھارٹی بھی کام کر رہی ہے اور باقی متعلقہ ادارے بھی کام کر رہے ہیں لیکن میری پنجاب اسمبلی اراکین سے یہ استدعا ہوگی کہ اگر آج ہم بحث کر رہے ہیں تو ہماری طرف سے بھی کم از کم ایسی تجاویز ضرور جانی چاہئیں جو قومی سطح پر اس وقت توقع کی جا رہی ہے کہ قوم کا موقف کس طرح سامنے آنا چاہئے so ہماری بھی تجاویز کم از کم اسی سطح کی ہونی چاہئیں۔ میں لاءڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اور دیگر ہمارے جو ادارے اس سے متعلقہ ہیں میں ان کی طرف سے آپ کو بھی اور آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی سفارشات ہوں گی انشاءاللہ تعالیٰ ان پر مکمل

طور پر عمل درآمد کیا جائے گا اور اگر ہم نئی legislation کے لئے آگے چلتے ہیں اور کوئی ایسی تجویز سامنے آتی ہے تو میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ وہ legislation گورنمنٹ کی طرف سے move کی جانی چاہئے اور ہمیں کوئی عار نہیں ہو گا کہ ہم اس سلسلے میں یا ہم اس قسم کے واقعات کی آئندہ کی پیش بندی کرنے کے لئے نئی قانون سازی کریں تو ہمیں کوئی اس پر اعتراض نہیں ہو گا۔ اس دنیا میں مختلف قومیں آباد ہیں اور مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا مذہب مختلف ہو سکتا ہے، زبان مختلف ہو سکتی ہے، رنگ مختلف ہو سکتا ہے اور نسل مختلف ہو سکتی ہے لیکن ایک چیز جو ہماری common ہے وہ human race ہے اس سے کسی کو انکار نہیں ہے اور اگر ہم تفریق کرتے ہوئے کسی کو کارنر کر کے اس کے ساتھ زیادتی کریں گے تو اس کی نہ صرف ہمارا مذہب اجازت دیتا ہے بلکہ دنیا کا کوئی مذہب بھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے اور ہمارے جو مذہبی حلقے ہیں انہیں بھی میں اپیل کروں گا کہ انہیں بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور جو ہم جیسے سادہ لوگ ہیں اور ہمارا علم شاید ان کے مقابلے میں زیادہ نہ ہو لہٰذا وہ ہمیں اپنی قیمتی رائے سے مستفید کریں۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ ان سے بھی رائے لینے میں خوشی محسوس کریں گے۔ میں یہاں عرض کرنا چاہوں گا کہ جس مذہب کے ساتھ ہمارا تعلق ہے۔۔۔ (شور و غل)

جناب چیئرمین: Please order in the House. جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ ہمارا جو مذہب ہے اس میں تو ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں برداشت کے اعلیٰ نمونے پیش کئے۔ آپ بھی اس واقعات سے آگاہ ہیں اور ہر مسلمان آگاہ ہے کہ جو عورت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوڑا پھینکا کرتی تھی ایک دن وہ routine سے ہٹی تو آپ نے اس کے متعلق پوچھا کہ آج وہ اپنے اس عمل سے کیوں پیچھے ہٹی ہے تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ بیمار ہیں تو آپ اس کی بیمار پُرسی کے لئے چلے گئے۔ ہمارا دین ہمیں اتنی برداشت اور رواداری کا سبق دیتا ہے تو میں بھی سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے مذہب کے مطابق جو ہماری روایات ہیں اور ہمارا مذہب جو ہمیں سکھاتا ہے ہمیں اس کو آگے لے کر چلنا چاہئے اور اپنے اندر برداشت پیدا کرنی

چاہئے کیونکہ یہ واقعہ عدم برداشت کا واقعہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت معاشرے میں جو صورتحال پائی جارہی ہے وہ عدم برداشت کے حوالے سے پائی جارہی ہے۔ اسی طرح میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا اور میں ایک اور مثال آپ کو دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے میں کوئی پتھر بھی آجاتا تھا تو وہ اس پتھر کو ایک طرف کر دیتے تھے تاکہ ان کے بعد کسی آنے والے کے لئے کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو لیکن آپ بھی دیکھتے ہیں، میں بھی دیکھتا ہوں، اپوزیشن بھی دیکھتی ہے، سیاسی جماعتیں بھی ہیں، مذہبی جماعتیں بھی ہیں اور طلباء اور مزدوروں کی جماعتیں بھی ہیں بلکہ تمام جماعتیں ہیں تو اس کا بات کا کوئی خیال نہیں رکھتا اور جس کا جب جی چاہتا ہے وہ سڑک بند کرکے بیٹھ جاتا ہے۔ تمام professions سے اگر کسی نے احتجاج کرنا ہوتا ہے تو سب سے پہلا کام ان کا یہ ہوتا ہے کہ وہ راستہ بند کرکے بیٹھ جاتے ہیں۔ جس مذہب سے ہمارا تعلق ہے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبق یہ دیا ہے کہ ہم راستوں کو صاف کریں اور دوسروں کے لئے سہولت پیدا کریں لیکن یہاں ایمبولینسز رُکی ہوتی ہیں اور لوگوں کی اموات ہوجاتی ہیں لیکن ہم سڑک کھولنے کے لئے تیار نہیں ہوتے کیونکہ اس وقت ایمبولینس میں پڑا ہوا جو مریض ہے اس کی جان سے زیادہ ہمیں اپنا مطالبہ یا اپنی سیاست یا جو بھی ہے وہ عزیز ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہی روّیے ہمیں تشدد کی طرف لے کر جاتے ہیں۔ جب آپ اپنی ذات کے لئے دوسرے کی جان کی بھی پروانہ کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس زیادہ عدم برداشت کی کوئی اور صورت ہو نہیں سکتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت یہ کہنا کہ یہ واقعہ پاکستان میں ہوا، ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں اور دنیا بھر میں ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک مسجد میں واقعہ ہوا اور پچاس سے زیادہ مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا لیکن وہ بھی ایک دہشت گردی تھی اور دہشت گردی اس حوالے سے تھی کہ عدم برداشت کا واقعہ تھا اور کسی نے کسی دوسرے مذہب کے لوگوں کو برداشت نہیں کیا اور ان کو شہید کر دیا تو میں سمجھتا ہوں کہ تمام مذاہب میں یہ چیزیں پائی جاتی ہیں لیکن اس کو ہمیں ایک excuse کے طور پر نہیں لینا چاہئے۔ ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ یہ خواہ کسی بھی مذاہب کی بات ہے، اگر کسی بھی مذاہب میں aggression سامنے آتی ہے تو قابل مذمت ہے اور اس کو روکنے کے لئے ہمیں اقدامات کرنے ہوں گے۔ آج جو ہم بحث کریں گے اس بحث میں میری استدعا ہوگی کہ بجائے اس کے کہ ہم aggression کو

supplementary کرنے والے جو issues ہیں وہ سامنے لے کر آئیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ جو genuine issues ہیں ان کو لے کر آنا چاہئے۔ یہاں پر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ بے روزگاری ایک بڑی وجہ ہے تو بے روزگاری اس بات کی اجازت تو نہیں دیتی کہ آپ کسی بھی دوسرے مذہب سے تعلق رکھنے والے کی ایک چھوٹی سی بات کو سامنے لا کر اس کی جان لے لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ در حقیقت جو معاملات aggression کو supplement کرتے ہیں ہمیں اس کے تدارک کے لئے اقدامات بھی کرنے چاہئیں۔ ہمیں یہاں پر اس پر بات بھی کرنی چاہئے اور میں معزز اراکین کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس واقعے کے ذمہ داروں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی اور جلد از جلد اس مقدمے کا چالان پیش کیا جائے گا۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے Provincial Government کو request کرکے اس بات کی اجازت لیں گے کہ daily کی بنیاد پر اس کا ٹرائل ہو۔ ہماری preference یہ ہوگی کہ جیل میں ٹرائل ہو تاکہ without any hindrance یہ ٹرائل مکمل ہو اور ملزمان کو سزا ملے اور یہ ایک مثال بنائی جاسکے کیونکہ کسی کو بھی کسی انسان کی جان لینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ یہی میری استدعا تھی، اپوزیشن سے بھی میری یہی استدعا ہے اور میں اسی یقین کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومتی سطح پر اس قسم کے واقعات کے تدارک کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اگر کسی وقت موقع ملا اور لاء اینڈ آرڈر پر discussion ہوئی تو اس سے بھی معزز ایوان کو آگاہ کردوں گا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب نے بالکل صحیح فرمایا کہ ہمیں irrational behavior کو discourage کرنا چاہئے۔ جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں جناب محمد بشارت راجہ صاحب کا شکر گزار ہوں کہ کل جب محترم سمیع اللہ خان صاحب نے یہ بات کی تو انہوں نے فوری طور پر اس کو accept کیا اور ہم نے آج ہی اس کو بحث کے لئے رکھ لیا۔ I am grateful, I also welcome to the Honourable Consulate of Sri Lanka Joya sab who is sitting in the Speaker's Gallery. Sir! Perhaps we have no words

to condole or console you but as you heard about the statement of the honorable Law Minister, we have a lot of respect for him تو ابھی ہم اس پر بھی بات کریں گے۔ جس طرح جناب محمد بشارت راجہ صاحب نے بات کی تو یہ بات بالکل درست ہے کہ میڈیا اور سوشل میڈیا کے دور میں انٹرنیٹ پر بہت ساری چیزوں کو religion کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے جو کہ سراسر غلط ہے۔ میں خود اس کو personally condemn کرتا ہوں لیکن اس کی وجوہات اور اسباب ہیں اور جو جناب محمد بشارت راجہ صاحب نے فرمایا ہے تو جب سے میں نے ان کو یہاں پر دیکھا ہے تو شاید آج پہلی دفعہ جب انہوں نے اس sensitive موضوع پر بات کی تو بالکل غصے میں نہیں آئے تو ان کا شکریہ۔ Really اس میں کسی قسم کی کوئی ایسی بات نہیں ہے لیکن آج کا دن ہمیں سوچنے کی اور پھر عمل کرنے کی کیوں کہ:

بے عمل دل ہو تو جذبات سے کیا ہوتا ہے
دھرتی بنجر ہو تو برسات سے کیا ہوتا ہے
عمل لازم ہے تکمیل تمناء کے لئے
ورنہ رنگین خیالات سے کیا ہوتا ہے

جناب چیئرمین !میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سری لنکا کے لوگ جیسے اُن کے Consulate General یہاں سپیکر گیلری میں بیٹھے ہیں وہ ہمیں آنکھیں بھیجیں، ہم اُن کو راکھ بھیجیں، وہ کرکٹ ٹیم بھیجیں، ہمارے ملک میں اُن پر حملہ ہو جائے اور ڈینگی کی مہلک وباء ہو ہم اُن سے humble request کریں کہ وہ یہاں پر آئیں اور ہم اُنہیں ایک نامکمل لاش بھیجیں یہ جس ہجوم نے بھی کیا ہے اور جب پریا نتھا کمارا کی ماں نے اپنے بیٹے کی لاش کو دیکھا تو یہ اُس کی ماں جانتی ہے یا اُس کی فیملی جانتی ہے کہ اُن پر کیا بیتی ہے اُس کے دو بیٹے ہیں ایک کی عمر 14 سال ہے اور ایک کی عمر 9 سال ہے۔ آج کے دن اسی طرح جو اے پی ایس کا حادثہ تھا شہید ہونے والوں میں سے ایک حسن بچہ تھا جب سکول پر حملہ ہوا تو وہ لائبریری میں چھپ گیا اور اُس نے فون کیا کہ مجھے گولی لگ گئی ہے مجھے پانی چاہئے تو اُس کا باپ جب پانی لے کر جا رہا تھا وہاں صورت حال ایسی تھی وہ نہ پہنچ سکا اور بچہ وہاں پر شہید ہو گیا تو اُن اے پی ایس والے لوگوں کے لئے تو ہر روز 16 دسمبر ہے۔

جناب چیئرمین !اسی طرح آج کے دن اکثریت اقلیت سے علیحدہ ہوئی اس کی جو بھی وجوہات یا اسباب تھے، سقوط ڈھاکہ کے لیکن میں راجہ صاحب کی اس بات سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ ہمیں کچھ ایسی تجاویز دینی چاہئیں جس سے ہم آگے بڑھ سکیں تو میں سب سے پہلے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قائداعظم محمد علی جناح In 1947 said: when there was a journalist and he asked a question "whether it will be theocratic state? and he replied: No, I don't know even the meaning of theocracy لیکن آگے اور ایک بات کہی کہ ہم نے democracy اسلام سے لی ہے لوگ یہ پوری بات نہیں بتاتے کہ یہ قائد اعظم محمد علی جناح نے فرمایا ہے یہ باتیں نصاب میں ہونی چاہئے، بچوں کو پڑھانی چاہئیں اور پھر یہ جو ہم برداشت عدم برداشت کی بات کرتے ہیں اس حوالے سے میرا perception یہ کہتا ہے کہ ہو سکتا ہے آپ اس سے agree کریں maybe honorable Syed Sumsam Ali Shah Bukhari, Mr Muhammad Basharat Raja sb agree کریں نہ کریں لیکن برداشت سے ہٹ کر ہمیں ایک دوسرے کو accept کرنے کی ضرورت ہے چونکہ معزز منسٹر صاحب راجہ صاحب کو disturb کر رہے تھے اس لئے میں نے ان کا نام لیا برداشت سے زیادہ ایک دوسرے کو accept کرنے کی ضرورت ہے جب آپ دُرود شریف بھیجتے ہیں تو آل ابراہیم پر دُرود بھیجتے ہیں کسی ایک فرقے یا کسی ایک مذہب پر نہیں بھیجتے اس لئے ایک دوسرے کو accept کریں، شاید اگر آج ہم نے برداشت کے لفظ کو پروان چڑھا دیا تو پھر آنے والی نسلیں برداشت بھی نہیں کریں گی لہٰذا ہمیں ایک دوسرے کو accept کریں اور جب تک acceptance نہیں ہو گی تب تک ایسے واقعات ہوتے رہیں گے ۔مجھے یاد ہے کہ 1994 میں حافظ سجاد فاروق صاحب جس کے سینے میں آخری کتاب قرآن پاک محفوظ تھی تو ایک مسجد سے اعلان ہوا کہ ایک عطائی ڈاکٹر نے قرآن پاک کو نذر آتش کر دیا ہے یہ گوجرانوالہ کا واقعہ ہے اور دوسری مسجد یہ اعلان ہوا کہ ایک عیسائی ڈاکٹر نے قرآن پاک کو نذر آتش کر دیا تو کسی نے نہیں پوچھا اور پتہ اُس وقت چلا جب اُس شخص کا سر علیٰحدہ، بازو علیٰحدہ، ٹانگیں علیٰحدہ اور پاؤں علیٰحدہ جو کچھ پریانتھا کمارا سری لنکا کے شہری کے ساتھ کیا گیا ہے اسی طرح اُس کے ساتھ بھی کیا گیا بعد میں پتہ چلا کہ یہ جو آدمی ہے یہ حافظ قرآن تھا اس کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہوئی ہے، اسی طرح جسٹس ریٹائرڈ عارف اقبال بھٹی صاحب کو جب وہ ایک کیس

سُن رہے تھے تو اُن کے چیمبر میں اُن کا murder کر دیا گیا تو یہ ایسے واقعات کیوں ہو رہے، کیوں بڑھ رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ:

تم نے ہر کھیت میں انسانوں کے سر بوئے ہیں
اب زمین خون اُگلتی ہے تو شکوہ کیسا

جناب چیئرمین! آج بڑی سنجیدگی اور رنجیدگی کے ساتھ یہ سوچنا پڑے گا کہ ہمیں اپنے ملک کو جو اس کا نام ہے اور جس طرح اسلام فوبیا پوری دُنیا میں ہے میں پوری دُنیا میں جاتا ہوں یو این او میں بھی جاتا ہوں اس کو ختم کرنے کے لئے ہمیں اچھے اقدامات کرنے پڑیں گے کیونکہ جیسے راجہ صاحب نے فرمایا یہ کسی religion میں نہیں ہے، دین میں تو یہاں تک کہا گیا ہے کہ جانوروں تک کو نہ مارو لیکن یہ کیا ہوا کس طرح سے نفرت کے بیج بوئے گئے یہ صرف ہمارے minorities کے ساتھ نہیں ہے even اس وقت جو پنجاب کی جیلوں میں بہت سارے لوگ قید ہیں اُن میں سے majority ہمارے مسلم بھائیوں کی ہے جو بے قصور ہیں اور کوئی انسان نبی کریم ﷺ کی شان میں کسی قسم کی ایسی بات کا سوچ بھی نہیں سکتا یہ بہت بڑا گناہ ہے لیکن ذاتی سکور اور interior motives، زمین کا جھگڑا اور کبھی کسی خاتون کا جھگڑا تو ایک mob کی psyche ہے جہاں پر mobocracy ہوتی ہے وہاں پر اُن کو برداشت کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے لیکن اس کے پیچھے اور بھی بہت ساری وجوہات ہیں میں بالکل نہیں criticize کروں گا لیکن جب ریاست یا گورنمنٹ یہ کہے کہ جن لوگوں نے اے پی ایس کے بچوں کو مارا ہے ہم اُن کے ساتھ dialog کرنا چاہتے، ہم اُن کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنا چاہتے ہیں تو اُن کو یہ کس نے حق دیا کہ وہ اُن ماں باپ سے جا کر پوچھیں جتنے بچے وہاں شہید ہوئے کہ کیا ان کو کسی نے یہ حق دیا ہے اور اس کے لئے قانون کیا کہتا ہے کہ یہ اُن سے مذاکرات کریں؟ راجہ صاحب! اس کو condemn کرنا ہو گا اور وہیں mentally condemn کرنا ہوں گا جس طرح انہوں نے بڑی خوبصورت بات کی ہے کہ تجاویز دیں اور جو بھی لاء ہے اُس لاء کے لئے تو کوئی بھی بندہ اس طرح کی بات نہیں کر سکتا، قحط ہے لیکن ایک بات تو ہو سکتی ہے کہ اگر ultimately یہ جو معاملہ ہے اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد رہنے دیں کہ کون نیک ہے، کون بدکار ہے، کون گہنگار ہے، کون زیادہ اچھا مسلمان ہے، کون زیادہ اچھا

انسان ہے، کون نہیں ہے یہ انسانوں کے جانچنے کا معاملہ نہیں ہے یہ اللہ وتبارک تعالیٰ کے پاس رہنا چاہئے کیوں کہ وہ سب کے دلوں کو جانتا ہے کہ کون انسان کیا ہے دوسرا میں راجہ صاحب! سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بیشک جو بھی کسی قسم کے لاء بنے ہیں جو misuse ہوتے ہیں آج سے کوئی 6 سال پہلے پرائم منسٹر صاحب کے ایک دوست تھے جن کی مرید کے میں فیکٹری تھی اُس کی 6 بیٹیاں تھیں تو وہاں کے کسی مزدور نے کہہ دیا کہ وہاں پر کوئی calendar لگا ہوا تھا اُس پر Islamic verses لکھی ہوئی تھیں اُس نے وہ اُتار دیا ہے تو اُس بندے کو وہی پر مار دیا گیا he was close friend of Prime Minister, your Prime Minister Imran Khan اُس کو بھی مار دیا گیا، اُس کو دیواروں میں چُننے سے پہلے اتنا بھی نہیں پوچھا گیا کہ کیا اُس نے کوئی جُرم کیا ہے یا نہیں کیا اس قسم کے جو واقعات ہیں یقین جانیں جب یو این او میں یہ reports پیش ہوتی ہیں جو parallel reports یا shadow reports تو یہ بڑا negative image create کرتی ہیں ہم بھی وہاں جاتے ہیں پہلے کمیشن پھر سب کمیشن اور اب ہیومن رائٹس کونسل ہے تو وہاں پر بات کرتے ہیں تو ان چیزوں کا مداوا کس طرح سے ہو سکتا ہے۔

راجہ صاحب! کو انتہائی ادب کے ساتھ ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ بالکل کوئی amendment نہ کریں لیکن ایک اضافہ کر لیں کہ جو بھی ایسے قوانین کو ہاتھ میں لیتا ہے اور یا وہ ultimately عدالت میں ثابت ہو جاتا کہ کسی شخص نے غلط بولا ہے prosecution کی جو سٹوری تھی وہ غلط تھی جو PW سے prosecution witnesses کی سٹوری غلط تھی تو پھر same punishment اُس کو بھی دی جائے کیونکہ یہ بڑا عجیب سا طریق کار ہے یہ میں بڑے دُکھی دل کے ساتھ بات کر رہا ہوں بڑا ہی heavy heart کے ساتھ کہ internationally یقین جانیں اس وقوعہ کے بعد میں آج دوبارہ دہراتا ہوں کہ دین کا، religion کا میں کل ہی راجہ صاحب سے بات کر رہا تھا more than ninety nine percent لوگوں نے اس کی مذمت کی ہے یہ ایک بہت اچھی positive سوچ ہے لیکن جو وقوعہ ہو گیا ہے نہ تو پریانتھا کو ہم واپس لا سکتے ہیں آپ یقین کریں یہاں پر جو ہمارے honorable Consulate General بیٹھے ہیں He knows that there are so many catholic priests and nuns who are running the schools in Punjab not just for the Christians but for everyone, for Pakistanis and

تو جناب He knows وہ کہتے ہم یہاں پر نہیں ٹھہرنا چاہتے now they are leaving Pakistan
چیئرمین اور جناب لاء منسٹر! جب یہاں تک بات آئے گی تو ہمارا وطن جو بڑے sacrifices کے بعد بنا
ہے اس کا image کچھ لوگ خراب کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ ایسے لوگوں سے مذاکرات کرنے کی بجائے
اور اگر کاش یہاں پر آج آئی جی صاحب ہوتے تو میں ان سے یہ ضرور بات کرتا جس راؤ سردار کو
میں جانتا ہوں وہ تو بڑا دلیر تھا اور dead honest لیکن میں حیران ہوں کہ کیسے جو اُن کے اپنے
جوان شہید ہوئے ہیں جن کے ہاتھ میں صرف سوٹیاں تھیں اور دوسری طرف بندوقیں تھیں کیا
اُن کا یہ right بنتا ہے کہ وہ اس سیٹ پر بیٹھیں کہ 8 سے 9 نوجوان پہلے شہید ہوگئے، 13 پھر شہید
ہوگئے پولیس کے جتنے بھی جوان شہید ہوئے ہیں اُن کے بھی بچے ہیں، اُن کے بھی ماں باپ ہیں،
اُن کی بھی بہنیں ہیں، شہادت بہت بڑا رتبہ ہے شہید ہونے والے کو غسل نہیں دیا جاتا اس لئے کہ
وہ پہلے ہی پاک ہوتا لیکن اُن باتوں کو بھی دیکھیں جو پیچھے وہ نسل چھوڑ کر گیا ہے جو چھوٹے چھوٹے
بچے چھوڑ کر گیا ہے اُن کو بھی اپنے باپ کا انتظار ہوتا ہے کہ ہمارا باپ آئے اور اپنی گڑیا کے لئے وہ
گڑیا لے کر آئے گا تو چونکہ ماحول بڑا سنجیدہ ہے تو اس کو سنجیدہ ہی رہنے دینا چاہئے لیکن میں راجہ
صاحب آپ سے ذاتی طور پر گزارش کر رہا ہوں کہ جس طرح آپ پہلے بھی stand لیتے آئے ہیں
تو خدا کے لئے اس معاملے پر بھی stand لینا پڑے گا۔ جتھوں کا یہ کام نہیں ہوتا بلکہ یہ حکومت کا
کام ہوتا ہے۔ یہ کیا طریق کار ہے کہ ایسے لوگوں میں پیسے بانٹنا اور پھر اگر کوئی ان کے بارے میں
کوئی بات کہہ دے تو پھر اس کے خلاف ہو جانا۔ اسی طرح میں آپ کے توسط سے آئی جی صاحب
سے گزارش کروں گا کہ خدا کے لئے اس حوالے سے کچھ کریں۔ میں آئی جی صاحب کو ذاتی طور پر
بھی جانتا ہوں جب یہ پہلے فیصل آباد میں تھے۔ I will convey my message to the
Sri Lankan people as well as the High Commission of Sri Lanka
in Pakistan and as well as Consul General our prayers are with
you our condolences are with you, and we are standing with you
جیسا کہ راجہ صاحب نے بھی سری لنکن شہری کو انصاف دلانے کا promise کیا ہے اور وہ انصاف
ہوتا ہوا آپ کو نظر بھی آئے گا۔ میں ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی will کو

prevail کرنا چاہئے نہ کہ ان لوگوں کی جو کہ جتھے بنا کر دوسرے لوگوں کو مارتے ہیں لہٰذا یہ اختیار ایسے لوگوں سے واپس لیا جائے اور جو پولیس والے بھی شہید ہوئے ہیں ان کے گھر والوں کے ساتھ بھی تعاون کیا جائے۔ مجھے پتا ہے کہ آپ ان کو پولیس پیکج دیں گے لیکن نہ وہ واپس آسکتے ہیں اور نہ ہی پریانتھا کمارا واپس آسکتا ہے اور نہ ہی APS کے بچے واپس آسکتے ہیں۔ آپ سب کا بہت شکریہ کیونکہ دوسرے دوستوں نے بھی بات کرنی ہے لیکن آخر میں، میں ایک شعر کہنا چاہتا ہوں کہ:

مرے شہر وچ آ کے جناں گھر گھر وین پوائے
پہرے داراں کولوں پُچھو کیہڑے رستے آئے

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ اگر اس بحث کو ہم detrack کرنے کی کوشش کریں گے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ابھی میرے بھائی نے کہا کہ آرمی پبلک سکول کے بچوں کے قاتلوں کے ساتھ مذاکرات کئے جا رہے ہیں if I am not wrong تو قاتل تو اس وقت جیل میں ہیں ان کے ساتھ کوئی مذاکرات نہیں کر رہا وہ قانون کے مطابق اپنی سزا بھگت رہے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! تیسری مرتبہ لاء منسٹر صاحب کھڑے ہو کر بول رہے ہیں کہ میری بات کو مانیں حالانکہ ہم وہ بولیں گے جو ہم کو سمجھ آئے گا۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اگر ان کی سمجھ ہی چھوٹی ہو تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟ ان کی اتنی سمجھ ہی نہیں ہے کہ یہ چیزوں کا ادراک کر سکیں۔ میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ ابھی آئی جی صاحب کے حوالے سے بات کی گئی اور شہادتوں کے حوالے سے بات کی گئی اور کہا گیا کہ ہم نے کوئی compromise کیا ہے تو ہم نے کسی کے ساتھ کوئی compromise نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: نصیر صاحب! ہم ایک serious note پر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی پولیس کے ساتھ جو محبت ہے وہ ہمیں بھی پتا ہے ان کے زمانے کے بھی شہید پیکج موجودہ گورنمنٹ نے ادا کئے ہیں تو یہ کہاں کی بات کرتے ہیں، یہ آئیں اور ریکارڈ پر بات کریں؟ ان کا مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت کوئی بھی positive بات کرنا ان کے ماحول میں نہیں ہے۔ یہ positive بات کر نہیں سکتے اور پھر کہتے ہیں کہ آئیں national issues پر بات کریں۔ National issues پر بات کرنے کے لئے پہلے یہ اپنے اندر قومی سوچ پیدا کریں کیونکہ ان کے اندر قومی سوچ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، صمصام بخاری صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

وزیر اشتمال اراضی / جنگلی حیات وماہی پروری (سید صمصام علی شاہ بخاری): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا وقت دیا۔ میں اس ہاؤس کے تمام معزز ممبران سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو راجہ صاحب نے بات کی تھی کہ کچھ چیزوں میں اپنے ملک کے لئے اتفاق ضروری ہوتا ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں مختلف مذاہب کے، مختلف زبانیں بولنے والے اور مختلف جغرافیائی حدود میں لوگ جو رہتے ہیں ان کی اپنی سوچ ہو سکتی ہے میں تو ان کو اقلیت بھی نہیں کہتا میں تو غیر مسلم پاکستانی کہتا ہوں تو ہمارے میں جو قدر مشترک ہے وہ یہ ہے کہ ہم سب پاکستانی ہیں۔ ہم سب لوگوں کو احساس ذمہ داری ہے کیونکہ لوگ ہمیں elect کر کے بھیجتے ہیں پھر جب ہم یہاں ایوان میں بیٹھتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری گفتگو اس طرح کی ہونی چاہئے کہ جب اقوام عالم میں اس کی translation ہو یا ہمارے اپنے ووٹرز تک جب بات پہنچے تو ان کے ذہن میں یہ بات ضرور آئے کہ ان کے سیاسی اختلاف ہو سکتے ہیں مگر جہاں تک ملک کے مفاد کا یا نظریہ پاکستان کا سوال ہے وہاں پر تمام کے تمام لوگ چاہے وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم پاکستانی ہوں وہ تمام ایک ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پرچم کا سفید رنگ ہمارے غیر مسلم بھائیوں کی عکاسی کرتا ہے۔ ہم کو ایک ہی لائن پر چلنا چاہئے سیاست اور اپوزیشن اپنی جگہ پر ہے لیکن ملک کے لئے ہم سب کو مل کر ایک بات کرنی چاہئے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ہمارے پرچم میں جھنڈا بھی سفید رنگ میں ہے۔

وزیر اشتمال اراضی / جنگلی حیات وماہی پروری(سید صمصام علی شاہ بخاری):سندھو صاحب! آپ فکر نہ کریں میں بات کرلوں گا آپ میری بات تو سن لیں۔۔

MR CHAIRMAN: Bukhari Sahib! Address to the Chair.

وزیر اشتمال اراضی / جنگلی حیات وماہی پروری(سید صمصام علی شاہ بخاری):جناب چیئرمین! میں آپ سے ہی مخاطب ہوں سندھو صاحب میرے چھوٹے بھائی ہیں اس میں ایسی کوئی بات نہیں ان کا یہ حق ہے کہ وہ جو مرضی کہہ سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل ایسا ہی ہے۔

وزیر اشتمال اراضی / جنگلی حیات وماہی پروری(سید صمصام علی شاہ بخاری):جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج کے دن کی آپ significance دیکھیں کہ آج کا دن وہ دن ہے جب ہمارا ملک دولخت ہوا تھا اور اس وقت بھی ہم نے بہت ساری قربانیاں دی تھیں اس کے بعد آپ یہ دیکھیں کہ پچھلی two decades میں جو کچھ ہمارے ساتھ ہوا۔۔

(اذانِ مغرب)

جناب چیئرمین: جی، بخاری صاحب!

وزیر اشتمال اراضی / جنگلی حیات وماہی پروری(سید صمصام علی شاہ بخاری):جناب چیئرمین! I will try to be very brief sir. میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ ایسے معاملات چونکہ یہاں پر تمام لوگ سمجھدار ہیں تمام لوگ بارہا پہلے بھی اسمبلیوں میں آئے ہیں میرے خیال میں اس معاملے میں ہمیں تنقید برائے اصلاح اور تنقید برائے تعمیر کرنی چاہئے اور تنقید برائے تنقید نہیں کرنی چاہئے کیونکہ وہ ہمیں پھر کہیں پر بھی نہیں لے کر جائے گی۔ جس طرح لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ جو تجاویز اپوزیشن اور حکومتی بنچز کی طرف سے آئیں گی ان کو لاء ڈیپارٹمنٹ والے دیکھیں گے اور ہمیں ضرور اس پر کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے۔ ہمارے ملک کا جو main issue بنتا جارہا ہے وہ intolerance ہے۔ مگر جو چیز ہمیں اقوام عالم کو بھی بتانی چاہئے اور خود بھی ہم کو پتا ہونی چاہئے کہ 99 فیصد لوگ تو یہ نہیں چاہتے کہ عدم برداشت کا ماحول ہو۔ اگر آپ ہمارے نبی رحمت کا لقب دیکھیں تو ان کا لقب رحمۃً اللعالمین ہے اور رحمۃً اللمسلمین نہیں ہے یہ بات دنیا کو سمجھانے کی

ضرورت ہے کہ آپ ﷺ کی ذات گرامی قدر نہ صرف ایک مذہب کے لئے بلکہ تمام جہانوں کے لئے رحمت کا باعث ہے۔ اللہ پاک نے آپ ﷺ کو اتنا بڑا بنا کر بھیجا ہے کہ ان کو اپنی نشانی بنا کر بھیجا ہے تاکہ وہ کل جہانوں پر رحمت بن کر پہچانے جائیں۔ یہ پھر ایک نئی بحث ہے اس پر بھی بات ہو سکتی ہے، بہر حال میں یہ عرض کروں گا کہ اس پر بھی بات کرنا چاہئے۔ دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو جنگوں کے معاملات اور دوسرے اس طرح کے معاملات پر مذاکرات کرنے پڑتے ہیں لیکن let me be very clear on this کہ نہ تو APS کے ذمہ داران کے ساتھ کوئی مذاکرات ہو رہے ہیں اور نہ ہی ان سے مذاکرات ہوں گے۔ اس کے علاوہ جو لوگ قانون کو ہاتھ میں لیں گے نہ ہی ان کے ساتھ مذاکرات ہوں گے جو کہ پاکستان کے شہریوں یا غیر ملکی دوستوں کے ساتھ چاہے وہ جس بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں ان کے ساتھ کوئی بھی زیادتی ہو گی ان کے ساتھ ہوں گے۔ ہمیں اس طرح کا قانون بنانا چاہئے کہ اس کی آڑ میں کوئی اسلام کا نام نہ استعمال کر سکے اور دوسرا ایک اور کام بھی کرنا چاہئے کہ اسلاموفوبیا کا ہم ذکر کرتے ہیں ہم اور یہ لوگ بھی پوری دنیا میں جاتے ہیں تو وہاں پر کیا ہوتا ہے وہاں پر عدم برداشت کہاں سے شروع ہوتی ہے تو عدم برداشت وہاں سے شروع ہوتی ہے جہاں سے پھر کوئی نہ کوئی ایسی چیز آجاتی ہے اور اسے آزادی رائے کا نام دے دیا جاتا ہے۔ آزادی رائے اور چیز ہے مگر کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا اور بات ہے، ہمیں تو قرآن میں یہ درس دیا گیا ہے اور حدیث میں یہ حکم کیا گیا ہے، صوفیائے کرام نے سوائے tolerance کے اور کوئی تعلیم ہی نہیں دی کہ کسی کو بھی مت چھیڑو، اگر آپ نے کسی کو دعوت بھی دینی ہے تو دعوت بھی عزت و پیار سے دو اور ہر غیر مسلم، کمزور اور خواتین کی جان و مال، عزت، چادر چار دیواری کا تحفظ حکومت اور تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ میں آج لمبی بات نہیں کرنا چاہتا بلکہ صرف یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہم سب لوگ اس میں اپنی رائے دیں، اس طرح کے جو بھی قوانین ہیں ان میں اپنی input دیں اور اس پر جلد از جلد قانون سازی ہو تاکہ کوئی ایسا قانون بنائیں جو علمائے کرام کو، باقی لوگوں کو، سب مسلمانوں کو، غیر مسلموں اور تمام کو قابل قبول ہو۔

جناب چیئرمین! میں آخر پر اپنے سری لنکن دوستوں کو چونکہ آنریری قونصل جنرل یہاں بیٹھے ہیں میں ان کی عوام کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اگر کوئی کہے کہ اس واقعہ سے ہمارے

دل رنجیدہ نہیں تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہم دل کی گہرائیوں سے شرمندہ ہیں کہ ایک سری لنکن شہری کے ساتھ یہاں یہ واقعہ ہوا Heartfelt condolences to the Sri Lankan people from the people of the Pakistan. But let me tell you sir that over the past three decades if you just look at the records of the history and records of the all other things you will see that the Pakistani nation has shed more blood, more tears than anybody else in the world. We have lost more than seventy thousand peoples.We have lost many civilians. We have lost many children. We have lost so many schools due to these terrorist acts but now we are coming back on the track. We are fighting with this terrorism. We are actually not the terrorist but we are the biggest victim of the terror ever in the history of the mankind. If you see what is happening around us due to our geography, due to many other things which may be very sensitive I must not say that I have served in the federal government and I know many things so the thing is that let us assure everybody living in Pakistan or abroad that we are a peace loving nation. Our religion asks us to preach for peace and Islam means peace so it's a peaceful religion and we will Insha Allah do our duties to protect the citizens of Pakistan and to protect the visitors and to protect the non-Muslims who so ever is living here.

جناب چیئرمین! میں آخر میں یہی کہوں گا کہ اس پر بجائے تقاریر اور تنقید کرنے کے اپنی اپنی آراء دیں مگر solid رائے لکھ کر لاء منسٹری کو بھیجیں تا کہ ہم کوئی اچھا قانون لے کر آ سکیں جو سب کو قبول ہو اور اس طرح کا ہو جس سے اسلام سربلند ہو اور پاکستان کا نام بھی سربلند ہو،

اور کوئی بھی ہمیں ایک ہی برش سے پینٹ نہ کر سکے بلکہ کہہ سکے کہ یہ لوگ بالکل امن والے ہیں اور ان کا مذہب امن کا درس دیتا ہے۔میں آخر پر اس اسمبلی کی طرف سے، اپنے تمام لوگوں اور اپوزیشن کی طرف سے بھی سری لنکن عوام سے پھر یہ معذرت کرتا ہوں مگر ایک وعدہ بھی کرتا ہوں لاء منسٹر صاحب یہاں کہہ چکے ہیں مجھے نہیں کہنا چاہئے کہ انشاءاللہ اس واقعہ میں جو جو بھی تھا آپ دیکھیں گے کہ قانون کیا کرتا ہے اور انشاءاللہ انصاف ہوتا ہوا نظر آئے گا۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پہلے مجھے موقع دے دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں زیادہ سمع خراشی نہیں کروں گا بلکہ ایک دو گزارشات کرکے اجازت چاہوں گا۔میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل جناب سمیع اللہ خان نے کہا تھا کہ اس معاملے پر ایوان میں بحث کی جائے .Everybody has reason لہٰذا ان کی جو بھی reasonable بات ہوتی ہے اسے accept کر لیا جاتا ہے، دونوں اطراف سے سانحہ APS کا ذکر کیا گیا اور آج کے دن پاکستان بھی دولخت ہوا۔میں ان حوالوں سے چند ایک معروضات پیش کروں گا پہلی بات تو یہ ہے کہ کل جب سمیع اللہ صاحب کی طرف سے بات کی گئی تو لاء منسٹر صاحب کی طرف سے مان لی گئی۔آج یہاں پر ایک فاضل دوست کھڑے ہو کر کہہ رہے تھے کہ آپ ہمارے منہ میں بات نہیں ڈال سکتے بلکہ ہم اپنی مرضی کی بات کریں گے۔اگر وہ reasonable بات ہو گی تو مانی جائے گی جیسے سمیع اللہ خان صاحب نے بات کی تھی لیکن یہ بات غلط ہے، ایک تو لہجہ حلیم ہونا چاہئے، لہجہ بہتر ہونا چاہئے yelling upon everybody دوسرے پر چیخنا اس معزز ایوان کی روایت نہیں ہے۔میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مصدقہ حدیث الطبری میں درج ہے کہ ایک شخص نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے نجات کا ذریعہ بتائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر کہا کہ تم اپنی زبان پر قابو رکھو اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔یہ مشورہ کچھ لوگوں کے لئے نہیں بلکہ ہم سب کے لئے ہے کہ ہم اپنی زبان پر قابو رکھیں اور یہ نہ سمجھیں کہ کسی جگہ بھی اپنی خوشنودی کے لئے کسی کے سر کی بھی ٹوپی اتار دیں گے، یہ نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی ہو گا۔

جناب چیئر مین! سانحہ سیالکوٹ کا دل سے دکھ ہے، پہلے دن ہی چند گھنٹوں کے بعد وزیر اعظم engage ہو گئے اور ہر گھنٹے کی hour to hour رپورٹ لیتے رہے اور ہر چیز سامنے آئی اور جس ایک اکیلے شخص نے بچانے کی کوشش کی اسے بھی سرفراز کیا، اسے acknowledge کیا اس سے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ جو حق کی خاطر آگے آتا ہے، جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا جہاد ہے اور اس شخص نے عملی جہاد کیا تھا۔میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ APS کے سانحہ میں شہید ہونے والے بچوں نے اپنے خون سے ہمارے سارے گلستاں رنگین کئے ہیں۔کیا ان کو کوئی بھول سکتا ہے؟ ان کے قاتلوں میں سے چھ آدمیوں کو پھانسی دے دی گئی اور بقیہ ابھی قید میں ہیں۔ہم سب کو یکجا ہو کر ایک قوم کے طور پر سامنے آنا ہے، حکومت کبھی کسی کی اور کبھی کسی کی لیکن یہ حکومتوں میں ہی رہے ہیں۔ہم ان حکومتوں کی بات نہیں کرتے جتنی سمجھ اور استطاعت تھی اس کے مطابق انہوں نے اپنا role play کیا ہے اور ہم بھی اپنی استطاعت کے مطابق اپنا role play کر رہے ہیں۔ان کا دکھ ہمارے دلوں میں ہے۔16 دسمبر کو سقوط ڈھاکہ ہوا اور جنوری میں فیض صاحب نے کچھ کہا تھا میں وہی پڑھ کر اپنی بات ختم کروں گا:

ہم کہ ٹھہرے اجنبی اتنی مداراتوں کے بعد
پھر بنیں گے آشنا کتنی ملاقاتوں کے بعد
کب نظر میں آئے گی بے داغ سبزے کی بہار
خون کے دھبے دھلیں گے کتنی برساتوں کے بعد
تھے بہت بےدرد لمحے ختم درد عشق کے
تھیں بہت بے مہر صبحیں مہرباں راتوں کے بعد
دل تو چاہا پر شکست دل نے مہلت ہی نہ دی
کچھ گلے شکوے بھی کر لیتے مناجاتوں کے بعد
ان سے جو کہنے گئے تھے فیض جاں صدقہ کئے
ان کہی ہی رہ گئی وہ بات سب باتوں کے بعد

جناب چیئرمین! یہ دکھ ہماری زندگیوں کے ساتھ ہی جائے گا، ہماری زندگی کا، ہمارے جسم کا آدھا ٹکڑا علیحدہ ہو گیا، ہم کسی دکھ کو بھولنے والے نہیں ہیں لیکن سلیقہ سے بات کرنے کی درخواست کریں گے۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! ۔۔۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے جناب سمیع اللہ خان کو floor دیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میں نے ایسی بات نہیں کی بلکہ میری بات کو غلط سمجھا گیا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ آپ اپنی بات کریں اور ہم اپنی سمجھ کے مطابق بات کریں گے یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ جو بات کہیں ہم وہی الفاظ اپنی زبان سے ادا کریں بلکہ ہم اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق اپنی مرضی کی بات کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں اپنی بات شروع کرنے سے پہلے بڑے نرم الفاظ میں کہوں گا کہ جتنی باتیں ہوئی ہیں وہ عدم برداشت کے حوالے سے ہوئی ہیں کہ ہم میں برداشت کا جذبہ کم ہوتا جارہا ہے۔ اب یہ ہاؤس ہے اور جس طرح میاں نصیر احمد صاحب نے کہا ہے کہ ہر ممبر کی اپنی رائے ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اُدھر حکومتی بنچوں کی طرف سے کوئی رائے آئے تو مجھے بہت بُری لگے۔ جس طرح ہم نے پچھلے پانچ سات منٹ عدم برداشت کا مظاہرہ کیا ہے وہ مناسب نہیں ہے اور اس کے بعد ہم سب اس پر لیکچر بھی دیں گے۔ جناب خلیل طاہر سندھو نے تقریر کی اور اس پر وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ اور چودھری ظہیرالدین نے comments کئے ہیں لیکن اگر یہ سارا episode نہ ہوتا، ہم ایک دوسرے کی بات برداشت کر لیتے اور اپنی باری پر اس کا جواب دیتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ بہر حال اب میں اپنی بات شروع کرتا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! ہم نے تو حقائق پر بات کرنے کے لئے عرض کیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: چودھری صاحب! آپ کے اپنے اور میرے اپنے حقائق ہوں گے۔ یہ بات چھوڑ دیں۔ آپ کا سچ اور ہے اور میرا سچ اور ہے۔ ہاؤس کے اندر ہر ایک نے اپنے اپنے حقائق پر بات کرنی ہوتی ہے۔ میں نے جو بات کرنی ہے اس کے حوالے سے میرے پاس اپنے حقائق ہیں اور ہو سکتا ہے کہ راجہ صاحب اس سے شدید اختلاف کرتے ہوں اور ان کے حقائق سے میں اختلاف کروں گا۔ وقت کم ہے اس لئے بہتر ہے کہ مجھے ان باتوں میں نہ اُلجھایا جائے۔

جناب چیئرمین: سمیع اللہ خان صاحب! آپ چیئر کو مخاطب کر کے بات کریں اور مہربانی کر کے اپنی بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں سیالکوٹ کے واقعے کے بارے میں جلدی جلدی کچھ عرض کروں گا۔ یہ واقعہ 10-00 بجے شروع ہوا اور 11-00 بجے تک سری لنکن شہری ہلاک ہو چکا تھا۔ 10 بج کر 28 منٹ پر پولیس کو کال کی گئی یعنی ایک گھنٹہ 28 منٹ تک یہ کارروائی وہاں پر ہوتی رہی۔ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ صاحب مجھے آج یا کسی اور دن یہ ضرور بتائیں کہ جہاں پر کوئی غیر ملکی شہری ملازمت کرتے ہیں اور وہاں پر اگر کوئی حادثہ ہو جائے تو کیا اس حوالے سے آئی۔جی پولیس پنجاب کے دفتر میں information کا کوئی ایسا سسٹم ہے کہ انہیں اس کی فوراً اطلاع مل جائے۔ پانچ گھنٹے تک وہاں پر یہ فساد برپا رہتا ہے اور پولیس تک اس کی اطلاع نہیں جاتی تو کیا پولیس کا اپنا کوئی ایسا سسٹم نہیں ہے کہ اسے اس کی خبر مل جائے؟ میں راجہ بشارت صاحب کے لئے یہ سوال چھوڑ کر آگے بڑھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین! سیالکوٹ کا واقعہ کوئی خلا میں نہیں ہوا۔ یہ ہجوم سرحد پار سے نہیں آیا تھا۔ یہ اس معاشرے کا حصہ ہے جس نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ انہوں نے اس کو کس طرح سے سوچا؟ اس پر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اس کو کس طرح سے لیا؟ یہ سوچنے کی بات ہے۔ انہوں نے جو کچھ کیا وہ قابل گرفت ہے اور وہ اس کے ذمہ دار ہیں لیکن میرا سوال یہ ہے کہ جس معاشرے کے لوگوں نے ایسا سوچا کیا اس معاشرے کی گرفت نہیں ہونی چاہئے اور اس پر سوال نہیں اُٹھنے چاہئیں کہ اس طرح کے جتھے اور mob پاکستانی معاشرے میں کیوں تیار ہو رہے ہیں؟ مدارس ہماری مذہبی اور دینی روایات کو آگے لے کر جانے والے ادارے ہیں۔ ان کی

بڑی عزت اور احترام ہے۔اس ہاؤس میں آج حاضری کم ہے۔یہ پونے چار سو معزز ممبران پر مشتمل ہاؤس ہے۔ان میں سے 95فیصد بلکہ 100 فیصد لوگ اسلام اور عشق محمد ﷺ کا جذبہ اپنی ماں کے دودھ اور اس کی آواز سے حاصل کرتے ہیں۔وہ مدارس کی مرہون منت نہیں ہے۔مدارس کا تاریخی کام اپنی جگہ پر اہم ہے۔اسلام اور عشق محمد ﷺ کا جذبہ مجھے میری ماں کی وساطت سے ملا ہے اور وہ میری روح اور جسم کے اندر اسی طرح ہے کہ جیسے میں سانس لیتا ہوں اور جیسے میرے جسم کے اندر خُون دوڑتا ہے۔وہ کسی کی دین نہیں ہے لیکن افسوس کہ میرے اس جذبے کو آج مختلف وجوہات کی بنا پر سوالیہ نشان بنادیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین!میں اگلی بات یہ کرنی چاہوں گا کہ میرا دین تو امن کا دین ہے۔میرے نبی حضرت محمد ﷺ کا سب سے بڑا نام رحمت اللعالمین ہے۔دنیا کا کوئی مذہب دہشت گردی اور قتل وغارت گری کی تلقین نہیں کرتا۔یہ تمام مذاہب کے پیروکاروں پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ اپنے مذہب کی کون سی تشریح لے کر گلی کوچوں اور بازاروں میں جاتے ہیں۔پاکستان کے اندر میرے دین کے پیروکاروں نے TTP بنائی۔آپ کے علم میں ہے کہ انہوں نے مساجد،مزاروں،امام بارگاہوں اور چرچوں پر خودکش حملے کئے ہیں۔یہ TTP کا فہم دین ہے۔کسی شاعر نے بڑا اچھا کہا تھا کہ "یہ سانحہ ایک دم نہیں ہوتا"یہ سلسلہ TTP سے شروع ہو کر مختلف رنگ اختیار کرتا گیا۔کبھی قصور،لاہور ،سیالکوٹ یا کسی اور شہر کے اندر ایسے واقعات کی یہ ایک لڑی ہے۔میرے minority سے تعلق رکھنے والے بھائیوں کو یہ گلا ہو گا کہ شاید صرف اقلیتوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک ہوتا ہے۔ایسا بالکل نہیں ہے بلکہ یہ اس ملک کے اندر انتہا پسندی اور شدت پسندی کا attack ہے اور اس شدت پسندی کا نشانہ اس ملک کے اندر صرف اقلیتیں نہیں بلکہ ملک کے تمام شہری ہیں۔میاں محمد نواز شریف صاحب اس ملک کے تین مرتبہ وزیراعظم رہ چکے ہیں۔ان کی طرز سیاست سے آپ اختلاف کر سکتے لیکن اس میں کسی کو انکار نہیں کہ وہ ایک دیندار گھرانے سے تعلق رکھنے والا شخص ہے لیکن ایک مدرسے کے اندر اس کے اُوپر جوتا اُچھالا جاتا ہے۔احسن اقبال صاحب کے فیملی background کا آپ کو بخوبی علم ہے۔اس کو گولی ماری جاتی ہے۔اسی طرح خواجہ آصف پر سیاہی پھینکی جاتی ہے۔اس پر ہماری political elite عجیب وغریب بیان بازی کرتی ہے۔آج موقع نہیں ہے آپ وہ ویڈیو چلا کر دیکھ لیں کہ ان تینوں واقعات کے اُوپر ہم

بحیثیت قوم یکجا تھے یا تقسیم تھے؟جناب والا!ہم تقسیم تھے اور ہم ان کی تحسین کر رہے تھے۔نارووال سے تعلق رکھنے والے ابرار الحق کی اس عمل پر جاری ہونے والی ویڈیو کو آپ چلا کر دیکھ لیں۔یہ پاکستانی معاشرہ ہے اور پھر ایسے گروہ اسی لئے پیدا ہوتے ہیں۔ابھی پچھلے ماہ ایک واقعہ رونما ہوا ہے۔اس واقعے کا ذکر کرنا اس reference میں ضروری ہے۔آپ پہلے TLP کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ Indian funded organization ہے۔وہ مارچ کرتے ہیں اور ریاست چار قدم پیچھے ہٹتی ہے۔اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دونوں طرف سے پاکستانی اور مسلمان شہید ہوتے ہیں۔میں دیکھ رہا تھا کہ جب سعد رضوی رہا ہوئے تو وہ اس سانحہ میں مارے جانے والے اپنے ہر ایک کارکن کے گھر گئے،انہوں نے ان کے بچوں کے سر کے اُوپر اپنا ہاتھ رکھا اور ان کو تسلی دی۔میرا سوال یہ ہے کہ اس سانحہ میں جو سات یا آٹھ پولیس اہلکار شہید ہوئے ہیں کیا ان کے گھر اس صوبے کا چیف منسٹر افسوس کرنے کے لئے گیا ہے؟مجھے ان شہید ہونے والے پولیس اہلکاروں کے گھر میں جاتے ہوئے اور ان کے بچوں کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے چیف منسٹر نظر نہیں آیا۔یہ ان گروہوں اور ریاست کا فرق ہے۔وہ گروہ اپنے لوگوں کے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں جبکہ ادھر ریاست نے بے حسی دکھائی ہے اور شہید ہونے والے پولیس اہلکاروں کے یتیم ہونے والے بچوں کے سر پر ہاتھ رکھنے اور ان کے بوڑھے والدین کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنے کے لئے نہ تو وزیر اعلیٰ گیا اور میرے علم کے مطابق وزیر قانون کو بھی یہ توفیق نہیں ہوئی کہ انہوں نے شہید ہونے والے کسی پولیس والے کے گھر جا کر ان کو حوصلہ دیا ہو کہ آپ کے سربراہ نے ڈیوٹی دیتے ہوئے اپنی جان اللہ کے سپرد کی ہے اور پوری ریاست آپ کے ساتھ کھڑی ہے۔میرے علم میں نہیں ہے لیکن اگر یہ کسی کے گھر میں گئے ہیں اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھا ہے تو مجھے بتا دیں۔

جناب چیئرمین!اب میں آخری بات کہہ کر اس کے حل کی طرف آؤں گا۔میری آخری بات بڑی alarming ہے اگر کوئی قوت کے زور پر اس ملک میں اپنا ایجنڈا نافذ کرنا چاہتا ہے اور ہم اس کو تسلیم کر لیتے ہیں تو پھر اس سے بڑی شکست کوئی نہیں ہے۔ہم سقوط ڈھاکہ کی بات کر رہے تھے۔ہماری سیاسی فہم اور اسلام کی فقہی روایت کے مطابق بھی قوت استعمال کرنے کا واحد اختیار ریاست کے پاس ہے اور وہ بھی بے لگام نہیں ہے وہ بھی پاکستان کے آئین اور قانون

کے تابع ہے ریاست بھی بندوق کو بے لگام استعمال نہیں کر سکتی اُس کو بھی آئین اور قانون کے دائرے میں رہ کر اپنی writ نافذ کرنے کا اختیار ہے۔

جناب چیئرمین! ایک سقوط ڈھاکہ ہوا تھا اور دوسرا اس حکومت نے TLP کے ساتھ surrender document کیا ہے۔ میں نے اس کو surrender document کہا ہے اس پر اعتراض ہو سکتا ہے بھئی! وہ document تو سامنے لاؤ جس کو میں نے surrender کہا ہے اُس کو خفیہ کیوں رکھا ہے؟ آپ اُس document کو سامنے لائیں اگر تو ریاست چار قدم آگے گئی ہو گی تو میں اپنے الفاظ واپس لوں گا لیکن اگر ریاست اُس document کے ذریعے ان گروہوں کے خلاف چار قدم پیچھے ہٹی ہے تو جنرل اروڑا نے ڈھاکہ میں ہتھیار ڈالے تھے اور دوسرے ہتھیار آپ کی حکومت نے ڈالے ہیں۔ اس لئے میرا مطالبہ ہے کہ اُس document کو سامنے لایا جائے اور اگر آپ وہ document سامنے لے کر نہیں آتے تو پاکستان کی تاریخ بڑی تلخ ہے۔ آپ نے محمود الرحمٰن کمیشن بنایا اور آج مشرقی پاکستان کی علیحدگی کو 50 سال مکمل ہو گئے لیکن آج بھی ہماری ریاست محمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ release نہیں کر سکی۔ کیا آپ اس document کی حیثیت اُس طرح کی بنانا چاہ رہے ہیں؟ اب میں آخر میں اس کے حل کی طرف آتا ہوں۔

جناب چیئرمین! یہ document پیغام پاکستان ہے۔ 2017 کے اندر جب انتہا پسندی جڑ پکڑ رہی تھی تو اُس وقت کی حکومت نے سارے علمائے دین کو اکٹھا کیا۔ مجھے اس پر بات کرنے کی اجازت دیجئے کیونکہ یہ بہت سنجیدہ موضوع ہے۔ اس میں وفاق المدارس العربیہ، تنظیم المدارس اہلسنت، وفاق المدارس السلفیہ، وفاق المدارس الشیعہ اور رابطہ المدارس پاکستان اور اس document کی تیاری میں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف، جامعہ بنوریہ کراچی، جامعۃ المنتظر لاہور، جامعہ اشرفیہ لاہور، جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، جامعہ محمدیہ اسلام آباد، جامعہ فریدیہ اسلام آباد، ان سب کے علماء کو اکٹھا کر کے یہ 22 نکاتی document تیار کیا گیا۔ ہمارے تمام علمائے کرام اور مفتی عظام کے دستخطوں کے ساتھ یہ 22 نکاتی document موجود ہے۔ اس document کے اوپر جو consultation کی گئی اُس میں 1829 علمائے کرام اور مفتیان عظام تھے۔ میں یہاں پر صرف ایک نکتے کا ذکر کر رہا ہوں۔ امر بالمعروف کے عنوان سے قانون اپنے ہاتھ میں لینے کے رجحان کے اوپر یہ 13 نمبر شق ہے اس کے اوپر 18 سو سے زیادہ مفتیان کے

دستخط ہیں اور یہ document ریاست پاکستان نے تیار کیا تو میں اس کا credit کسی کو نہیں دوں گا۔ ریاست پاکستان کے اس مشترکہ document کی تیاری 2017 میں شروع ہوئی۔ اس کے اوپر علمائے کرام 8 ماہ بیٹھے اور جنوری 2018 کو یہ document issue کیا گیا لیکن اُس کے بعد ہماری ریاست اس سے اہم کاموں میں مصروف ہو گئی۔ وہ اہم کام پانامہ تھا اور الیکشن 2018 تھا۔ ہماری عدالتیں اور ہمارا ریاستی بندوبست اس document پر عمل کرنے کی بجائے 2018 کے الیکشن کی طرف اپنی توجہ مبذول کر دی۔ آخر میں میری request یہی ہو گی کہ یہ document حکومت پاکستان کی امانت ہے۔ یہ 22 نکاتی ایک علامیہ ہے اور اس پر کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ اس کا طریقہ یہی ہے کہ اس document کو قومی اسمبلی میں لایا جائے اور چاروں صوبائی اسمبلیوں میں لایا جائے کیونکہ اس document کے اوپر علمائے کرام کا تو اتفاق ہے لیکن اس document کے اوپر parliamentarians بھی اپنی اپنی input دیں۔ میں نے چونکہ اس document کو پڑھا ہے اس لئے میرا یقین ہے کہ جس شدت پسندی کے خلاف پوری قوم یک زبان ہے تو اُس شدت پسندی کو ختم کرنے کے حل کی جانب یہ پہلا قدم ثابت ہو سکتا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، مہربانی۔ محترمہ عظمیٰ کاردار!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں ذاتی معلومات کے حوالے سے تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔ اسلام آباد والے دھرنے پر جب ہمیں surrender کرنے کے حوالے سے کہا جا رہا تھا تو بات یہ ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت سے پہلے والی حکومت بھی surrender کر گئی تھی تو کسی اور نے اُن کو پیسے دے کر وہاں سے اُٹھایا تھا۔ (قطع کلامیاں)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر،

(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: Order in the House جی، چودھری ظہیر الدین صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں صرف ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے اور اس وقت کی پوری حزب اختلاف میں زیرک آدمی ہیں اور ہمیشہ کام کی بات کرتے ہیں۔ اِدھر اُدھر کی باتیں تو جناب خلیل طاہر سندھو صاحب بھی کر لیتے ہیں۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب نے کل یہاں پر سانحہ سیالکوٹ پر بحث رکھنے کے حوالے سے بات کی تو ان کی بات اُسی وقت مان لی گئی لیکن آج کے ٹی وی چینلز پر دیکھا جائے کہ انہوں نے سانحہ سیالکوٹ پر کتنی بات کی ہے اور پھر اپنے دُکھڑے کتنے سنائے ہیں۔ میں ان سے توقع رکھتا ہوں کہ آئندہ specific issue پر رہا کریں گے کیونکہ یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے superior head ہیں اور سب سے زیرک آدمی ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں چودھری ظہیر الدین صاحب کی کسی بات کا جواب نہیں دوں گا۔ میں صرف آپ سے مخاطب ہوں یہ روایت ہے کہ ایک تقریر حزب اقتدار کی طرف ہوتی ہے اور ایک تقریر حزب اختلاف کی طرف سے ہوتی ہے۔ میری تقریر سے پہلے جناب خلیل طاہر سندھو صاحب نے تقریر کی اُس کے بعد سید صمصام علی شاہ بخاری صاحب نے تقریر کی۔ اُس کے بعد حزب اختلاف کی باری تھی لیکن آپ نے حزب اقتدار سے دو تقریریں کروائیں۔ آپ نے سید صمصام علی شاہ بخاری کے بعد چودھری ظہیر الدین کی تقریر کرائی۔ اب چودھری ظہیر الدین صاحب تیسری بار اُٹھے ہیں میری گزارش ہے کہ میرے بعد حزب اختلاف کی طرف سے بھی دو تقریریں کروائیں اور اُس کے بعد حزب اقتدار کو موقع دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے محترمہ عظمیٰ کاردار کے بعد کر لیتے ہیں۔ جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ یہ political point scoring کا بالکل ٹائم نہیں ہے۔ ہم نے اس وقت سری لنکن بہن بھائیوں کے ساتھ solidarity show کرنی ہے اور آج کا دن ہم نے اُن کو dedicate کیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! پریانتھا کمارا کا جو لہو بہا ہے یہ اُس کا لہو نہیں تھا اس سے ہماری پوری قوم لہولہان ہوئی۔ ہماری پوری قوم کے دل اتنے غمزدہ تھے کیونکہ یہ وہ اسلام نہیں جس کا سبق ہمارے نبی پاک ﷺ نے دیا ہے۔ نبی پاک ﷺ تو وہ ہیں جن پر بُوڑھی عورت نے اتنا کُوڑا پھینکا اور اتنے

دن تک پھینکا اور جس دن نہیں پھینکا آپ ﷺ اُس کی خیریت دریافت کرنے گئے۔ میں یہاں پر طائف کروں گی۔ آپ ﷺ کی زندگی میں سب سے مشکل دن تھا جب طائف کے لوگوں کی طرف سے اُن پر پتھر برسائے گئے اور آپ ﷺ لہولہان ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ حکم دیں تو دونوں پہاڑوں کے درمیان طائف والوں کو crush کر دیں گے لیکن آپ ﷺ نے اُن کے حق میں صرف دعا کی۔ یہ وہ نبی پاک ﷺ تھے جنہیں رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا گیا He is Marcy to mankind رحمت اللعالمین ان کے نام پر یہ ظلم کیا گیا ان کے نام پر خون خرابا کیا گیا ان کے نام پر لاش کی بے حرمتی کی گئی ہم اس پر بے حد شرمندہ ہیں۔ ہم اپنے سری لنکن بہن بھائیوں سے معافی مانگتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ کس طرح ہمارے پرائم منسٹر صاحب نے، ہماری حکومت نے، ہمارے پارلیمنٹیریز نے اور کس طرح ہمارے علماء نے ان کو پورا خراج تحسین پیش کیا اور ان کی میت کو سری لنکا رخصت کیا اور یہی پاکستان کا اصل چہرہ ہے۔ لاء منسٹر صاحب نے ہمیں کہہ تھا کہ آپ تجاویز دیں تو میں اپنی تجویز دینا چاہوں گی کیونکہ ٹائم بہت کم ہے اور کہنے کو بہت کچھ ہے پر۔۔

MR CHAIRMAN: Order in the House.

MS UZMA KARDAR: Prantha Kumara Law should come as an amendment law in the National Assembly to be adopted by all the Provincial Assemblies.

اور وہ یہ ہونا چاہئے کہ

Extra judicial murder of anyone in the name of religion should be punishable as per PPC Act 302 without qasas without pardon without diyat and without long term imprisonment clauses. Thank you. میں بہت کچھ کہہ سکتی تھی لیکن مجھے پتا ہے میرے بہت سارے اور ساتھی ہیں انہوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب ہاشم ڈوگر!

وزیر بہبودِ آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں بہت مختصر سی بات کروں گا جس طرح پہلے بھی اس ہاؤس کے معزز ممبران نے اس واقعہ پر دکھ اور افسوس کا اظہار کیا یقیناً میں بھی اس میں شامل ہوں اور پہلے پیر صمصام صاحب فرما رہے تھے کہ شاید اس ملک کے 95فیصد یا 99فیصد لوگ اللہ اور اس کے رسولﷺ سے محبت کرتے ہیں میں تو کہتا ہوں99.99فیصد لوگ اللہ اور اس کے رسولﷺ سے محبت کرنے والے ہیں اور باقی جو ہمارے ساتھ ہمارے غیر مسلم بہن بھائی ہیں وہ بھی ان سے محبت کرنے والے ہیں۔ میں ریکارڈ کی درستی کے لئے صرف ایک چیز عرض کرنا چاہتا ہوں کہ افسوس اس بات کا ہے کہ 2018 کے بعد تو ہم ذمہ دار ہیں پر یہ کچھ واقعات 2018 سے پہلے کے ہیں ان کی بھی ذمہ داری ہم پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس ایوان میں بات ہوئی کہ کوئی پیسے تقسیم ہوئے تو میں بتادوں کہ اس وقت حکومت ہماری نہیں تھی اگر 2018 کے بعد کہیں چار آنے بھی تقسیم ہوئے ہیں تو ہم اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

MR CHAIRMAN: Order in the House.

وزیر بہبودِ آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! دوسری بات یہ کہ میں راجہ بشارت صاحب کی سربراہی میں جو law and order کی Cabinet Committee ہے اس کا بھی ایک ادنیٰ سا ممبر ہوں آپ ایک بات کا یقین رکھیئے کہ اس واقعہ کے بعد فوراً جو بھی میٹنگ ہوئی اور خدانخواستہ جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے ہر اس واقعہ کے بعد یہ کمیٹی فل فارم میں ہر معاملے کو بہترین انداز میں اس کو address کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس واقعہ میں بھی یہی ہوا اور اس کے علاوہ چودھری صاحب نے فرمایا شاید وزیر اعلیٰ صاحب یا کوئی اور جو ہمارے شہید ہوئے ہیں ان کے پاس نہیں گئے تو میں ان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ شہیدوں میں قصور کے افسران تھے۔ میں ذاتی طور پر اور میرے ساتھ سردار آصف نکئی صاحب ہم کم از کم ان شہید افسران کے گھروں میں دو دو دفعہ گئے ہیں جو ہمارے پر فرائض تھے وہ ہم نے پورے کئے ہیں اور کیونکہ میں اس cabinet meeting کا حصہ ہوں تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے اتنے دکھ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم نے بے شمار شہید افسران جو 2013 اور 2018 کے درمیان شہید ہوئے

تھے ان کے compensation package بھی جاری کئے ہیں۔ آخر میں صرف راجہ صاحب کے سامنے یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ ایک بات کا دکھ ہوا کہ یہ ایک بہت بڑی فیکٹری تھی جہاں پر یہ ہمارے سری لنکن بھائی کام کر رہے تھے میری معلومات کے مطابق اس واقعہ کی دو timingsہیں پہلے جب لڑائی جھگڑا ہوا اور پھر تقریباً 40 سے 45 منٹ کا وقت گزرنے کے بعد دوسرا واقعہ پیش آیا۔ میں راجہ صاحب سے یہ گزارش کروں گا اور میں یہ informally بھی کر سکتا ہوں مگر میں چاہتا ہوں کہ ہاؤس کے سامنے یہ بات رکھوں کہ اس پہلے واقعہ کے بعد یہ جو اتنی ملٹی بلین روپے والی فیکٹری ہے وہاں کی سکیورٹی کیا کر رہی تھی وہاں کے مالکان کیا کر رہے تھے۔ یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ انہوں نے ایک compensation package دیا مگر کیا یہ ان کی ذمہ داری نہیں تھی کہ اگر ایک غیر ملکی ان کے پاس کام کر رہا ہے تو وہ اس کو سکیورٹی بھی مہیا کریں ان کا ایسا mechanism کیوں نہیں تھا کہ جب کوئی ایسا واقعہ ہو تو وہ فوراً پولیس کو خبر کریں۔ یہ وقت پر رپورٹ نہیں کیا گیا جو کہ افسوس کی بات ہے۔ وہاں کی سکیورٹی کے لوگ بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس چیز کے اتنے ہی حق دار ہیں کہ ہم ان کے خلاف ایکشن کریں۔ فیکٹری کے مالکان کے خلاف بھی ہمیں ایکشن لینے چاہیے اور اس کے علاوہ ہمیں ensure کرنا چاہئے کہ آج کے بعد ایسے واقعات نہ ہوں اور ہمارے پرائم منسٹر صاحب نے یہ فرمایا کہ ہم یہ واقعہ نہیں ہونے دیں گے اور کیا اکیلے وزیر اعظم عمران خان یا اکیلے لاء منسٹر یہ کر سکتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ایک ایسا mechanism تیار کر لینا چاہئے جس میں یہ ایک automatic feature ہونا چاہئے کہ ہم نے کس طرح اپنے غیر ملکی بھائیوں اور بہنوں کی سکیورٹی کو ensure کرنا ہے اس کا رپورٹنگ میکنیزم کیا ہے اس کی ذمہ داری کیا ہے اور اس کے علاوہ میری گزارش ہے آپ سے بھی اور لاء منسٹر صاحب سے بھی کہ یہ جو جتھوں میں واقعات ہوتے ہیں اس کے لئے علیحدہ سے قانون سازی ہونی چاہئے۔ جہاں پر سو پچاس بندے اکٹھے ہو کر قانون ہاتھ میں لیتے ہیں ان کے ساتھ اتنا strict mechanism ہونا چاہئے کہ within days وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ جائیں تاکہ لوگ دوبارہ اس طرح کا کام کرنے سے پہلے سوچیں اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاءاللہ دوبارہ ایسا واقعہ پھر پیش نا آئے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ راحیلہ خادم حسین۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج کا دن یقیناً بہت افسوس کا دن ہے اور اس سے پہلے بھی جس طرح بات ہوئی سقوط ڈھاکہ کے حوالے سے، سانحہ اے پی ایس کے حوالے سے اور آج سانحہ سیالکوٹ کی بات ہو رہی ہے یہ سب دل خراش واقعات ہیں اور ان پر بارہا دفعہ بات بھی ہو چکی ہے کیونکہ یہ دن سانحہ سیالکوٹ کے لئے مختص کیا گیا ہے اور راجہ بشارت صاحب نے بھی تائید کی ہے کہ اس کے حوالے سے ہی بات ہو تا کہ یہ big bosses کو بتا سکیں کہ ہم نے ایک دن رکھا ہے اور اس پر بھرپور بات ہوئی ہے تو کوشش کریں گے کہ اس کے اندر رہ کر ہی بات کریں۔ میں یہ برملا کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جس جتھے نے یہ کام کیا ہے اس نے یقیناً پورے پاکستان کی جو تصویر پیش کی ہے وہ ایک بیمار معاشرے کی تصویر ہے۔ اس معاشرے کے اندر مسئلہ کسی کے سری لنکن ہونے کا، غیر مسلم ہونے کا نہیں ہے۔ اب تو آپ کی زبان سے نکلی ہوئی بات دانستہ یا غیر دانستہ نکل چکی تو اس کے بعد پھر وہ جتھے کی ذمہ داری ہے کہ وہ آپ کے ساتھ سلوک کیا کرتے ہیں اور اس سے بڑی پریشانی کی بات کیا ہو گی ابھی میرے فاضل ممبر نے کہا کہ 99.99 فیصد ہمارے وجود کے اندر اللہ اور اس کے رسول ﷺ رہتے ہیں اور انہیں کے نام پر یہ قتل عام کیا جاتا ہے یہ دل خراش واقعات ہوتے ہیں لیکن جن کے نام پر ہوتے ہیں اس رب کے 99 ناموں میں اکثر ناموں کا تو مطلب ہی رحم کرنے والا ہے، معاف کرنے والا ہے، شفقت کرنے والا ہے، محبت کرنے والا ہے اور درگزر کرنے والا ہے ان کے نام پر ایسا کام کیا جاتا ہے اور جس رسول آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر کئے جاتے ہیں جو شفقت، محبت اور معافی کا منبع ہیں۔ جنہوں نے سفارش کرنی ہے کہ جس نے اپنی ساری زندگی میں ایک بھی نیکی کا کام کیا ہو گا وہ اس کو بھی جنت میں لے کر جائیں گے۔ ان ﷺ کے نام پر اس ملک کے اندر بربریت کی جاتی ہے۔ اس معاشرے کے اندر مجھے کسی مولوی اور کسی تبلیغ کرنے والے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر میں نے یہ نعرہ لگانا ہے کہ سیدی مرشدی یا نبی یا نبی، غلامی رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے کہ جو ہو نہ عشق مصطفی ﷺ تو زندگی فضول ہے یہ میرے بچوں میں، میرے خاندان میں، میرے نہیں بلکہ سب کے آباؤاجداد ہر ایک کی رگوں کے خون کے قطرے قطرے میں شامل ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ جب تک بطور پارلیمنٹیرین ایک سیاسی جماعت میری ہے، یہاں سب سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن سیاسی جماعتوں کی وابستگی سے بالاتر ہو کر اور ایک خوف کی چادر جو ہمارے اوپر چڑھی ہوئی ہے جس کا اظہار بارہا دفعہ چودھری ظہیرالدین اور راجہ بشارت صاحب کر چکے ہیں۔ وہ خوف کی چادر جب تک ہمارے اوپر سے نہیں اترے گی ہم جتنے چاہیں قوانین بنا لیں جتنی چاہیں سخت سزائیں دے لیں ہم اس معاشرے کو اس ہجوم کی سوچ رکھنے والے معاشرے کو سیدھی راہ پر نہیں لا سکتے۔ وہ سوچ یہی ہے کہ اس ملک کے اندر سیاسی جماعتوں کو کمزور کرنے کے لئے مذہب کا کارڈ ہمیشہ کھیلا گیا ہے۔ وہ حکومت چاہے ان کی ہے یا ہماری حکومت تھی یا ہمارے سے پہلے بھی تھی۔ وہ مذہبی کارڈ جس نے سیاسی جماعتوں کو کمزور تو کرنا ہی تھا، اس معاشرے کو بھی کمزور کر دیا اور اس معاشرے کی سوچ کو بھی کمزور کر دیا۔ یہ issue ہمارے لئے نہیں رہا۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ 2018 میں ہزار ہزار روپے بانٹے گئے یا اس طرح کے اقدامات اس سے پہلے بھی ہوئے اور ابھی تازہ تازہ آپ لوگوں کے دور حکومت میں بھی اس طرح کے واقعات ہو چکے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ اگر ہم نے اس کو روکنا ہے تو ہمیں جرات مندی کے ساتھ ان چند افراد کو جو اس ملک میں سیاست کو کمزور کرنے کے لئے ان جتھوں کو پروان چڑھاتے ہیں اور اس کے بعد یہ جتھے بے قابو ہو جاتے ہیں اور پھر کسی کے قابو میں نہیں رہتے۔ اس کے بعد سوسائٹی میں اس طرح کے دلخراش واقعات ہوتے ہیں جو پورے ملک کی جڑوں کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں۔ ہمیں اس پر غور کرنا پڑے گا اور ہمیں جرات کرنی پڑے گی کہ ہمارے مدارس کے اندر اور ہماری مساجد کے اندر کیا تبلیغ دی جا رہی ہے ہمیں اس پر بھی نظر رکھنی پڑے گی۔ ہمیں سوچنا پڑے گا کہ ہمارے بچوں کو جو تعلیم دی جا رہی ہے وہ کوئی qualified آدمی دے رہا ہے۔ ان مدارس اور مساجد میں پڑھانے والا کیا درس، کیا لیکچر، کیا تبلیغ اور کیا دین کی تربیت دے رہا ہے۔ ہم آج تک ان باتوں کو ہاتھ لگانے سے ڈرتے ہیں اور خوفزدہ بھی ہیں۔ میری یہ گزارش ہے جیسا کہ سمیع بھائی نے بات کی ہے فیڈرل گورنمنٹ جو کرے وہ اپنی جگہ ہے لیکن بطور صوبائی حکومت ہمیں سنجیدگی سے اس مسئلے پر سوچنا چاہئے۔ یہ صرف تحریک انصاف کی حکومت کا issue نہیں ہے۔ ان کے دور کی بات نہیں ہے یہ واقعات ہر

دور میں ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے کہ جب تک ہم نے خوف سے بالاتر ہو کر آنے والی نسلوں کی بہتری کے لئے سنجیدگی سے کام نہ کیا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ ذکیہ خان!

محترمہ ذکیہ خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ایسا واقعہ اقلیتوں کے ساتھ پہلی دفعہ نہیں ہوا۔ یہاں لوگ جلائے گئے ہیں اور یہاں زیادتیاں ہوئی ہیں۔ اب یہ ہمارے سری لنکا کے مہمان اور بھائی تھے جو یہاں پر کام بھی کرتے تھے۔ ان کے ساتھ یہ ظلم اور زیادتی ہوئی ہے کہ ایک نہتا انسان جس کے پاس نہ چاقو نہ بندوق بلکہ کچھ بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے آپ کو defend کرتا۔ اس پر اتنے لوگ برس پڑے، انہوں نے پہلے اسے lynch کیا پھر اس کو جلایا۔ یہ ظلم کی انتہا اور حد سے پار وحشی پن میں نے سنا بھی نہیں تھا کہ پاکستان کے لوگ ایسا کر سکیں گے۔ ہم مسلمان اس طرح کی حرکت کر سکیں گے یہ ہمارے خواب وخیال میں بھی نہیں تھا۔ آپ کو سوچنا نہیں بلکہ کچھ کرنا پڑے گا اور کرنا یہ پڑے گا کہ

This should be the last incident of this sort. It should never ever happen again. What is the message that you are giving to outside World, which is already saying that Muslims are not good people. Muslims are the best people in the World. They are the peace loving people in the World.

جناب چیئرمین! ہمارا مذہب ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ایک دفعہ کسی کو سمجھاؤ، نہیں سمجھتا تو اس کا وہ راستہ اور آپ کا یہ راستہ ہے۔ آپ کسی کے ساتھ ظلم اور زیادتی نہ کرو۔ It's a psychological case. It's a deep rooted problem اور اس problem کا ایک دن کا حل نہیں ہے۔ آپ کو سوچنا پڑے گا اور ایسی سزا دینی پڑے گی اور وہ سزا دینی پڑے گی کہ جو یادگار سزا ہو۔

جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ پاکستان بننے کے بعد جب پہلا rape case ہوا تھا تو اگر اس وقت مجرم کو سخت سزا دی جاتی تو مجھے یقین ہے کہ پھر دوبارہ کوئی rape case نہ ہوتا، ایک ڈاکہ پڑتا تو ڈاکو کو سزا مل جاتی تو مجھے یقین ہے کہ آپ کی گلیاں اور کوچے آج محفوظ ہوتے مگر ہم کیا کرتے ہیں کہ we sweep every crime under the carpets. We don't open our eyes. We don't give punishment that they deserve. We have to do that and I want to say to Sri Lankan Consulate General that we are really ashamed of what has happened, and what we did. اور اس سے زیادہ شرمناک یہ ہے کہ اس کو بچانے کے لئے اتنے لوگ اس کے اوپر کیوں نہیں گر گئے۔ اگر وہ مار رہے تھے تو بیس پچیس لوگ اسے بچا بھی سکتے تھے وہاں تو ایک انسان ہی اس کے اوپر گرا۔ اتنے بڑے ہجوم میں ایک ہی مسلمان انسان نکلا تو مجھے اس بات پر شرم آتی ہے۔ But again I would apologize to the nation of Sri Lanka on behalf of all of us either if it's the Government or the Opposition. ہم دونوں کی طرف سے معافی چاہتے ہیں مگر معافی سے دل مطمئن اور غم ختم نہیں ہوتا۔ اس کو ختم کرنے کے لئے آپ کو سخت اقدامات کرنے پڑیں گے اور action لینا پڑے گا تاکہ ان کے زخم بھی ٹھنڈے ہوں کہ واقعی پاکستان نے ہمارے لئے کچھ کیا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: محترمہ نیلم حیات ملک!

محترمہ نیلم حیات ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں زیادہ وقت نہیں لوں گی صرف دو چار جملوں میں اپنی بات ختم کروں گی۔ پاکستانی قوم کی طرف سے شدید مذمت ہے ان لوگوں پر کہ جنہوں نے مذہب کے نام پر یہ عمل کیا حالانکہ ان کی اس سے ذاتی دشمنی تھی۔ میں اس کے علاوہ جناب یاسین جوئیہ صاحب Honorary Consulate General کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے اس واقعہ کے بعد بڑا مثبت کردار ادا کیا۔ انہوں نے پاکستان کی حکومت کے ساتھ مل کر dead body کو جلد سے جلد release کرایا۔ ہمارے منسٹر اعجاز آگسٹن صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ یاسین جوئیہ صاحب نے سب سے اچھا کام یہ کیا کہ نفرت کم کرنے کے لئے

پاکستانی عوام اور سری لنکن عوام ظاہر ہے وہ دکھ میں تھے، جب ان کے پاسdead body پہنچی اور انہوں نے یہ بات سنی تو وہ بہت غصے میں تھے۔ یہ میڈیا سے منسلک رہے NWBکی ورکشاپ نئی نئی کرکے آئے تھے، اس میں ایم۔این۔ایز اور ایم۔پی۔ایز بھی تھے۔ انہوں نے ہم سب کے راتوں رات views اکٹھے کئے اور سری لنکا کے ٹی۔وی چینلز پر پیش کئے گئے۔ اس کے بعد یہی قرارداد جو آج اسمبلی میں پیش ہوئی ہے یاسین جوئیہ صاحب کی وجہ سے وہاں کے ٹی۔وی چینلز پر close کرکے دکھائی گئی۔ اس سے یہ ہوا کہ نفرت کم ہوئی۔ میں یہاں بیٹھے تمام ممبران سے کہتی ہوں کہ یاسین جوئیہ صاحب کو بھرپور طریقے سےappreciate کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں آخر میں وزیراعظم صاحب کا شکریہ ادا کروں گی۔ یہ بات تو بہت چھوٹی سی ہے لیکن انہوں نے بیوہ کے لئے تاحیات تنخواہ کا اعلان کیا ہے۔ یہ بہت اچھا کیا گیا ہے۔ میں اس کے علاوہ وزیر قانون صاحب کو ایک تجویز دینا چاہوں گی کہ وہ خدا کے لئے اس معاملے کو معزز عدالتوں کے حوالے مت کریں۔ اس واقعہ کا اگر آپ جلد نتیجہ چاہتے ہیں تو ایک ایسی عدالت قائم کریں جو ان مجرموں کو دنوں میں سزا دے۔ ہمیں سالوں میں سزا نہیں چاہئے ہمیں دنوں میں سزا چاہئے تاکہ پتا چلے کہ پاکستانی قوم نے سری لنکا کے پریانتھا کمارا کا ساتھ دیا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اجلاس کی کارروائی کے لئے پانچ منٹ وقت بڑھایا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی کا وقت پانچ منٹ بڑھایا گیا۔)

محترمہ سیمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور بے شک تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اپنے معزز ایوان کا بہت بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جس نے اتنے بڑے سانحہ پر مل کر یہinitiative لیا کہ ہم نے اس پر بولنا ہے، ہم نے مذمت کرنی ہے اور ہم نے آئندہ ایسے واقعات کو نہیں ہونے دینا۔ یہ واقعہ جو سیالکوٹ میں پیش آیا، 16دسمبر2014 کو آرمی پبلک سکول پشاور میں جو واقعہ پیش آیا اور 16دسمبر1971 جو سقوط ڈھاکہ کا واقعہ تھا۔ یہ واقعات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے دشمن کو پہچاننا ہوگا کہ ہمارا دشمن کون ہے، ہم

کس طرح سے ایک قوم بن کر ایک پلیٹ فارم پر رہ کر ایسے واقعات کو روک سکتے ہیں اور کس طرح ہم اپنے ملک کی بہتری کے لئے کام کر سکتے ہیں۔ میری اس حوالے سے ایک چھوٹی سی تجویز ہے کہ ہمیں legislation میں loopholes کو fill کر کے کام کرنا ہو گا کہ نبی پاک ﷺ کی ذاتِ اقدس کے حوالے سے کوئی بات کی جاتی ہے یا کہی جاتی ہے تو اُس پر کم از کم ہمیں ensure ضرور کرنا چاہئے کہ آیا یہ بات ہوئی ہے یا نہیں تاکہ کسی مظلوم انسان کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔ ہمیں اس حوالے سے legislation پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ میں آخر میں یاسین جوئیہ صاحب کا بہت شکریہ ادا کرنا چاہوں گی کہ انہوں نے بہت اچھے طریقے سے پاکستانی ہونے کی حیثیت سے سری لنکا میں ہمارے پیغام اور عوام کا درد پہنچایا۔ اِن کا بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد

جناب چیئرمین: شکریہ۔ چودھری افتخار حسین چھچھر! موجود نہیں ہیں۔ جناب طارق مسیح گل!

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ شروع کرتا ہوں خداوند یسوع مسیح کے نام سے جو میرا نجات دہندہ ہے اور جس نے مجھے عقل، حکمت اور دانائی سے روشناس کیا۔ آج سانحہ سیالکوٹ کے حوالے سے صوبائی اسمبلی کے اندر میرے پیارے اراکین اسمبلی نے اس غم زدہ خاندان کے ساتھ بڑے پیار و محبت کی باتیں کر کے پاکستان کے قد کو اونچا کیا ہے۔ میں اس پر صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرا نام طارق مسیح گل ہے اور میں ایک مسیح خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں شاید اسلام اور قرآن سے اتنا واقف نہیں ہوں لیکن میں جب student تھا تو اُس وقت اسلامیات کا subject میرے لئے لازمی تھا۔ میں نے اسلامیات میں پڑھ کر اسلام کے بارے میں جو کچھ سیکھا ہے اس کے پیش نظر یہ واقعات سُن کر اور دیکھ کر جس بات نے مجھے جھنجھوڑا اور نچوڑا ہے وہ میں آج اس floor پر بتانا چاہتا ہوں۔ میں نے اسلامیات کو پڑھ کر یہ سیکھا ہے کہ اسلام ہمیں یگانگت، پیار، اتحاد اور برداشت کا درس دیتا ہے۔ آپ حضور ﷺ کی زندگی کے بارے میں دیکھا جائے تو وہ اخلاق، محبت اور پیار سے بھرے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کا پیار، محبت، اتحاد اور سبق ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ انسانیت کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے اور حُسن سلوک سے کیسے پیش آیا جائے۔ ہمیں وہ اسلام چاہئے جو آپ ﷺ نے انسانیت کو نمونے کے طور پر دیا۔ آپ یقین کریں کہ جب میں اسلامیات کا student تھا تب کلاس میں اساتذہ کرام نے ہمیں سکھایا

کہ حضور ﷺ جب اپنے صحابہ کرام کے ساتھ جا رہے تھے تو ایک عورت اپنی چھت سے کوڑا پھینکتی ہے، اس پر صحابہ کرام غصہ کرتے ہیں لیکن آپ ﷺ صحابہ کرام سے کہتے ہیں کہ کوئی بات نہیں۔ دوسرے دن پھر عورت نے کوڑا پھینکا لیکن تیسرے دن نہ پھینک سکی تو آپ یقین کریں کہ حضور ﷺ نے پوچھا کہ آج وہ عورت کہاں ہے۔ اس بات پر صحابہ کرام نے کہا کہ وہ عورت بیمار ہو چکی ہے۔ آپ ﷺ نے فوراً اس کے گھر جا کر تیمارداری کی اور اسلام، محبت اور پیار کا درس دیا۔

جناب چیئرمین! آج مجھے سوچنے اور بولنے پر مجبور کر رہے ہیں کہ کیا وہ اسلام ٹھیک تھا یا یہ ٹھیک ہے۔۔

MR. CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Friday 17th December 2021 at 9 a.m. Thank you.